طرزِ نکاح خوانی

مُرتّب

محمد دِلاور حسین مِصباحی (برجی بجدہی)

اُستاذ مدرسہ اشرفیہ سراج العلوم، نوادہ، مُبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی۔

ناشِر

محمد شمس الدین فیضی (برجی بجدہی)

خصوصی مضامین

- نکاح پڑھانے کے مختصر و مفصل طریقے
- نکاح خوانی کے بعد کے چند مختصر و مفصل دعائیں
- کم سے کم مقدارِ مہر کی تحقیق
- کس کی گواہی مقبول اور کس کی نہیں؟
- ۱۳۵ مخصوص متفرق مسائل
- توبہ کی فضیلت واہمیت
- مرتد کا بیان (مومن و کافر ہونے کے تفصیلی مسائل)
- جہالت ولاعلمی میں صدورِ کفر کے احکام
- تجدیدِ ایمان وتجدیدِ نکاح کا بیان
- خطباتِ نکاح
- مجلسِ نکاح میں قاضی کا مختصر وعظ
- سہرا
- درود وسلام

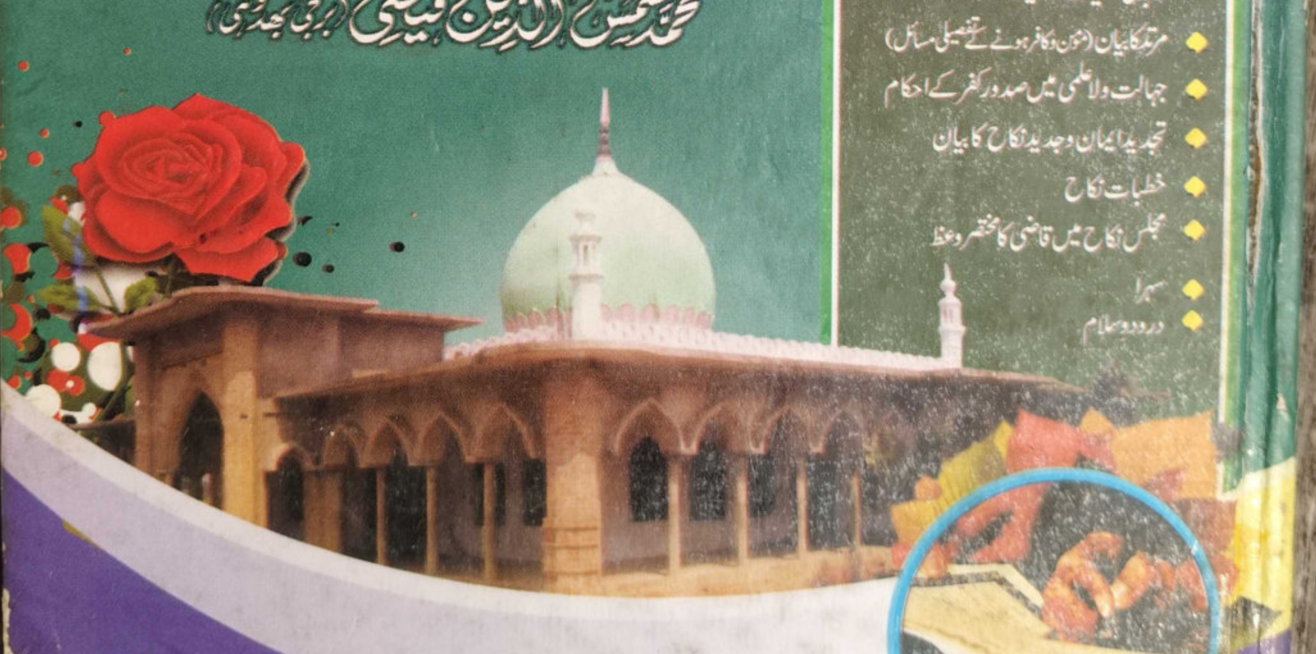

urul Hoda Official

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ۔ (نساء، ۳/۴)

اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ.

طرزِ نکاح خوانی

معروف بہ

نکاح پڑھانے کا طریقہ

ترتیب:

محمد دلاور حسین مصباحی (بَرجی) بھدوہی

استاذ مدرسہ اشرفیہ سراج العلوم، نوادہ، مبارک پور، اعظم گڑھ (یوپی، ہندوستان)

ناشر: محمد شمس الدین فیضی (بَرجی) بھدوھی

Mob:-8127065948 - 9235921782

Nurul Hoda Official

نوٹ: کوئی صاحب بلا اجازت قصدِ طبع نہ فرمائیں۔

نام کتاب: طرزِ نکاح خوانی معروف بہ نکاح پڑھانے کا طریقہ
مؤلف: محمد دلاور حسین مصباحی قادری
تقریب: حضرت علامہ محمد عبد المبین مصباحی نعمانی
صفحات:
کمپوزنگ: مہتاب پیامی، پیامی کمپیوٹر گرافکس، مبارک پور
Mob:09235647041
قیمت: Rs. 160/=
سن اشاعت: ۲۰۱۵ء/۱۴۳۶ھ
ناشر: محمد شمس الدین فیضی
مقام برجی، پوسٹ بھوانی پور، ضلع بھدوہی

---- (کتاب ملنے کے پتے) ----

(۱) مکتبہ حافظ ملت مبارک پور، اعظم گڑھ۔

(۲) کتب خانہ شمسیہ انواریہ، برجی، بھوانی پور، بھدوہی۔

(۳) محمد دلاور حسین مصباحی، مدرسہ اشرفیہ سراج العلوم نوادہ خاص، املو، مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی

(۴) محمد دلاور حسین مصباحی رضانگر عرف بلوانوادہ، املو، مبارکپور، اعظم گڑھ، یوپی۔
Mob:-9235921782 - 8127065948

(۵) حق اکیڈمی مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی۔

(۶) الجامعۃ الصابرہ، پورے گلاب، میوڑہ پور، گوپی گنج، بھدوہی۔

(۷) عالمگیر، مرجاد پٹی، بھدوہی۔ (نزد مدرسہ شمسیہ تیغیہ)

(۸) مدرسہ عربیہ ادلیر گھاٹ، مرزاپور، یوپی۔

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	تقریب	۱۱
۲	شرفِ انتساب	۱۴
۳	مقدمہ	۱۵
۴	مصنف ایک نظر میں	۱۷
۵	تمہیدی کلمات	۱۹
۶	نکاح خوانی کا مختصر طریقہ	۱۹
۷	دولھن کے پاس	۲۰
۸	دولھن سے اجازت حاصل کرنے کا مختصر طریقہ	۲۰
۹	دولھا کے پاس	۲۰
۱۰	دولھا سے نکاح قبول کرانے کا مختصر طریقہ	۲۱
۱۱	نکاح خوانی کا مفصل طریقہ	۲۲
۱۲	انگوٹھی یا مُہر کی اہمیت	۲۲
۱۳	نکاح نامہ	۲۵
۱۴	دستخط حاضرینِ مجلس	۲۸
۱۵	وکیل سے متعلق ایک غلطی اور اس کی اصلاح	۲۸
۱۶	(نمونہ) نکاح نامہ	۳۰
۱۷	(نمونہ) دولھن سے اجازت دوکالت حاصل کرنے کا مفصل طریقہ	۳۲

۱۸	(نمونہ) دولھن سے اجازت ووکالت حاصل کرنے کا مختصر طریقہ	۳۳
۱۹	(نمونہ) دولھا سے نکاح قبول کرانے کا مفصل طریقہ	۳۳
۲۰	(نمونہ) دولھا سے نکاح قبول کرانے کا مختصر طریقہ	۳۴
۲۱	وکیل کسے کہتے ہیں؟	۳۷
۲۲	حاضرینِ مجلس کو قاضی کی نصیحت	۴۱
۲۳	تاریخ، دن اور وقت کی یاددہانی	۴۱
۲۴	دولھن کو قاضی کی نصیحت	۴۱
۲۵	دولھن کو قاضی کی مختصر نصیحت	۴۲
۲۶	دولھن سے توبہ واستغفار کرانے کا طریقہ	۴۳
۲۷	کلمۂ استغفار (پانچواں کلمہ)	۴۳
۲۸	اوّل کلمہ طیب	۴۴
۲۹	دوسرا کلمہ شہادت	۴۴
۳۰	تیسرا کلمہ تمجید	۴۴
۳۱	چوتھا کلمہ توحید	۴۵
۳۲	ایمان مجمل	۴۵
۳۳	ایمان مفصل	۴۵
۳۴	دولھن سے اجازت ووکالت حاصل کرنے کا مفصل طریقہ	۴۶
۳۵	دولھن سے اجازت ووکالت حاصل کرنے کا مختصر طریقہ	۴۷
۳۶	حاضرینِ مجلس کو قاضی کی ہدایت اور نصیحت	۴۹
۳۷	تاریخ، دن اور وقت کی یاددہانی	۵۱
۳۸	دولھا کو قاضی کی نصیحت	۵۱
۳۹	دولھا کو قاضی کی مختصر نصیحت	۵۲

Nurul Hoda Official

۴۰	دولھا سے توبہ واستغفار کرانے کا طریقہ	۵۲
۴۱	کلمۂ استغفار	۵۳
۴۲	دولھا سے نکاح قبول کرانے کا مفصل طریقہ	۵۴
۴۳	دولھا سے نکاح قبول کرانے کا مختصر طریقہ	۵۵
۴۴	نکاح کے بعد کی دعائیں (مفصل اور مختصر)	۵۷
۴۵	نکاح کے بعد کی دعا (مترجم)	۵۸
۴۶	نکاح کے بعد کی دعا مختصر (اردو)	۶۱
۴۷	نکاح کے بعد کی دعا مفصل دعا (اردو)	۶۳
۴۸	اشعارِ دعائیہ	۷۳
۴۹	مہر کا بیان	۷۴
۵۰	مہر کی تعریف	۷۴
۵۱	کم از کم مقدار مہر کی تحقیق	۷۴
۵۲	حساب ضرب کا مفصل طریقہ	۷۶
۵۳	مہر کی کم سے کم مقدار ۳۳ گرام چاندی کی قیمت معلوم کرنے کا طریقہ	۷۷
۵۴	گواہ کا بیان	۸۰
۵۵	عادل کی تعریف	۸۱
۵۶	کس کی گواہی مقبول اور کس کی نہیں؟	۸۴
۵۷	گونگے، اندھے، کافر و مرتد، دینی و دنیوی عداوت رکھنے والوں اور وہابی کی گواہی	۸۴
۵۸	مرتکب کبیرہ وصغیرہ، عیب داروں، قریبی رشتہ داروں، ملازمین، رعایا اور اسامیوں کی گواہی	۸۵
۵۹	غلام، بچہ، مجذوب، نومسلم، محدود فی القذف، کاذب، میاں بیوی، اور اصولِ فروع کی گواہی	۸۶

urul Hoda Official

۶۰	کام سیکھنے والے شاگرد، اجیر خاص، عام مزدور، مخنث، گویّا اور نوحہ کرنے والی کی گواہی	۸۷
۶۱	فضول گو، زیادہ قسم کھانے، بکثرت گالی دینے والوں، شاعر، کفن فروش اور گورکن کی گواہی	۸۸
۶۲	دلال، وکیل، شراب پینے والوں اور جانور سے کھیلنے والوں کی گواہی	۸۹
۶۳	گناہ کی مجلس میں بیٹھنے والے، سودخور، جواری، حمام میں برہنہ غسل کرنے والے، فرائض کے تارک اور جمعہ چھوڑنے والے کی گواہی	۹۰
۶۴	جماعت چھوڑنے والوں، گناہس سے توبہ کرنے والوں، بزرگانِ دین کی برائی کرنے والوں، حقیر وذلیل افعال کرنے والوں کی گواہی	۹۱
۶۵	نکاح کے گواہ	۹۲
۶۶	متفرقات مسائل	۹۳
۶۷	پہلا عجیب واقعہ	۱۵۰
۶۸	دوسرا عجیب واقعہ	۱۵۰
۶۹	تیسرا عجیب واقعہ	۱۵۱
۷۰	چوتھا عجیب واقعہ	۱۵۱
۷۱	پانچواں مفید واقعہ	۱۵۱
۷۲	توبہ کی فضیلت واہمیت (بالخصوص دولھا اور دولھن کا توبہ کرنا)	۱۶۴
۷۳	ایمان تازہ کیسے کریں؟	۱۶۷
۷۴	ایمان وکفر کا بیان	۱۶۸
۷۵	کتنی بات سے آدمی مسلمان ہوتا ہے؟	۱۷۰
۷۶	مرتد کا بیان	۱۷۱
۷۷	کفری اشعار	۱۸۲

۷۸	جہالت میں کفر کی باتیں	۱۹۰
۷۹	جہالت ولاعلمی میں صدورِ کفر کا حکم	۱۹۰
۸۰	ضروریاتِ مذہبِ اہلِ سنت	۱۹۵
۸۱	لاعلمی میں کلمۂ کفر بکنے کا حکم	۱۹۶
۸۲	تجدیدِ ایمان کا بیان	۲۰۰
۸۳	تجدیدِ ایمان کا حکم کب ہے؟	۲۰۴
۸۴	توبہ کرنے کا طریقہ	۲۰۴
۸۵	تجدیدِ ایمان کا طریقہ	۲۰۵
۸۶	تجدیدِ نکاح کا بیان	۲۰۹
۸۷	تجدیدِ نکاح کا طریقہ	۲۱۲
۸۸	حالتِ ارتداد میں ہونے والے نکاح کا مسئلہ	۲۱۳
۸۹	احتیاطی تجدیدِ ایمان کب کب کریں؟	۲۱۴
۹۰	انعقادِ نکاح کے لیے وقت کا معیار	۲۱۴
۹۱	خطبۂ نکاح (اول)	۲۱۷
۹۲	خطبۂ نکاحِ فاطمہ (دوم)	۲۱۸
۹۳	قرآنی خطبۂ نکاح (سوم) مختصر	۲۲۰
۹۴	مجلسِ نکاح میں وعظ کے لیے منتخب عناوین وموضوعات	۲۲۴
۹۵	وعظ کے عنوانات اور ان کے اجزا	۲۲۴
۹۶	مجلسِ نکاح میں قاضی کا مختصر وعظ	۲۲۵
۹۷	نکاح کے متعلق احادیثِ رسول ﷺ	۲۳۱
۹۸	بیوی بخشش کا ذریعہ	۲۳۲
۹۹	نکاح کے فوائد	۲۳۲

Nurul Hoda Official

۱۰۰	نکاح کا پیغام دینا اور منگیتر (جس سے رشتہ لگا) کو دیکھنا	۲۳۵
۱۰۱	نکاح وزنا کے درمیان فرق	۲۳۷
۱۰۲	زنا کے احکام (قرآن وحدیث کی روشنی میں)	۲۳۷
۱۰۳	زنا کی مذمت میں احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۲۳۸
۱۰۴	صفائی کی فضیلت واہمیت	۲۴۰
۱۰۵	موچھیں اور داڑھی درست رکھنے کی فضیلت واہمیت	۲۴۰
۱۰۶	تیل، کنگھا، سرمہ، خوشبو لگانے کی فضیلت اور اہمیت	۲۴۱
۱۰۷	لباس کی فضیلت واہمیت	۲۴۲
۱۰۸	شیروانی، صدری اور جبہ کی اہمیت	۲۴۵
۱۰۹	جدید وزن گرام کی تحقیق	۲۴۷
۱۱۰	اعشاری نظام کا میٹرک تول کے پیمانے	۲۴۷
۱۱۱	میٹرک تول کے پیمانے کی بنیادی اصولوں کے اجزاء، لغوی اور اصطلاحی معانی ومفاہیم اور ان کے مصادق	۲۴۸
۱۱۲	میٹرک تول کے پیمانے	۲۵۱
۱۱۳	چند مختلف اوزان کے لغوی معانی ان کی اصطلاحی تعریفات اور ان کے مقادر ومصادق	۲۵۱
۱۱۴	سہرا	۲۵۸
۱۱۵	درود وسلام	۲۶۱
۱۱۶	ماخذ ومراجع	۲۶۳

Nurul Hoda Official

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

فَانۡكِحُوۡا مَا طَابَ لَكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ
مَثۡنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ۔ (نساء، ۳/۴)

تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمھیں خوش آئیں،
دو دو اور تین تین اور چار چار۔ (کنزالایمان)

اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ
رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ.

نکاح کرنا میری سنت ہے، تو جس نے
میری سنت سے اعراض کیا تو وہ مجھ سے نہیں،
(یعنی میرے طریقے پر نہیں ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریب

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم. واٰلہ وصحبہ اجمعین

عزیزی مولانا محمد دلاور حسین قادری مصباحی استاذ مدرسہ اشرفیہ سراج العلوم نوادہ مبارک پور (اعظم گڑھ یوپی) نے ایک کتاب لکھی۔ طرزِ نکاح خوانی، جس میں اس بات کو واضح کیا ہے کہ نکاح کیسے پڑھایا جائے، کیا کیا چیزیں نکاح میں ضروری ہیں اور کیا کیا سنت یا مستحب، ایجاب وقبول کا صحیح طریقہ کیا ہے اُسے بھی بیان کر دیا ہے، زیادہ تر مسائل بہارِ شریعت سے لیے ہیں بہت سی دوسری متداول کتابوں سے بھی مسائل اخذ کیے ہیں، ہر ایک کا حوالہ دے دیا ہے تاکہ جو چاہے مراجعت کر کے اطمینان کر لے۔

طرزِ نکاح خوانی ایک مختصر مضمون کا متقاضی ہے، جو چند اوراق پر مشتمل ہونا چاہیے تھا، مگر مصنف نے نکاح کے مسائل کو بھی تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ تاکہ عام لوگ اور خود نکاح خواں یعنی قاضی نکاح بھی نکاح کے مسائل سے واقف ہو جائے، ورنہ دیکھا یہ جاتا ہے کہ بہت سے نکاح خواں حضرات جو نکاح پڑھانے کا پیشہ تو کرتے ہیں لیکن مسائل نکاح سے واقف نہیں ہوتے، بسا اوقات فضولی نکاح پڑھا دیتے ہیں جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر عورت انکار کر دے تو وہ نکاح ہی نہیں ہاں اگر انکار نہ کر کے نافذ کر دے تو ضرور نکاح ہو جائے گا۔

اور بسا اوقات نکاح باطل یا فاسد ہو جاتا ہے اور انھیں خبر بھی نہیں ہوتی، بارہا دیکھا گیا ہے کہ مہر میں اتنی کمی کر دیتے ہیں کہ اتنے مہر پر نکاح ہی نہیں ہوسکتا ہے، لیکن پڑھا دیا ہے تو نکاح ہو جائے گا اور "مہر مثل" لازم آئے گا، جب کہ جو کم مہر طے کر دیا گیا ہے شوہر وہی کم مہر ادا کرتا ہے اور شرعی مہر کا ایک حصہ اس کے ذمے باقی ہی رہ جاتا ہے جسے قیامت میں دینا ہوگا۔ اس طرح عورت کا حق مرتا ہے اور شوہر مقروض یعنی دین مہر میں ماخوذ رہتا ہے اور وہ اسی طرح مر بھی جاتا

Nurul Hoda Official

ہے، اس کی ذمہ داری جہاں فریقین پر ہے کہ وہ مہر کے مسائل سے واقف ہوں وہیں قاضی نکاح (نکاح خواں) کی بھی ذمے داری بنتی ہے کہ وہ مہر کے مسائل کو جانے کہ کم از کم مہر کتنا ہونا چاہیے جس کے بغیر نکاح نہیں، آج کل اقل مہر کا دام بہر حال ہزار سے زائد تک پہنچ گیا ہے اس کی اصل مقدار کم سے کم دس درہم چاندی (۳۳ گرام تقریباً) ہوتی ہے، جس کی رقم آج کل کے بھاؤ سے تقریباً بارہ سو ہوتی ہے جب کہ اس وقت چاندی کا بھاؤ بہت گر گیا ہے اور یہ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے، لہٰذا مہر اتنا ضرور رکھنا چاہیے کہ جو اقل مقدار سے کم ہرگز نہ ہو اور اس کو اتنا بڑھا دیں تو اور اچھا ہے کہ اطمینان کلی حاصل ہو جائے کہ مہر بہر حال اقل مقدار سے زیادہ ہی ہے، لیکن دیہاتوں میں اور کہیں شہروں میں بھی بر بنائے جہالت آج بھی بعض لوگ ڈھائی سو، پانچ سو یا سات سو چھیاسی روپے مہر مقرر کر دیتے ہیں اور اس پر مصر رہتے ہیں کہ اتنے سے زیادہ نہیں رہے گا اور اگر قاضی نکاح کہتا بھی ہے کہ یہ شرعی مہر سے کم ہے تو فریقین یا شوہر والے اڑ جاتے ہیں کہ جتنا طے ہو چکا ہے (اگر چہ وہ شرعی مہر سے کم ہو) وہی رہے گا۔ ایک جگہ مجھے خود اتفاق ہوا میں نے کہا یہ شرعی مہر سے کم ہے کم سے کم اتنا ہونا چاہیے یا اس سے زیادہ، لیکن دولھے والے کسی طرح ماننے کو تیار نہیں ہوئے اور اس پر مصر رہے کہ جو طے ہو چکا ہے وہی رہے گا (کم ہو یا زیادہ) بالآخر جب میں نے کہا کہ میں شرعی مہر سے کم پر نکاح ہی نہیں پڑھاؤں گا، اور نکاح پڑھانا تھا مجھی کو، تب وہ ڈاؤن ہوئے اور بڑھا کر اُتنے مہر پر تیار ہوئے جو اقل مہر سے کچھ زیادہ تھا۔

یہ تو قاضی صاحب کے جاننے پر ہوا اور اگر قاضی صاحب مسائل سے واقف ہی نہ ہوں گے تو جو مہر بھی فریقین جہالت میں طے کر دیں گے، اسی پر نکاح پڑھا کر اور نکاحانہ وصول کر کے علیحدہ ہو جائیں گے۔ عام طور سے یہی ہو رہا ہے، اس لیے "طرزِ نکاح خوانی" کے ضمن میں مہر کے مسائل کا جاننا بھی ضروری تھا "مصنف نے اس موضوع پر بھی بھرپور روشنی ڈالی ہے۔

نکاح اور مہر کے مسائل فقہ کی کتابوں مثلاً فتاویٰ رضویہ، بہارِ شریعت، قانونِ شریعت، فتاویٰ امجدیہ وغیرہ میں ضرور ہیں مگر عام لوگ یا عام نکاح خواں ان کتابوں کے مطالعے کی طرف توجہ ہی نہیں دیتے جس کی وجہ سے نکاح سے متعلق بہت سی خرابیاں ہمارے معاشرے میں در آئی ہیں، جن کا ازالہ اور اصلاح ضروری ہے۔

Nurul Hoda Official

مُحرَّمات کے مسائل بھی تفصیل سے دے دیے گئے ہیں یعنی کس سے نکاح جائز ہے اور کس سے حرام، یہ موضوع بھی توجہ کا طالب ہے۔ معاشرے کے تعلق سے دیگر موضوعات پر بھی مضامین آگئے ہیں تاکہ عام لوگ بہ آسانی ان ضروری مسائل تک رسائی حاصل کرسکیں، خاص طور سے نکاح پڑھانے والے قاضی حضرات کے لیے یہ کتاب ایک بہترین گائڈ ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کو گھر گھر پہنچایا جائے، اور قاضی کا پیشہ کرنے والوں کو تو از بس ضروری ہے کہ اس کو اپنے مطالعے میں رکھیں، مسائل سے واقفیت حاصل کریں، ان پر عمل پیرا ہوں، مصنف نے اس اہم موضوع پر قلم اٹھا کر نکاح خواں طبقے پر خاص طور سے بڑا احسان کیا ہے، انھیں مصنف کا ممنون بھی ہونا چاہیے۔

زبان بہت عام فہم استعمال کی گئی ہے جس کی اس زمانے میں ضرورت بھی تھی، جگہ جگہ قوسین میں بھی مشکل الفاظ کی شرح لکھ دی گئی ہے، تاکہ عام قارئین کو مضامین و مسائل کے سمجھنے میں آسانی ہو۔

مولیٰ عز وجل اس کتاب کو نکاح اور شادی کی تقریبات سے متعلق پھیلی ہوئی غلطیوں اور بری رسموں کی اصلاح کا ذریعہ بنائے اور مصنف کو جزائے خیر دے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وآلہ التحیۃ والتسلیم۔

محمد عبد المبین نعمانی قادری
دار العلوم قادریہ چریا کوٹ، مئو (یوپی)
۲۸ر محرم الحرام ۱۴۳۷ھ
۱۱ر نومبر ۲۰۱۵ء

Nurul Hoda Official

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرفِ انتساب

محمد دلاور حسین مصباحی

استاذ مدرسہ اشرفیہ سراج العلوم نوادہ، مبارکپور، اعظم گڑھ، یوپی

اپنی اس ادنیٰ سی کاوش کو اپنے رب کریم ورحمٰن ورحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں، جس نے اپنے فضل وکرم سے ہمیں انسان پیدا کیا، اور اپنے پیارے رسول حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام منسوب کرتا ہوں جن کی رحمت ہی کے صدقۂ طفیل مجھے ایمان نصیب ہوا، اور اپنے والد محترم محمد شمس الدین فیضی اور اپنی والدۂ محترمہ انوری بیگم کے نام منسوب کرتا ہوں، جنھوں نے ایامِ طفولیت ہی سے دینی تعلیم وتربیت میں سخت جدّوجہد کی اور انھیں ہی کی دعاے صبح وشام کی برکت سے پروان چڑھتا رہا اور ایک دن حصولِ علم دین کے قابل ہوا، اور ابتدائی تعلیم وتربیت سے لے کر انتہائی تعلیم تک کے تمام اساتذۂ کرام خصوصاً مادرِ علمی کے استاذ جناب مولوی نور الہدیٰ صاحب قبلہ کے نام منسوب کرتا ہوں، جن کی نگرانی، محنتوں اور کاوشوں اور تربیتوں ہی کی بدولت علم کے ہتھیار سے مسلح ہو کر علم کے ساتھ سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہوا اور تعلیم وتدریس کی خدمتوں کے لائق ہوا۔

اور اہل سنت وجماعت کے تمام سلفِ صالحین اور اولیاے کاملین کے نام منسوب کرتا ہوں۔

خصوصاً ان علماے دین کے نام جن کی تصنیفات کی بدولت یہ کتاب معرض وجود میں آئی۔

خداے تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں علماے دین، سلف صالحین اور اولیاے کاملین کے تمام فیوض وبرکات سے نوازے، خصوصاً والدین کریمین کا سایۂ عاطفت (مہربانی کا سایہ) ہم پر مدتوں دراز فرمائے، اور ہمیں ہمارے والدین کریمین اور تمام مومنین ومومنات کو حسن خاتمہ نصیب فرمائے۔ اور بعد وفات مغفرت سے نواز کر سوالِ نکیرَین، عذابِ قبر، عذابِ آخرت سے مامون فرمائے اور آخرت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

نکاح خوانی (نکاح پڑھانے کا کام) کوئی معمولی اور ہلکا کام نہیں ہے کہ جس کو ہر کس وناکس انجام دے، بلکہ یہ ایک اہم اور بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔اور جولوگ اس کے اہل ہوں وہی اس کام کو انجام دیں، ورنہ جہالت ونادانی میں وہ صورت پیدا ہوسکتی ہے جس سے نکاح ہی درست نہ ہو، تو زندگی بھر حرام کاری ہوتی رہے گی، جب کہ اس کام کی انجام دہی کے لیے اہل علم دیندار اور متقی کا ہونا ضروری ہے۔اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا محدث بریلوی جاہل قاضی (نکاح خواں) کے متعلق ایک سُوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

"ہاں (قاضی کا) جاہل ہونا (نکاح میں) مخل (خلل ڈالنے والا) ہوسکتا ہے کہ جب مسائل نکاح سے آگاہ نہیں تو ممکن کہ وہ صورت کردے جس سے نکاح صحیح نہ ہو اور زوجین بھی بوجہ جہل (بے علمی کے سبب) اس سے غافل رہیں تو معاذ اللہ عمر بھر حرام میں مبتلا ہوں۔لہٰذا نکاح میں بہت احتیاط لازم عقد کرنے والا دیندار متقی مسائل نکاح سے واقف ہو۔"

(فتاوی رضویہ، ج:۵، ص:۳۲)

اعلیٰ حضرت کے قول سے بھی ثابت ہوگیا کہ نکاح خوانی کا معاملہ بہت اہم اور بڑی ذمہ داری کا ہے اور یہ کام اس لیے بھی اہمیت کا حامل ہے کہ یہ اکثر شادی بیاہ کے مجمعِ عام اور کثیر تعداد کے درمیان انجام پاتا ہے۔اسی لیے نکاح خواں کو شروع شروع میں یہ کام بہت مشکل معلوم ہوتا ہے۔خصوصاً طلبہ اس کام کو ابتدأ دشوار اور بھاری گمان کرتے ہیں اور لوگوں کے درمیان اس کام کو انجام دیتے وقت ایک جھجھک محسوس کرتے ہیں۔اور ڈرتے ڈرتے ہکلاتی زبان سے نکاح خوانی کے الفاظ ادا کرتے ہیں، اور کبھی کبھی اس عمل کو انجام دینے سے انکار ہی کر بیٹھتے ہیں، جب کہ نکاح خوانی کا عمل بہت ہی آسان ہے۔اور ابتداءً نکاح خوانی مشکل ہونے کی وجہ یہ بھی ہے کہ اب تک فقہ اور مسائل نکاح کی کتابوں میں نکاح خوانی کا طریقہ بہت مختصر مذکور ہے اور موجودہ زمانہ کے لحاظ سے نکاح خوانی کا ہر ہر گوشہ اور ہر پہلو بالتفصیل اجاگر نہیں ہے اور تسلی بخش گفتگو

Nurul Hoda Official

ان میں موجود نہیں ہے۔ مثلاً مقدار مہر باعتبار جدید وزن، دولہن سے اجازت ووکالت اور دولہا سے قبولِ نکاح کے مفصل طریقے اور نکاح کے بعد کی دعا، یعنی زوجین کے درمیان الفت ومحبت کی، ان کے گھرانوں میں میل جول، اور رشتے کی پائیداری کے متعلق بقدر کفایت تفصیل کے ساتھ دعاؤں کا بیان، اور اس کے برخلاف عوام میں نکاح خوانی کا عمل قدرے تفصیل سے رائج ہے تو اس طریقۂ مختصر اور اُس تفصیلی عمل کی بنیاد پر نکاح خوانی کے آغاز میں نکاح خواں اور طلبہ نکاح خوانی کو مشکل اور پُرتکلف عمل تصور کرتے ہیں اور بوقت ضرورت یہ حضرات کسی نہ کسی سے سہارا لیتے ہیں اور نکاح خوانی کا طریقہ سیکھتے ہیں یا لکھواتے ہیں۔

وقتاً فوقتاً طلبہ مجھ سے بھی مسائل نکاح اور نکاح خوانی کا طریقہ دریافت کرتے رہتے ہیں اور نکاح خوانی کا طریقہ زبانی اور تحریری سیکھتے ہیں۔ چنانچہ ہر نکاح خواں کے لیے خصوصاً طلبہ کی اِنھیں ضرورتوں کے پیش نظر اس کتاب کی تصنیف کی ضرورت پیش آئی اور چار سال کے طویل عرصہ میں یہ کتاب معرضِ وجود میں آئی۔ اس کتاب میں نکاح خوانی کے بہت ہی آسان مختصر ومفصل دونوں طریقے مذکور ومرقوم ہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ اس کتاب کی روشنی میں نکاح پڑھانا بہت ہی آسان ہوجائے گا۔ خواہ وہ طلبہ ابتدائی درجے کے ہوں یا انتہائی جماعت کے، خواص سے یا عوام الناس سے، یہ کتاب دونوں کے لیے یکساں مفید ہے۔ حاصل یہ کہ اس کتاب کی رہنمائی میں نکاح بہت ہی آسانی سے پڑھایا جاسکتا ہے۔

بہر حال اس کتاب کی تالیف وترتیب میں تقریباً چار سال لگ گئے۔ بہت باریک بینی اور دقت نظری کے ساتھ یہ کتاب لکھی گئی ہے، مگر پھر بھی انسان خطا ونسیان سے مرکب ہے۔ اگر اہل علم کو کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں، تاکہ دوسری اشاعت میں اس کی تصحیح کردی جائے۔

دعا ہے کہ مولا اس کتاب کو قبولِ عام کا شرف عطا فرمائے۔ اور اُسے میرے لیے توشۂ آخرت وسامانِ مغفرت بنائے۔ آمین

یکم رذی القعدہ ۱۴۳۵ھ
۲۷ر ستمبر ۲۰۱۴ء، بروز سنیچر

محمد دلاور حسین مصباحی قادری
Mob:-9235921782,
8127065948 , 9170121914

مصنف ایک نظر میں

نام ونسب: محمد دلاور حسین مصباحی، نعمانی قادری ابن محمد شمس الدین فیضی بن محمد نذیر بن منور بن میدو بن حسین بخش عرف حسینی۔

تاریخ پیدائش: سرکاری کاغذات کے اعتبار سے ۲؍مارچ ۱۹۸۴ء ہے۔

ابتدائی تعلیم: یعنی از قاعدہ بغدادی تا ختم ناظرۂ قرآن کی تعلیم گاؤں بَرجی خرد کی مسجد نوری میں ۱۹۹۱ء تا ۱۹۹۴ء استاذ عالی جناب محمد امین بھارت گنجوی، الہ آبادی کی نگرانی میں ہوئی۔

[illegible]

ابتدائی اردو کی تعلیم: ابتدائی اردو کی تعلیم ۱۹۹۴ء تا ۱۹۹۵ء گاؤں بَرجی خرد ہی کی مسجد نوری میں استاذ عالی جناب محمد نور الہدیٰ فیضی آروی (بہار) کی نگرانی میں ہوئی اور درمیان میں فقط دو ماہ اپریل تا مئی دوسرے استاذ عالی جناب حاجی عبد الجبار افسر بن وِ بھاگ (رنجر) دلا پٹی مرزا پوری کی نگرانی میں ہوئی۔

مولوی وعالمیت کی تعلیم: اعدادیہ تا خامسہ کی تعلیم از ۱۹۹۶ء تا ۲۰۰۰ء، دار العلوم حبیبیہ رضویہ گوپی گنج بھدوہی میں۔ درج ذیل اساتذۂ کرام کی درسگاہوں میں ہوئی۔ (۱) مولانا مختار صاحب رضوی، (۲) مولانا تاج محمد صاحب مصباحی، (۳) مولانا نظام الدین صاحب گوپی گنج، (۴) مولانا علی اختر صاحب مصباحی دیوریا، (۵) مولانا زاہد رضا صاحب مصباحی، (۶) مولانا غلام محی الدین صاحب حبیبی۔

الجامعۃ الاشرفیہ کی تعلیم: پھر درجۂ ثانیہ تا فضیلت کی تعلیم ۲۰۰۱ء تا ۲۰۰۷ء۔ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں درج ذیل اساتذۂ کرام کی درسگاہوں میں ہوئی۔

Nurul Hoda Official

الجامعۃ الاشرفیہ کے اساتذۂ کرام: (۱) حضرت علامہ محمد احمد صاحب مصباحی، (۲) مولانا نصیر الدین نصیر ملت صاحب، (۳) حضرت علامہ مفتی نظام الدین صاحب مصباحی، (۴) حضرت مولانا شمس الہدیٰ صاحب مصباحی، (۵) حضرت مولانا و مفتی بدر عالم صاحب مصباحی، (۶) حضرت مولانا مسعود احمد صاحب برکاتی، (۷) حضرت مولانا صدر الوریٰ صاحب مصباحی، (۸) حضرت مولانا معراج احمد صاحب مصباحی، (۹) حضرت مولانا مفتی نسیم احمد صاحب مصباحی، (۱۰) حضرت مولانا دستگیر صاحب مصباحی، (۱۱) حضرت مولانا عرفان احمد صاحب مصباحی، (۱۲) حضرت مولانا رفیع الزماں صاحب مصباحی۔

شرفِ بیعت: مصلح قوم وملت مبلغ اسلام حضرت علامہ مولانا محمد عبد المبین صاحب نعمانی کے دست حق پرست پر ۲۰۰۶ء میں بیعت کا شرف حاصل ہوا۔

فراغت: ۲۰۰۵ء میں قراءت حفص کی دستار اور ۱۷/جون ۲۰۰۷ء میں دستار فضیلت و قراءت سبعہ عزیز المساجد الجامعۃ الاشرفیہ میں ہوئی۔

تدریسی خدمات: ۲۳/جنوری ۲۰۰۸ء بروز بدھ مدرسہ اشرفیہ سراج العلوم نوادہ میں نعمانی صاحب کی اجازت سے تدریسی خدمات کے لیے تقرری ہوئی۔

عقد و نکاح: ۱۰/اپریل ۲۰۰۹ء بمطابق ۱۳/ربیع الآخر ۱۴۳۰ھ بروز جمعہ شہناز بانو بنت امتیاز احمد ساکن چیلہ مرزاپور کے ہمراہ عقد و نکاح ہوا۔

تولد فرزند: بعدِ نکاح ۳/سال ۷/مہینے ۳/دن کے بعد ۱۳/نومبر ۲۰۱۲ء مطابق ۲۷/ذی الحجہ بروز منگل صاحب ولد ہوا۔ صاحبزادے کا نام محمد مبشر حسین دلاوری ہے۔

(خودنوشت)

Nurul Hoda Official

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہیدی کلمات

اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے انھیں نعمتوں میں ایک نعمت "رشتۂ نکاح" بھی ہے۔

"رشتۂ نکاح" ہر انسان کے لیے خدائے پاک کی جانب سے ایک عظیم نعمت اور انمول تحفہ ہے۔ اور ہر انسانی جوڑے کے لیے بنیادی اور فطری ضرورت بھی ہے۔ کیوں کہ اسی کے وسیلے سے نسل انسانی کا وجود ہے۔ نکاح کی تقریب اور اہتمام کو دوسری زبان میں شادی بھی کہتے ہیں۔

شادی اور بیاہ میں سب سے اہم اور بنیادی کام نکاح پڑھانے کا ہے۔ کیوں کہ شادی اور بیاہ کی تمام رونقوں اور بہاروں کا دارومدار نکاح پڑھانے ہی پر منحصر ہے۔ اس لیے شادی اور بیاہ کے موقعوں پر جب کسی مولوی، عالم، حافظ و قاری، مدرس، امام مسجد یا کسی طالب علم کو بحیثیت قاضی نکاح پڑھانے کی ضرورت پیش آجائے تو چاہیے کہ قاضی (نکاح خواں) حسب ذیل طریقوں پر عمل کرے۔

نکاح خوانی کا مختصر طریقہ

(۱) قاضی (یعنی نکاح خواں) سب سے پہلے طرفین (یعنی دولہا، دولہن) سے طے شدہ مہر مقرر (جو کم از کم مقدار مہر دس درہم یا اس کی قیمت وغیرہ سے کم نہ ہو) معلوم کرنے کے بعد نکاح کے دو مخصوص گواہوں کے ساتھ دولہن کے پاس جائے۔

Nurul Hoda Official

دولہن کے پاس

(۲) قاضی سب سے پہلے دولہن سے توبہ واستغفار کرائے، پھر اسلامی کلمے یعنی کم ازکم اول، دوم، سوم اور ایمان مجمل وایمان مفصل پڑھائے، پھر درج ذیل طریقے پر اجازت نکاح حاصل کرے۔

دولہن سے اجازت حاصل کرنے کا مختصر طریقہ

(۳) ہندہ بنت زید! (یا جو نام ہو وہ لے کر کہے) توجہ دیں۔

میں محمد دلاور حسین مصباحی بحیثیت قاضی ہوں۔

میرے ساتھ نکاح کے دو مخصوص گواہ ہیں۔

گواہ اول: جناب عبداللہ صاحب۔

گواہ دوم: جناب عبدالرحمٰن صاحب۔

مذکورہ بالا دونوں گواہوں کی گواہی اور تمام حاضرین مجلس کی حاضری میں، مجھ قاضی نکاح محمد دلاور حسین مصباحی کو آپ نے اجازت دی کہ:

نوشہ: (یعنی دولہا) جناب عبدالکریم بن عبدالرحیم صاحب کے ہمراہ۔

مہر مقرر: سات ہزار سات سو چھیاسی (۷۷۸۶) روپے سکۂ رائج الوقت (۱) کے عوض آپ کا نکاح کر دوں؟ کیا آپ نے اجازت دی؟ دولہن یوں کہے ہاں، میں نے اجازت دی۔ (تین بار اجازت لینا بہتر ہے جب کہ ایک سے بھی نکاح ہو جاتا ہے۔)

دولہا کے پاس

(۴) قاضی دولہن سے اجازت کے بعد دولہا کے پاس مجلس نکاح میں نکاح کے گواہوں کے ہمراہ جائے۔

---

(۱)- وہ سکہ جو ملک میں چل رہا ہو۔

(۵) قاضی سب سے پہلے حاضرین مجلس کے روبرو (آمنے سامنے) کھڑا ہو کر بلند آواز سے خطبۂ نکاح پڑھے، پھر دولہا کے روبرو (آمنے سامنے) بیٹھ جائے۔

(۶) دولہا کو ابتداءً (شروع شروع میں) توبہ واستغفار کرائے، پھر اسلامی کلمے یعنی کم از کم اول، دوم، سوم اور ایمان مجمل وایمان مفصل پڑھائے، پھر درج ذیل طریقے پر قبول نکاح کرائے۔

دولہا سے نکاح قبول کرانے کا مختصر طریقہ

(۷) اے جناب عبدالکریم ابن جناب عبدالرحیم صاحب

میں محمد دلاور حسین مصباحی بحیثیت قاضی ہوں۔

میرے ساتھ نکاح کے دو مخصوص گواہ ہیں۔

گواہ اول: جناب عبداللہ صاحب۔

گواہ دوم: جناب عبدالرحمٰن صاحب۔

مذکورہ بالا دونوں گواہوں کی گواہی اور تمام حاضرین مجلس کی حاضری میں میں نے اپنی

مؤکلہ:[(۱)] محترمہ ہندہ بنت زید کو۔

مہر مقرر: سات ہزار سات سو چھیاسی روپے سکۂ رائج الوقت[(۲)] کے عوض (بدلے) آپ کے نکاح میں دیا، کیا آپ نے قبول کیا؟

دولہا یوں کہے، ہاں میں نے قبول کیا۔ (تین بار قبول کرانا بہتر ہے۔)

(۸) پھر قاضی دولہا اور دولہن کے درمیان الفت ومحبت کی، اور ان کے گھرانوں میں میل جول اور تمام حاضرین مجلس پر رحمتوں اور برکتوں کے نزول کی دعا کرے۔

(۹) دعا سے فراغت کے بعد چھوہارے لٹائے جائیں کہ یہی سنت ہے، ہاں اگر ضائع ہونے کا خطرہ ہو مثلاً جب حاضرین کرسیوں پر ہوں تو تقسیم کر دیے جائیں۔

---

(۱)۔مؤکلہ: وہ عورت جو وکیل مقرر کرے یعنی دولہن جس نے اجازت دیا ہے۔

(۲)۔وہ سکہ جو ملک میں چل رہا ہو

Nurul Hoda Official

نکاح خوانی کا مفصل طریقہ

نکاح پڑھانے کی تیاری

(۱) قاضی کو چاہیے کہ باطن کے ساتھ ساتھ اپنے ظاہر کی صفائی کا بھی خوب خیال رکھے، وہ یہ ہے کہ اپنے جسم ولباس وغیرہ کو نجاست سے پاک رکھنے کے ساتھ ساتھ میل کچیل وغیرہ سے بھی خوب صاف کر لے، نیز سر اور داڑھی کے بالوں کو بھی درست کرے، اور ناخن بھی زیادہ بڑھے ہوں تو انھیں بھی کاٹ لے، پھر مذکور بالا تمام امور سے فراغت کے بعد قاضی سب سے پہلے پاک وصاف، باوقار عالمانہ، عمدہ لباس پہنے۔ یعنی خوب سفید کرتا اور پاجامہ کے ساتھ ساتھ صدری یا شیروانی یا جبہ مع عمامہ کا التزام [۱] کرے اور خوب عمدہ خوشبو کا استعمال کرے۔ کیوں کہ عوام الناس کے درمیان بدن اور کپڑوں کی صفائی اور آرائش [۲] کی بہت اہمیت ہے۔ اور دین اسلام میں بھی بدن اور کپڑوں کی صفائی وآرائش کے سلسلے میں ترغیب آئی ہے۔ (صفائی اور آرائش کا مفصل بیان ص: ۲۴۰/ پر دیکھیں)

"انگوٹھی یا مُہر کی اہمیت"

انگوٹھی ایک ایسا زیور ہے جو مرد وعورت دونوں کے لیے جائز ہے، مگر بہتر یہ ہے کہ قاضی نکاح کے ثبوت کے طور پر ہر نکاح نامہ رجسٹر پر اور دیگر دینی امور (مذہبی کام) کی تحریری کاغذات پر مہر کرنے کے لیے اپنے نام کی نقش شدہ انگوٹھی کا استعمال کرے کیوں کہ کسی اہم امر دینی ودنیوی کے ثبوت کے لیے مُہر کا استعمال کرنا حدیث پاک سے ثابت ہے۔

حدیث: (حضرت) انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ ارادہ فرمایا کہ کسریٰ وقیصر ونجاشی کو خطوط لکھے جائیں تو کسی نے یہ عرض کی کہ وہ لوگ بغیر مُہر کے خط کو قبول نہیں کرتے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں یہ نقش تھا، "محمد رسول اللہ ﷺ". (صحیح مسلم، بہارِ شریعت، حصہ: ۱۶، ص: ۴۲۲، مکتبۃ المدینہ)

(۱)- کسی بات کو لازم کر لینا۔　(۲)- سجاوٹ، بناؤ۔

Nurul Hoda Official

انگوٹھی پر کلمہ نقش کرانے کا واقعہ کچھ اس طرح مذکور ہے:

"ایک مرتبہ سرکار مصطفیٰ ﷺ نے (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو اپنی مبارک انگوٹھی دی اور فرمایا کہ اس پر لا الہ اِلّا اللہ کندہ (کھدا ہوا) کرا کر لاؤ، آپ انگوٹھی لے کر نقاش (نقش و نگار بنانے والے) کے پاس پہنچے، اس سے فرمایا کہ تم اس انگوٹھی میں لا الہ اِلّا اللہ محمد رسول اللہ لکھ دو۔ اس نے انگوٹھی میں یہ پورا کلمہ لکھ دیا، پھر آپ نے وہ انگوٹھی سرکار کی خدمت میں پیش کردی۔ سرکار نے ملاحظہ فرمایا تو اس میں یوں لکھا تھا۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر ن الصدیق.

سرکار نے فرمایا: اے ابوبکر! میں نے تو صرف لا الہ اِلّا اللہ لکھوانے کو کہا تھا، تم نے یہ زائد الفاظ کیوں لکھوا دیے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے گوارہ نہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نام سے حضور کا نام جدا کروں۔ اس لیے میں نے نقاش سے محمد رسول اللہ بھی لکھوا دیا۔ رہا میرا نام تو حضور اسے میں نے نہیں لکھوایا ہے، اتنے میں (حضرت) جبرئیل علیہ السلام بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! انگوٹھی میں ابوبکر کا نام میں نے لکھا ہے۔ بات یہ ہے کہ جب صدیق اکبر نے اللہ تعالیٰ کے نام سے پیارے رسول کا نام الگ کرنا گوارہ نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے نام سے ابوبکر کا نام جدا کرنا پسند نہ فرمایا۔ اس لیے میں نے اللہ پاک کی مرضی سے ان کا نام بھی انگوٹھی میں کندہ کر دیا۔ (نزہۃ المجالس دوم مترجم، ص: ۵۳۴)

حدیث (۱): امام بخاری کی روایت میں ہے کہ انگوٹھی کا نقش تین سطر میں تھا۔ ایک سطر میں محمد، دوسری سطر میں رسول اور تیسری میں اللہ۔ (یعنی اس طرح محمد رسول اللہ)

حدیث (۲): ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو داہنے ہاتھ میں پہنا، پھر اس کو پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی، جس میں یہ نقش تھا "محمد رسول اللہ" اور یہ فرمایا کہ کوئی شخص میری انگوٹھی کے نقش کے موافق اپنی انگوٹھی میں نقش کندہ نہ کرائے، اور حضور ﷺ جب انگوٹھی پہنتے تو نگینہ ہتھیلی کی طرف ہوتا۔ (بہار شریعت، حصہ: ۱۶، ص: ۴۲۳، مکتبۃ المدینہ)

Nurul Hoda Official

مسئلہ: انگوٹھی انھیں کے لیے مسنون ہے جن کو مُہر کرنے کی حاجت ہوتی ہے۔ جیسے سلطان وقاضی اور علما جو فتوے پر مُہر کرتے ہیں۔ ان کے سوا دوسروں کے لیے جن کو مُہر کرنے کی حاجت نہ ہو مسنون نہیں، مگر پہننا جائز ہے۔ (عالمگیری، بہارِ شریعت، حصہ:۱۶، ص:۴۲۷، مکتبۃ المدینہ)

قاضی یعنی نکاح خواں کو چاہیے کہ اپنے نکاح نامہ اور دیگر کاغذاتی تحریرات کو قابل اعتماد اور ٹھوس بنانے کے لیے اپنے نام کی نقش شدہ انگوٹھی یا اپنے نام کی کندہ کرائی مُہر کا استعمال کرے تا کہ اس سے اس کی تحریر خوب پختہ اور قابل اعتبار ہو۔ انگوٹھی یا مُہر پر قاضی اپنا نام مع سکونت (پتہ کے ساتھ) کندہ کرائے اور حصول برکت کے لیے اللہ عزوجل اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسمائے پاک بھی کندہ کرا سکتا ہے۔ صاحب بہار شریعت حضور صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رضوی علیہ الرحمہ انگوٹھی پر نام کندہ کرانے کے تحت فرماتے ہیں۔

مسئلہ: انگوٹھی پر اپنا نام کندہ کرا سکتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام پاک بھی کندہ کرا سکتا ہے، "مگر محمد رسول اللہ" یعنی یہ عبارت کندہ نہ کرائے کہ یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی انگشتری (انگوٹھی) پر تین سطروں میں کندہ تھی۔ پہلی سطر "محمد" دوسری "رسول" اور تیسری اسم جلالت اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) نے فرما دیا تھا کہ دوسرا شخص اپنی انگوٹھی پر یہ نقش کندہ نہ کرائے، نگینے پر انسان یا کسی جانور کی تصویر کندہ نہ کرائے۔

(درمختار، ردالمحتار، بہارِ شریعت، حصہ:۱۶، ص:۴۲۷، مکتبۃ المدینہ)

نوٹ: بہتر ہے کہ قاضی مُہر پر اپنا مکمل پتہ وسکونت کندہ کرائے تا کہ بوقت ضرورت بسہولت قاضی سے رابطہ ہو سکے۔

فائدہ: مُہر پر حصولِ برکت کے لیے نقشۂ خانۂ کعبہ یعنی مسجد حرام، یا دنیا کی کسی بھی معروف ومشہور مساجد (مسجدوں) میں سے کسی ایک مسجد کا نقشہ کندہ کرا سکتا ہے جیسے مسجد نبوی یا بیت المقدس یا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ مبارکہ یعنی گنبد خضرا کا نقشہ، یا اللہ کے ولیوں میں سے کسی بھی ایک ولی کے روضہ کا نقشہ جیسے امام حسین، سرکار غوث اعظم غریب نواز وغیرہم کے روضے کا نقشہ کندہ کرا سکتا ہے۔

انگوٹھی یا مہر کی سطحی (اوپری) شکل خوب عمدہ ہونا چاہیے۔ خواہ شکلِ بیضوی (انڈے

Nurul Hoda Official

کی طرح گول) ہو یا غیر بیضوی یعنی مثلث، مربع، مخمس، مسدس، مسبع، مثمن یا مستطیل ہو۔ ذیل میں ہر ایک کی شکل ملاحظہ کریں۔

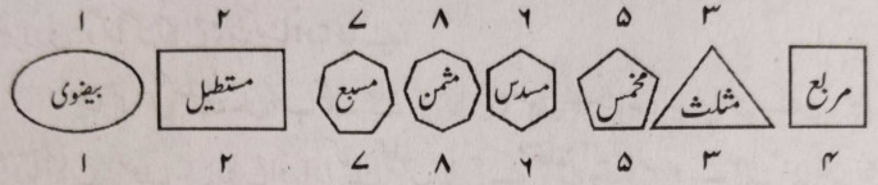

انگوٹھی اور مُہر کی اور بھی شکلیں ہیں جو مہر بنانے والے کے پاس سے دستیاب (حاصل) ہوسکتی ہیں۔ نمونہ (نقل) کے طور پر سامنے مہر کی ایک شکل مع عبارت ملاحظہ کریں؟

نکاح نامہ

نکاح خوانی کے لیے قاضی (نکاح خواں) کو نکاح نامہ کی ضرورت پڑتی ہے تو جاننا چاہیے کہ نکاح نامہ کیا ہے؟

نکاح نامہ:

اس رجسٹر کو کہتے ہیں جس پر شادی کی تفصیلات درج ہوں۔ (فیروز اللغات)

لہٰذا قاضی، نکاح خوانی سے پیشتر نکاح نامہ رجسٹر کا اہتمام و انتظام کر لے، کیوں کہ زمانہ اور اہل زمانہ کا لحاظ اور خیال کرتے ہوئے۔ نکاح خوانی کے لیے قاضی کے پاس نکاح نامہ رجسٹر کا ہونا دو وجہوں سے بہت ضروری ہے۔

اول: اس لیے کہ تقریبِ شادی و بیاہ اور انعقادِ نکاح کی تاریخ اور دن کی یادداشت اور یادگار برقرار رکھنے کے لیے نکاح نامہ ایک عمدہ نوشتہ (لکھا ہوا) اور بہترین وسیلہ ہے۔

دوم: اس لیے کہ آج کے دور میں زوجین کے درمیان نزاع (لڑائی) و اختلاف اور طلاق (جدائی) کے وقت شرعی، دنیوی اور عوامی عدالتوں میں مخصوص دونوں گواہوں کی گواہی سے ثبوت نکاح کے لیے اور نزاع اور اختلاف دور کرنے کے لیے حاضرین مجلسِ نکاح سے کم از کم دو یا دو سے

زیادہ قابل اعتبار افراد واشخاص (لوگ) کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہٰذا مذکورہ بالا تمام اہم افراد واشخاص کی نشاندہی (پہچان) کے لیے نکاح نامہ بے حد ضروری اور بہت مفید ہے۔

مذکورہ بالا نکاح نامے کی ضرورت کے پیش نظر اس کے بارے میں یہ جاننا بہت ضروری ہو گیا کہ نکاح نامہ کیسا ہونا چاہیے؟

چنانچہ اس سلسلے میں اب تک جتنے بھی نکاح ناموں کا مشاہدہ کیا گیا ان سے پتہ چلا کہ عموماً نکاح ناموں میں نکاح اور اراکینِ مجلسِ نکاح کے متعلق کچھ کالم ہوتے ہیں جن میں نکاح سے متعلق تمام تفصیلات درج ہوتی ہیں۔

جیسے قاضی، دولہا، دولہن، گواہ اول، گواہ دوم، وکیل، مہر مقرر اور سند نکاح۔ یہی وہ کالم ہیں جو نکاح ناموں میں مذکور ہوتے ہیں اور ہر ہر کالم کے ساتھ ان کی تفصیلات کی سرخیاں (واضح تحریریں) ہوتی ہیں اور ہر کالم کی تفصیلات ان کی سرخیوں کے عین (بالکل) مطابق پُر کی جاتی ہیں۔ شروع کے چھ کالم یعنی قاضی، دولہا، دولہن، گواہ اول، گواہ دوم اور وکیل، ان میں سے ہر ایک کی تفصیلات کی سرخیاں ہو بہو ایک جیسی ہوتی ہیں۔ مثلاً اسمائے گرامی، عمر، ولدیت، قومیت، برادری، سکونت، دستخط یا نشان انگوٹھا۔

مزید تفہّم (خود سے سمجھنے) اور وضاحت کے لیے ذیل میں ایک نمونہ ملاحظہ کریں۔

مجلس نکاح کے مخصوص اراکین وافراد	اسمائے گرامی	عمر	ولدیت	برادری	قومیت	مکمل سکونت	دستخط یا نشان انگوٹھا
قاضی							دستخط قاضی مع مہر
گواہ اول							
گواہ دوم							
دولہا							
دولہن							
وکیل							

اور مہر نکاح یا مہر مقرر کے کالم کی تفصیلات کی سرخیاں مذکورہ بالا کالموں کی سرخیوں سے مختلف اور جداگانہ ہوتی ہیں۔ لہٰذا اس کالم کی تفصیلات کی سرخیاں یوں ہوتی ہیں۔ تفصیل مہر (معجّل، موٴجل، مطلق) ہندسوں یعنی عددوں (گنتیوں) میں، لفظوں یعنی عبارتوں میں مہر مقرر مع نان (روٹی) نفقہ (کپڑا او خرچ) سکنہ (مکان) مزید وضاحت کے لیے ذیل میں نمونہ ملاحظہ کریں۔

تفصیل مہر یعنی مہر مقرر	ہندسوں یعنی عددوں میں	لفظوں میں یعنی عبارتوں میں	نان	نفقہ	سکنہ
معجّل، موٴجل، مطلق	۷۷۸۶	سات ہزار سات سو چھیاسی روپے سکۂ رائج الوقت	روٹی	کپڑا او خرچ	مکان

سند نکاح: اس کالم کے تحت یہ بات واضح کی جاتی ہے کہ یہ نکاح نامہ کس کی جانب سے شائع کیا گیا اور اس نکاح کا منعقد کرنے والا اور اس کا ثبوت دینے والا کون ہے؟ اور نکاح خواں (قاضی) مذہبی اور دینی عہدوں میں کس عہدہ پر فائز ہے۔

مزید وضاحت کے لیے ایک نمونہ ملاحظہ کریں۔

منجانب	قاضی محمد دلاور حسین مصباحی	مدرس، مدرسہ اشرفیہ سراج العلوم محلہ نوادہ خاص، پوسٹ املو، مبارک پور، اعظم گڑھ (یوپی) اور خطیب و امام عزیزی مسجد محلہ رضا نگر عرف بلوا، پوسٹ املو، مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ (یوپی)۔

فائدہ: سند نکاح کی ذمہ داری مسجد یا مدرسہ کی کمیٹی کے افراد کے سر پر ہوتی ہے یا اس کی ذمہ داری فقط امام مسجد یا اہل علم میں سے کسی عالم، مولوی، قاری یا حافظ و مدرس کی ہوتی ہے۔ بہتر یہ ہے بلکہ ضروری کہ یہ رجسٹر مدرسہ یا مسجد، یا کسی انجمن کی کمیٹی کے تحت ہو۔ ورنہ ضرورت پڑنے پر قاضی صاحب کو ڈھونڈنا ایک امر دشوار ہوگا، ملازم مدرس یا امام کا کیا بھروسہ کہ کب کہاں رجسٹر لے کر غائب ہوجائیں، یہ نکتہ بہت قابلِ غور ہے، اور اس رجسٹر پر مدرسہ، مسجد یا انجمن کی مہر بھی ہو، تاکہ وہ زیادہ قابلِ اعتماد ہوجائے۔

Nurul Hoda Official

دستخط حاضرین مجلس

اس کالم کے تحت مجلس نکاح میں چند مخصوص افراد ہی سے گواہی اور حاضری کی حیثیت کی بنا پر دستخط لی جاتی ہے تاکہ بوقت ضرورت مخصوص دونوں گواہوں کی عدم موجودگی (غیر موجودگی) میں ان مخصوص افراد (لوگوں) کی شہادت و گواہی سے ثبوت نکاح اور نکاح کے تعلق سے کسی بھی معاملہ کو درست کیا جاسکے۔

مذکورہ بالا نکاح نامے کے تمام کالم کو ان کی تفصیلات کی سرخیوں کے عین مطابق پر کیے جاتے ہیں

وکیل سے متعلق ایک غلطی اور اس کی اصلاح

عموماً نکاح ناموں میں قاضی کے کالم کے ساتھ ساتھ وکیل کا بھی ایک کالم الگ سے ہوتا ہے۔ یہ درست نہیں ہے کیوں کہ وکیل اس شخص کو کہتے ہیں جو دولہن سے اس کا نکاح دولہا سے کرانے کی اجازت لیتا ہے کہ میں تمہارا نکاح فلاں بن فلاں سے اتنے مہر پر کردوں؟ دولہن کہتی ہے، ہاں۔ میں نے آپ کو اجازت دی۔ لہٰذا ایسے شخص کو شریعت کی اصطلاح میں نکاح کا وکیل کہا جاتا ہے۔

مگر اس دور میں اور اس ملک میں علیحدہ (الگ سے) وکیل بنانے کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ خود نکاح خواں (یعنی نکاح پڑھانے والا) ہی وکیل اور قاضی دونوں حیثیت سے ہوتا ہے۔ لہٰذا قاضی کے کالم کے ہوتے ہوئے وکیل کا کالم فاضل اور لغو ہوتا ہے۔ صاحب بہار شریعت حضرت صدر الشریعہ امجد علی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"یہ جو تمام ہندستان میں عام طور پر رواج پڑا ہوا ہے کہ عورت سے ایک شخص اذن (اجازت) لے کر آتا ہے جسے وکیل کہتے ہیں وہ نکاح پڑھانے والے سے کہہ دیتا ہے میں فلاں کا وکیل ہوں، آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ نکاح پڑھا دیجیے۔ یہ طریقہ محض غلط ہے۔ وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ اس کام کے لیے دوسرے کو وکیل بنا دے، اگر ایسا کیا تو نکاح فضولی ہوا، اجازت پر موقوف ہے۔ اجازت سے پہلے مرد وعورت ہر ایک کو (نکاح) توڑ دینے کا اختیار

Nurul Hoda Official

حاصل ہے۔(بہار شریعت، حصہ:۷، ج:دوم، ص:۱۵، مکتبۃ المدینہ)

تنبیہ:

ہندستان کے اکثر علاقوں میں اور عموماً تمام نکاح ناموں میں یہ رواج بن گیا ہے کہ قاضی کے ہوتے ہوئے بھی کسی ایک شخص کو وکیل کا نام دے کر بحیثیت وکیل نام زد (مقرر) کرتے ہیں یعنی اسے صرف وکیل فرض (مان لیا) کرتے ہیں اور وکالت کے تمام فرائض کی انجام دہی سے بری اور برطرف رکھتے ہیں۔ حالاں کہ اس وکیل کی حقیقی حیثیت ایک گواہ کے مانند (طرح) ہوتی ہے۔ گویا دونوں گواہوں کی طرح وہ فرضی وکیل بھی تمام امور کا مشاہدہ (دیکھ کر) اور سماعت (سن کر) کر کے شاہد اور گواہ بن جاتا ہے۔ چنانچہ مخصوص دونوں گواہوں اور اس فرضی وکیل کے درمیان فرق بس اتنا ہوتا ہے کہ دونوں گواہوں کے نام بحیثیت گواہ لیے جاتے ہیں اور اس فرضی وکیل کا نام بحیثیت وکیل لیا جاتا ہے۔ باقی دولہن سے اجازت لینا اور دولہا سے نکاح قبول کرانا اور دوسرے تمام امور (کام) کو قاضی ہی انجام دلاتا ہے۔ لہٰذا اس طرح وکیل کا محض نام کا ہونا لایعنی (بے فائدہ) اور فضول ہے۔ ہونا یہ چاہیے کہ تمام نکاح ناموں میں قاضی اور وکیل کے کالموں میں سے مستقل وکیل کے کالم کو ختم کر کے فقط قاضی کے کالم کو برقرار رکھیں اور قاضی کے کالم کو یوں نام زد (مقرر) کریں۔ قاضی/وکیل یا وکیل بنام قاضی۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ نکاح نامہ کی ایک نئی تشکیل (نئی شکل) ہونی چاہیے جس میں نکاح کے تعلق سے تمام کالم اور ان کی تفصیلات ذیل میں دیے گئے ترتیب جدید (نئے طریقے) اور نئے نقشے کے مطابق ہوں۔ ذیل میں نکاح نامہ کا ایک صحیح نمونہ پیش کیا جاتا ہے، ملاحظہ کریں۔

Nurul Hoda Official

نکاح نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فَانْكِحُوْا مَاطَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ

”نکاح کرو، جوعورتیں تمھیں بھائیں۔ دو دو اور تین تین اور چار چار سے“

النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی

”نکاح میری سنت ہے۔ جس نے میری سنت کو چھوڑا وہ میرے طریقے پر نہیں“

سند نکاح مسنون

سلسلہ نمبر:　　ناکتخدا(۱)　مطلقہ:(۲)　بیوہ:(۳)

منجانب: قاضی محمد دلاور حسین مصباحی ابن محمد شمس الدین فیضی
مقام برجی، پوسٹ بھوانی پور، ضلع بھدوہی (یوپی)

عہدہ

مدرسِ عالیہ:- مدرسہ اشرفیہ سراج العلوم محلہ نوادہ خاص، پوسٹ املو، مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ
خطیب وامام:- عزیزی مسجد محلہ رضانگر، پوسٹ املو، مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ (یوپی)

بتاریخ.......... سنہ ء بمطابق.......... سنہ ھ بروز.......... بوقت..........

بمقام.......... پوسٹ.......... تھانہ.......... ضلع.......... صوبہ..........

مجلس نکاح کے مخصوص اراکین	اسمائے گرامی	عمر	ولدیت	قومیت (مذہب)	برادری	سکونت	دستخط/نشانِ انگوٹھا
دولہا							
ولی دولہا							
دلھن							
ولی دلھن							
گواہ اول							
گواہ دوم							
قاضی/وکیل							دستخط مع مہر

(۱)-کنوارہ/کنواری
(۲)-طلاق شدہ
(۳)-بیوہ، جس کا شوہر مر چکا ہو۔

Nurul Hoda Official

تفصیل مقرر مہر	ہندسوں یعنی عددوں میں	لفظوں میں یعنی عبارتوں میں مع	نان	نفقہ	سکنہ
☐ ☐ ☐ معجل، موجل، مطلق	٧٧٨٦	سات ہزار سات سو چھیاسی روپے سکۂ رائج الوقت مع	روٹی	خرچہ کپڑا	مکان
دستخط حاضرین مجلس					

نوٹ: (ا) جس قسم کا مہر ہو اس کے اوپر ہی صحیح کا نشان (✓) لگایا جائے۔

(۲) ولی کی ضرورت اس وقت ہے جب لڑکا لڑکی شرعاً نابالغ ہوں۔

چنانچہ قاضی کو چاہیے کہ مذکورہ بالا طریقے اور نقشے کے مطابق نکاح نامہ رجسٹر کا اہتمام پیشگی (پہلے سے) کرے، خواہ کسی اسلامی کتب خانہ سے خرید کر یا خود ہی اپنی جانب اور اپنے ہی نام کا چھپوا کر، یا سادے یا سفید یا رنگ برنگ عمدہ کاغذات اور چارٹ پیپروں پر خود ہی نکاح نامہ تیار کرلے۔

فائدہ: قاضی جب بھی کوئی نکاح پڑھائے تو نکاح نامہ سے تہ بتہ (ایک کے نیچے ایک) تین کاپیاں عمدہ کاربن کے ساتھ استعمال کرے اور سب سے اوپر والی کاپی پر نکاح کی تمام تفصیلات قلم پر ہلکا زور دے کر درج کرے تاکہ کاربن کی مدد سے نیچے کی دونوں کاپیوں پر اس کا عکس (سایہ) صاف صاف اتر جائے اور ایک ساتھ ایک ہی تحریر میں تین کاپیاں تیار ہوسکیں اور نکاح خوانی کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد ایک کاپی دولہا کو، دوسری کاپی دولہن کے گھر والوں کو بطور یادگار اور تیسری کاپی قاضی یادداشت اور رکارڈ میں محفوظ رکھنے کے لیے خود رکھ لے۔

(۲) پھر قاضی کا دوسرا اور اہم کام یہ ہے کہ مندرجہ ذیل طریقے پر دولہن سے ایجاب واجازت اور دولہا سے قبول نکاح کے مفصل اور مختصر طریقوں کے خاکے اور نمونے تیار کرلے اور ان خاکوں اور نمونوں میں بالترتیب قاضی، گواہ اول، گواہ دوم، دولہا یا دولہن اور مہر مقرر کے کالم متعین کرے اور ہر کالم کی تمام تفصیلات کے متعلق خوب تفتیش (چھان بین کھوج) وتحقیق کے بعد ہی مکمل توجہ کے ساتھ پُر کرے۔

Nurul Hoda Official

نمونہ

دولھن سے اجازت ووکالت حاصل کرنے کا مفصل طریقہ

اے.................. بنت..

میں بحیثیت.......

قاضی:- بنام.................. ابن.................. ہوں میرا مقام..........

پوسٹ.................. ضلع.................. صوبہ.................. ہے۔

میرے ساتھ نکاح کے دو مخصوص گواہ ہیں۔

گواہ اول: جناب.................. ابن.................. صاحب ہیں۔

ان کا مقام.......... پوسٹ.......... ضلع.......... صوبہ.......... ہے۔

گواہ دوم: جناب.................. ابن.................. صاحب ہیں۔

ان کا مقام.......... پوسٹ.......... ضلع.......... صوبہ.......... ہے۔

ان دو مذکورہ گواہوں کی گواہی اور تمام حاضرین مجلس کی حاضری میں مجھ قاضیِ نکاح بنام.................. کو آپ نے اجازت دیا کہ..

نوشہ (دولہا) جناب.................. ابن.................. صاحب

یعنی مقام.......... پوسٹ.......... ضلع.......... صوبہ.......... کے مقیم[1] کے ساتھ

مہر مقرر ۷۷۸۶ (سات ہزار سات سو چھیاسی روپے سکۂ رائج الوقت مع نان ونفقہ وسکنہ یعنی روٹی، کپڑا، خرچہ اور مکان کے عوض آپ کا نکاح کردوں؟ کیا آپ نے اجازت دیا؟

دولھن کہے، ہاں۔ میں نے آپ کو اجازت دیا۔

(۱)- قیام کرنے والا، رہنے والا باشندہ۔

Nurul Hoda Official

نمونہ

دولہن سے اجازت ووکالت حاصل کرنے کا مختصر طریقہ

اے............................ بنت..................................

میں بحیثیت.......

قاضی:- بنام.. ہوں۔

میرے ساتھ نکاح کے دو گواہ ہیں۔

گواہ اول: جناب.. صاحب ہیں۔

گواہ دوم: جناب.. صاحب ہیں۔

ان دو مذکورہ گواہوں کی گواہی اور تمام حاضرین مجلس کی حاضری میں مجھ قاضی............ کو آپ نے اجازت دیا کہ؟

نوشہ:- یعنی دولہا جناب.................... ابن.......................... صاحب کے ساتھ۔

مہر مقرر:- ۹۲/۷۸۶ روپے کے عوض میں آپ کا نکاح کردوں؟ کیا آپ نے اجازت دیا؟

دولہن کہے، ہاں۔ میں نے آپ کو اجازت دیا۔

نمونہ

دولہا سے نکاح قبول کرانے کا مفصل طریقہ

اے........................... ابن...

میں بحیثیت.......

قاضی:- بنام............ ابن.......... ہوں۔ میرا مقام.......... پوسٹ..........

ضلع.......... صوبہ.......... ہے۔

میرے ساتھ نکاح کے دو مخصوص گواہ ہیں۔

گواہ اول: جناب.........ابن.........صاحب ہیں ان کا مقام.........

پوسٹ.........ضلع.........صوبہ.........ہے۔

گواہ دوم: جناب.........ابن.........صاحب ہیں ان کا مقام.........

پوسٹ.........ضلع.........صوبہ.........ہے۔

ان دو مذکورہ گواہوں کی گواہی اور تمام حاضرین مجلس کی حاضری میں میں نے اپنی.........

مؤکلہ (۱):- محترمہ.........بنت.........صاحبہ

یعنی مقام/محلہ.........پوسٹ.........ضلع.........

صوبہ.........کی مقیمہ (۲) کو۔

مہر مقرر:- ۷۷۸۶ سات ہزار سات سو چھیاسی روپے مع نان ونفقہ وسکنہ یعنی روٹی، کپڑا، خرچ اور مکان کے عوض آپ کے نکاح میں دیا، کیا آپ نے قبول کیا؟

دولہا کہے، ہاں۔ میں نے قبول کیا۔

نمونہ

دولہا سے نکاح قبول کرانے کا مختصر طریقہ

اے فلاں.........ابن فلاں.........

میں بحیثیت.........

قاضی بنام.........ہوں۔

میرے ساتھ نکاح کے دو گواہ ہیں۔

گواہ اول:- جناب.........صاحب ہیں۔

گواہ دوم:- جناب.........صاحب ہیں۔

ان دو مذکورہ گواہوں کی گواہی اور تمام حاضرین مجلس کی حاضری میں میں نے اپنی

---

(۱)- مؤکلہ: وہ عورت جو وکیل مقرر کرے یعنی دولھن جس نے اجازت دیا ہے۔

(۲)- مقیمہ: قیام کرنے والی، رہنے والی باشندہ

Nurul Hoda Official

مؤکلہ محترمہ............بنت............صاحبہ کو
مہر مقرر ۷۷۸۶/۹۲ روپے کے عوض (بدلے) آپ کے نکاح میں دیا، کیا آپ نے قبول کیا؟

(دولہا کہے، ہاں۔ میں نے قبول کیا۔)

فائدہ: قاضی مجلس نکاح کے مخصوص اراکین وافراد کے لیے ان کی شخصیت اور رتبے کا لحاظ کرتے ہوئے نام سے پہلے جناب، عالی جناب اور آں جناب، اگر اہل علم (علم والے) سے ہوں تو حضرت مولانا، حضرت حافظ وقاری اور نام کے بعد صاحب، قبلہ وغیرہ الفاظ کا استعمال کرے اور خواتین کے لیے نام سے پہلے محترمہ اور نام کے بعد صاحبہ وغیرہ الفاظ کا استعمال کرے۔ مثلاً جناب، عالی جناب، آں جناب اکرام الحق صاحب یا حضرت مولانا محمد اسلام صاحب یا جناب حافظ وقاری انعام الحق صاحب یا محترمہ شہناز بانو صاحبہ............اگر مجلس نکاح کے مخصوص اراکین وافراد اور دولہا عمر میں جو چھوٹے ہوں تو قاضی چھوٹوں کے نام سے پہلے عزیزم اور نام کے بعد سلمہٗ اور دولہن اور دیگر خواتین کے لیے نام سے پہلے عزیزہ اور نام کے بعد سلمہا وغیرہ الفاظ کا استعمال کرے۔ مثلاً عزیزم محمد فدا حسین سلمہٗ یا عزیزہ روینہ پروین سلمہا۔

ہدایت: قاضی کو چاہیے کہ اطمینان وفرصت کے وقت کسی عمدہ کاپی یا مخصوص ڈائری پر حصول اجازت دولہن وقبول نکاح دولہا کے مفصل ومختصر طریقوں کے نمونے تحریر کرلے، اس کے بعد جب بھی نکاح پڑھانے کی حاجت پڑے تو تمام کالموں کی ساری تفصیلات پنسل سے پُر کرے تاکہ اس کے بعد جب دوبارہ نکاح پڑھانے کی ضرورت پڑے تو تمام کالموں کی پرانی تفصیلات ربر سے مٹا کر نئی تفصیلات لکھی جاسکے، ورنہ ازسرنو (نئے سرے سے) ایجاب وقبول کے نمونے اور خاکے تیار کرنے کی حاجت پڑے گی۔

بہر حال، ایجاب وقبول کے دونوں طریقوں کو قاضی پُر کرنے کے بعد خوب ذہن نشین کر کے زبان زد (یاد) کرلے تب نکاح پڑھائے یا نکاح پڑھاتے وقت یعنی دولہن سے اجازت ووکالت حاصل کرتے وقت اور دولہا سے قبولِ نکاح کے وقت ان طریقوں کو سامنے رکھ کر بولے تاکہ زبان میں سلاست اور روانی برقرار رہے اور اجازت وقبول میں سے کسی بھی کالم کی

Nurul Hoda Official

تفصیلات کے کسی بھی حصے کے چھوٹ جانے کا خدشہ اور اندیشہ نہ رہے۔

(۳) "پھر قاضی کا تیسرا اہم کام یہ ہے کہ دولہا، دولہن کے مخصوص سر پرستوں اور ذمہ داروں سے ملاقات کر کے نکاح کے لیے سنی صحیح العقیدہ، باشرع، پابندِ صوم وصلوٰۃ دو معتبر مسلمان گواہوں کا انتخاب کرے۔ خواہ دونوں گواہ دولہا کی جانب سے ہوں یا دولہن کی طرف سے۔ یہ بات ضروری نہیں کہ دونوں گواہ ایک ہی جانب سے ہوں، مگر بہتر ہے کہ ایک گواہ دولہا کی جانب سے ہو، اور ایک گواہ دولہن کی طرف سے ہو، پھر منتخب (چنے ہوئے) گواہوں کے بارے میں قاضی خوب چھان بین اور تفتیش (چھان بین) وتحقیق کر لے کہ کہیں کوئی گواہ ایسا بدعقیدہ کہ جس کی بدعقیدگی حد کفر تک پہنچی ہے، اگر ایسا ہے تو گواہی صحیح نہیں اور نکاح منعقد نہیں جب کہ اور دیگر افراد گواہ نہ ہوں اگر دیگر افراد ہوں اگر چہ ان کا نام درج نہ ہو تو نکاح بہر حال ہو جائے گا۔ یا فاسق معلن (اعلانیہ گناہ کرنے والا) تو نہیں۔

اور فاسق معلن ہونے کی صورت میں نکاح تو منعقد ہو جائے گا، "مگر عاقدین (دولھا دولھن) میں سے اگر کوئی (نکاح کا) انکار کر بیٹھے تو ان کی شہادت سے نکاح ثابت نہ ہوگا۔"

(قانون شریعت، ج: دوم، ص: ۱۷)

یعنی نکاح منعقد ہونے کے لیے تو فاسق کی گواہی کافی ہے لیکن انکار کی شکل میں اس کی گواہی سے نکاح ثابت نہ ہوگا۔ اس سلسلے میں عام طور سے غفلت برتی جاتی ہے جیسا بھی فاسق ہو، لوگ گواہ بنا دیتے ہیں، اور عام نکاح خواں اس سلسلے میں کچھ بولتے نہیں، جب کہ اس کی طرف توجہ دلانی ضروری ہے۔

(۴) پھر قاضی کا چوتھا اہم کام یہ ہے کہ نکاح پڑھانے سے پہلے دولہا اور دولہن کے متعلق خوب تفتیش (کھوج) وتحقیق کر لے کہ کہیں ان میں سے کوئی ایک بدعقیدہ تو نہیں، جس کی بدعقیدگی حد کفر تک پہنچی ہوئی ہے ورنہ نکاح ہی نہ ہوگا اور اگر بے تحقیق نکاح پڑھا دیا، پھر معلوم ہوا کہ کوئی ایک بدعقیدہ ہے تو نکاح نہ ہونے کا قاضی اعلان کرے، ورنہ وبال وگناہ قاضی کے بھی سر ہوگا۔

(۵) پھر قاضی کا پانچواں کام یہ ہے کہ جانبین (یعنی دونوں طرف) سے طے شدہ

Nurul Hoda Official

اور دولھا کی حیثیت کے موافق اور شریعت کے اصول (قانون) کے مطابق مہر نکاح متعین کر کے رقم تحریر کرلے۔

نوٹ: مہر کی کم سے کم مقدار کی تحقیق اور نکاح کے گواہوں کے نصاب (مقدار) اور ان کے اوصاف کا بیان صفحہ نمبر ۴۷ رپر تفصیل کے ساتھ مذکور ہے۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

(۶) قاضی مذکورہ تمام امور سے فارغ ہونے کے بعد ولی دولہن یا مخصوص سرپرستوں اور مقرر گواہوں کو ساتھ لے اور اجازت و وکالت حاصل کرنے کے لیے دولہن کے پاس جائے۔

صاحب قانون شریعت مفتی شمس الدین جونپوری فرماتے ہیں:

مسئلہ: عورت سے اذن (یعنی اجازت) لیتے وقت گواہوں کی ضرورت نہیں۔ یعنی اگر اس وقت گواہ نہ بھی ہوں، لیکن نکاح پڑھاتے وقت ہوں تو نکاح ہوگیا، البتہ اذن (اجازت) کے لیے گواہوں کی یوں ضرورت ہے کہ اگر اس نے انکار کردیا اور یہ کہا کہ میں نے اذن نہیں دیا تھا، تو اب گواہوں سے اس کا اذن لینا ثابت کیا جائے گا۔

(قانون شریعت، حصہ: دوم، ص: ۱۷)

اس لیے اجازت کے وقت بھی گواہوں کو سامنے رکھے۔

وکیل کسے کہتے ہیں؟

وکیل اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو دولہن سے اس کا نکاح دولھا سے کرنے کی اجازت لیتا ہے کہ میں تمہارا نکاح فلاں ابن فلاں سے اتنے مہر پر کردوں؟ دولہن کہتی ہے، ہاں۔ میں نے آپ کو اجازت دی۔

لہٰذا ایسے شخص کو شریعت کی اصطلاح میں وکیل کہتے ہیں، مگر اس دور میں اور اس ملک میں وکیل بنانے کی ضرورت نہیں، بلکہ خود نکاح خواں (یعنی نکاح پڑھانے والا) ہی وکیل اور قاضی دونوں حیثیت سے ہوتا ہے۔

صاحب بہار شریعت حضور صدر الشریعہ مفتی امجد علی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

یہ جو تمام ہندستان میں عام طور پر رواج پڑا ہوا ہے کہ عورت سے ایک شخص اذن

Nurul Hoda Official

(اجازت) لے کر آتا ہے جسے وکیل کہتے ہیں، وہ نکاح پڑھانے والے سے کہہ دیتا ہے میں فلاں کا وکیل ہوں۔ آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ نکاح پڑھا دیجیے، یہ طریقہ محض غلط ہے۔ وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ اس کام کے لیے (جس کا وہ وکیل ہے) دوسرے کو وکیل بنادے، اگر ایسا کیا تو نکاح فضولی ہوا۔ اجازت پر موقوف ہے اجازت سے پہلے مرد وعورت ہر ایک کو توڑ دینے کا اختیار حاصل ہے، بلکہ یوں چاہیے کہ جو (نکاح) پڑھائے وہ عورت یا اس کے ولی کا وکیل بنے۔ خواہ یہ خود اس کے پاس جا کر وکالت حاصل کرے (یعنی وکیل بنام قاضی دولہن سے یوں کہے، اے فلانہ بنت فلاں آپ نے مجھے اجازت دیا، یا وکیل بنایا کہ آپ کا نکاح فلاں ابن فلاں سے اتنے مہر پر کردوں؟

دولہن کہے، (ہاں: میں نے آپ کو اجازت دیا۔)

یا دوسرا اس کی وکالت کے لیے اذن لائے کہ فلاں ابن فلاں ابن فلاں کو تو نے وکیل کیا کہ وہ تیرا نکاح فلاں بن فلاں بن فلاں سے (اتنے مہر پر) کردے؟ عورت کہے، ہاں۔

(بہار شریعت، حصہ: ۷، ج: دوم، بیان شرائط النکاح، ص: ۱۵، مکتبۃ المدینہ)

لہٰذا اس دور اور اس ملک میں الگ سے وکیل بنانے کی (کچھ) ضرورت نہیں، بلکہ خود نکاح خواں (نکاح پڑھانے والا) وکیل اور قاضی دونوں ہوتا ہے۔

تنبیہ:-

ہندوستان کے اکثر علاقوں میں اور تمام نکاح ناموں میں یہ اصول اور رواج بن گیا ہے کہ قاضی کے ساتھ کسی ایک شخص کو وکیل کا نام دے کر بحیثیت وکیل نام زد (مقرر) کرتے ہیں۔ یعنی اسے صرف وکیل فرض (مان لینا) کرتے ہیں اور وکالت کے فرائض کی انجام دہی سے بَری اور برطرف (کنارہ) رکھتے ہیں، جب کہ اس وکیل کی حقیقی حیثیت ایک گواہ کے مانند ہوتی ہے، اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ گویا گواہوں کی طرح وہ فرضی وکیل بھی تمام امور کا مشاہدہ اور سماعت (سن کر) کر کے شاہد اور گواہ بنتا ہے۔ چنانچہ مخصوص دونوں گواہوں اور اس فرضی وکیل کے درمیان فرق بس اتنا ہوتا ہے کہ دونوں گواہوں کے نام بحیثیت گواہ لیے جاتے ہیں اور اس فرضی وکیل کا نام بحیثیت وکیل لیا جاتا ہے۔ باقی وکالت واجازت اور قبول نکاح کے

تمام فرائض وغیرہ امور کو قاضی (نکاح پڑھانے والا) ہی انجام دلاتا ہے۔ لہٰذا اس طرح وکیل کا محض نام کا ہونا لایعنی (بے فائدہ) اور فضول ہے۔

مسئلہ (۱): جب کوئی شخص دوسرے کے مکان پر جائے تو پہلے اندر آنے کی اجازت حاصل کرے، پھر جب اندر جائے تو پہلے سلام کرے۔ اس کے بعد بات چیت شروع کرے۔ (بہارِ شریعت، حصہ:۱۶، ص:۴۵۲، مکتبۃ المدینہ)

مسئلہ (۲): آنے کے وقت بھی سلام کرے اور جاتے وقت بھی۔
(ردالمختار، بہارِ شریعت، حصہ:۱۶، ص:۴۵۳، مکتبۃ المدینہ)

(کچھ لوگ جاتے وقت خدا حافظ کہتے ہیں یہ خلافِ سنت ہے۔ مصنف)

مسئلہ (۳): ایک شخص مجلس میں آیا اور اس نے سلام کیا۔ اہل مجلس پر جواب دینا واجب ہے۔ (خانیہ، عالمگیری، بہارِ شریعت، حصہ:۱۶، ص:۴۶۰، مکتبۃ المدینہ)
(لیکن ایک کا جواب بھی کافی ہے۔ مصنف)

مسئلہ (۴): اہل مجلس پر سلام کیا، ان میں سے کسی نابالغ، عاقل نے جواب دے دیا تو یہ جواب کافی ہے، اور بڑھیا نے جواب دیا یہ جواب بھی ہو گیا۔ جوان عورت یا مجنون یا ناسمجھ بچہ نے جواب دیا یہ ناکافی ہے۔ (درمختار، بہارِ شریعت، حصہ:۱۶، ص:۴۶۱، مکتبۃ المدینہ)

اور مستحب ہے کہ قاضی دولھن کو قبلہ رخ ہونے کا حکم دے، پھر قاضی دولھن کے سامنے بیٹھے اور دونوں گواہ قاضی سے قریب دائیں، بائیں بیٹھ جائیں تا کہ دولھن کے بارے میں دونوں گواہوں کو معلوم ہو جائے کہ یہی دولھن ہے اور دولھن سے اجازت و وکالت بغور سن سکیں۔

صاحب قانون شریعت قاضی شمس الدین فرماتے ہیں:

مسئلہ: یہ امر بھی ضروری ہے کہ منکوحہ (دولھن) گواہوں کو معلوم ہو جائے۔ یعنی یہ کہ فلانہ عورت سے نکاح ہوتا ہے۔ اس کے دو طریقے ہیں۔

ایک یہ کہ اگر عورت مجلس عقد میں موجود ہے تو اس کی طرف نکاح پڑھانے والا اشارہ کر کے کہے کہ میں نے اس کو تیرے نکاح میں دیا، اگرچہ عورت کے منہ پر نقاب پڑا ہو، بس اشارہ کافی ہے۔

Nurul Hoda Official

دوسری صورت معلوم کرنے کی یہ ہے کہ عورت اوراس کے باپ اور دادا کے نام لیے جائیں کہ فلانہ بنت فلاں اوراگر صرف عورت ہی کے نام لینے سے گواہوں کومعلوم ہوجائے کہ فلانی عورت سے نکاح ہواتو باپ دادا کے نام لینے کی ضرورت نہیں، لیکن احتیاطاً لینا چاہیے۔
(بہار شریعت حصہ ۷، قانون شریعت، حصہ دوم، ص:۷۱، ۷۲)

مسئلہ: عورت سے اجازت لیں تو اسے مرد کا نام اوراس کے باپ دادا کا نام بتادیں تاکہ عورت جان لے کہ فلاں کے ساتھ اس کا نکاح ہورہا ہے۔ (قانون شریعت، حصہ:۲، ص:۷۲)

تنبیہ:-

عام طور سے یہ دیکھا جاتا ہے کہ دولہن کے پاس عورتوں اور لڑکیوں کی بہت بھیڑ ہوتی ہے جس کے سبب دولہن سے اجازت ووکالت لینے میں قاضی کو دقت ودشواری ہوتی ہے۔ لہٰذا قاضی عورتوں اور لڑکیوں کو دولہن کے پاس سے ہٹ جانے کا حکم دے اور جگہ بنا کر دولہن کے قریب جا کر اجازت ووکالت حاصل کرے تاکہ دولہن کی اجازت ووکالت خود قاضی اور دونوں گواہ بغور سن سکیں۔

صاحب بہار شریعت صدر الشریعہ مفتی امجد علی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

مسئلہ: گواہ آزاد، عاقل، بالغ ہوں اور سب نے ایک ساتھ نکاح کے الفاظ سنے ہوں۔ (بہارِ شریعت، ج:۷، ص:۱۱، المکتبۃ المدینہ)

مسئلہ: ایک گواہ نے سنا، دوسرے نے نہیں، پھر لفظ کا اعادہ کیا، اب دوسرے نے سنا پہلے نے نہیں، تو نکاح نہ ہوا جب تک دونوں گواہ ایک ساتھ عاقدین (دولھا دولھن) سے نہ سنیں۔ (بہار شریعت، حصہ:۷، ص:۱۲، مکتبۃ المدینہ)

اس لیے دولھن کے قریب جا کر قاضی اجازت ووکالت حاصل کرے تاکہ گواہی ناقص نہ رہ جائے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ تمام عورتوں اور دولھن کے درمیان پردہ کر دیا جائے تاکہ بے پردگی نہ ہو، اور دولھن کو پردے کے پاس بیٹھایا جائے پھر اس کا نام مع ولایت لے کر اجازت لی جائے، اور وہ اتنی آواز میں اجازت دے کہ "گواہان سن لیں، تو یہ بھی صحیح ہے بلکہ

Nurul Hoda Official

بہتر ہے۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عورت (دولھن) کو دروازے کے پاس بیٹھایا جائے اور کواڑ کی اوٹ سے اجازت لی جائے اس طرح بے پردگی بھی نہ ہوگی اور دولھن بھی سامنے آجائے گی۔

حاضرین مجلس کو قاضی کی نصیحت

پھر قاضی حاضرین اہل مجلس کی جانب متوجہ ہوکر یوں کہے:

معزز و محترم حاضرین مجلس!

بفضل خدا و بطفیل محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم آج موجودہ مقام/محلہ رضا نگر عرف بلوا، مبارک پور میں جناب قمرالدین خان کے مکان پر ثنا پروین بنت قمرالدین کے عقدِ سعید (مبارک نکاح) اور نکاحِ مسنون (سنت نکاح) کے پُر بہار موقع پر آپ تمامی حضرات کی حاضری اور شرکت (شامل ہونا) باعث مسرت (خوشی کا ذریعہ) اور قابل مبارکباد ہے۔

آپ تمامی حضرات سے پُرخلوص گذارش ہے کہ مکمل خاموشی اور سکون قائم رکھیں اور اس نکاح مسنون کا مشاہدہ (دیکھ) اور سماعت (سن) کرکے اس نیک کام کے شاہد و گواہ بنیں۔

تاریخ، دن اور وقت کی یاددہانی

پھر قاضی تاریخ، دن اور وقت کی یوں یاددہانی کرائے۔

حضرات! آج موجودہ سال کے کلینڈر کے حساب سے شمسی یعنی انگریزی تاریخ ۴/جون ۲۰۱۳ء ہے اور چاند کے اعتبار سے اسلامی تاریخ ۱۴/رجب المرجب ۱۴۳۱ھ دن جمعہ ہے اور اس وقت دو پہر کے دو بجے ہیں۔ پھر قاضی دولہن کو نصیحت کرے۔

دولہن کو قاضی کی نصیحت

نوٹ:- ذیل میں دولہن کو قاضی کی نصیحت مفصل و مختصر دونوں طریقے کی درج ہے۔ موقع و محل کا لحاظ کرتے ہوئے مناسب طریقہ اختیار کریں۔ قاضی دولہن سے مخاطب ہوکر یوں کہے:

Nurul Hoda Official

اے ثناپروین بنت قمرالدین خان مبارک پوری!

آج کی تاریخ دن اور یہ وقت آپ کے لیے اور آپ کے گھر والوں کے لیے قابل یادگار ہے کیوں کہ مدتوں (سالوں) سے جس پیاری گھڑی کا شدت (سختی) سے انتظار تھا آج اس انتظار کی گھڑی ختم ہوئی اور امیدوں، آرزوں کا پُر بہار اور خوشگوار (پسندیدہ) موقع دیکھنے کو نصیب ہوا۔

آج ہی کی تاریخ اور اس دن سے آپ کی ایک پُر بہار اور خوشگوار نئی زندگی کی شروعات ہو رہی ہے۔ درحقیقت ہر انسان کی اصل زندگی شادی کے بعد ازدواجی (نکاحی) زندگی ہوتی ہے۔ اس لیے آپ کی اس زندگی کی شروعات اور ابتدا اپنے خالق حقیقی خدائے پاک کی بارگاہ میں اپنی عاجزی اور انکساری ظاہر کرتے ہوئے نام الٰہی اور حمد الٰہی، سچی توبہ واستغفار، دعاومناجات سے ہونی چاہیے۔

حدیث شریف میں:

كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَمْ يُبْدَأْ بِبِسْمِ اللهِ فَهُوَ اَقْطَعُ۔

یعنی ہر وہ امر ذیشان (بڑا کام) جس کو "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" سے شروع نہ کیا جائے وہ نامکمل ہے۔

اور تحمید کی حدیث:

"كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَمْ يُبْدَءْ بِحَمْدِ اللهِ فَهُوَ اَقْطَعُ"۔
یعنی ہر وہ امر ذیشان (بڑا کام) جو الحمد للہ سے شروع نہ کیا جائے وہ نامکمل ہے۔

اور توبہ کی حدیث: "اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ"۔ (مسلم)

یعنی جو شخص گناہ سے توبہ کرے وہ اس شخص کی مثل ہے جس کا کوئی گناہ نہ ہو۔ اس لیے سب سے پہلے آپ اس نئی زندگی کی ابتدا اسم الٰہی، حمد الٰہی اور سچی توبہ سے ایمان تازہ کر کے کریں۔

دولہن کو قاضی کی مختصر نصیحت

اے ثناپروین بنت قمرالدیں خان!

Nurul Hoda Official

آج کی تاریخ آپ کے لیے قابل یادگار ہے کیوں کہ مدتوں سے جس گھڑی کا انتظار تھا آج اس انتظار کی گھڑی ختم ہوئی اور آرزوؤں کا پُر بہار موقع دیکھنے کو نصیب ہوا۔

آج ہی کی تاریخ سے آپ کی ایک نئی زندگی کی شروعات ہو رہی ہے۔اس لیے اس نئی زندگی کی ابتدا نام خدا اور حمد الٰہی،توبہ واستغفار سے ہونی چاہیے۔

نوٹ: توبہ واستغفار اور ایمان تازہ کرنے کی فضیلت اور اہمیت،ص: ۱۶۴ر پر تفصیل سے مذکور ہے،وہاں ضرور ملاحظہ کریں۔

پھر قاضی دولھن سے مندرجہ ذیل طریقوں پر گناہ صغیرہ اور کبیرہ (چھوٹے اور بڑے گناہ) سے توبہ واستغفار کرائے اور اسلامی کلمے پڑھائے۔

(۱) دولہن سے توبہ واستغفار کرانے کا طریقہ

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم۔

يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ

اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ لیتی ہوں۔جانے انجانے کسی چیز کو تیرے ساتھ شریک کرنے سے اور توبہ کی میں نے ہر قسم کے چھوٹے بڑے گناہوں سے۔اور میں عہد کرتی ہوں کہ مذکورہ تمام گناہوں سے بچنے کی اور اللہ و رسول کے تمام اسلامی احکام کی بجا آوری کی کوشش کرتی رہوں گی،اور نیک کاموں بالخصوص فرائض وواجبات کی پابندی کرتی رہوں گی۔خصوصاً شوہر کی فرمابرداری کرتی رہوں گی۔اور میں کہتی ہوں اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے پیارے بندے اور پیارے رسول ہیں۔

(۲) کلمۂ استغفار (پانچواں کلمہ)

أَسْتَغْفِرُ	اللّٰهَ	رَبِّيْ	مِنْ	كُلِّ	ذَنْبٍ	أَذْنَبْتُهٗ

Nurul Hoda Official

(میں) مغفرت چاہتی ہوں اللہ سے کہ میرے پروردگار ہے تمام گناہوں سے

عَمَداً اَوْخَطَاً سِرّاً اَوْعَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ

جو مجھ سے جان بوجھ یا خطا سے ہوئے ہیں، پوشیدگی میں یا ظاہر میں ۔ اور توبہ کی میں

الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ

نے اس گناہ سے جو میں جانتی ہوں اور اس گناہ سے جو میں نہیں جانتی ہوں ۔ بے شک

اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ

توغیب کا جاننے والا ہے اور عیبوں کو چھپانے والا ہے۔ اور گناہوں کو بخشنے والا ہے، اور نہیں کوئی

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

طاقت وقوت مگر اللہ بلند وبرتر (سب سے بڑے) کی توفیق سے۔"

اب توبہ واستغفار کے بعد قاضی اسلامی کلمے پڑھائے۔

اول کلمہ طیب

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں"۔

دوسرا کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

"میں گواہی دیتا ہوں کہ خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا

ہوں محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں"۔

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا

Nurul Hoda Official

بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔
"خدائے تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اور خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ طاقت وقوت دینے والا صرف خدائے بزرگ و برتر ہے"۔

چوتھا کلمہ توحید

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَداً اَبَداً ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔
"اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی ساجھی نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہت ہے، اسی کی تعریف ہے۔ وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ وہ زندہ ہے کبھی نہ مرے گا۔ وہ جلال و بزرگی والا ہے، اسی کے دست قدرت میں ہر قسم کی بھلائی ہے اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے"۔

ایمان مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ كَمَا ھُوَ بِاَسْمَائِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْكَامِہٖ اِقْرَارٌم بِالِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌم بِالْقَلْبِ۔
"ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں (خوبیوں) کے ساتھ ہے۔ اور میں نے اس کے سب حکموں کو قبول کیا اور مجھے زبان سے اقرار ہے اور دل سے سچ جانتا ہوں"۔

ایمان مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِكَتِہٖ وَ كُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

Nurul Hoda Official

"ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر، اور اس کی کتابوں پر، اور اس کے رسولوں
پر، قیامت کے دن پر، اس پر کہ تقدیر کی اچھائی اور برائی اللہ کی طرف سے ہے۔ اور اس
بات پر کہ ایمان لایا کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے"۔

اسلامی کلمے پڑھانے کے بعد درج ذیل طریقے پر قاضی دولھن سے اجازت و وکالت حاصل کرے۔

دولہن سے اجازت و وکالت حاصل کرنے کا مفصل طریقہ

پھر قاضی دولہن سے مخاطب ہو کر یوں کہے۔

اے ثنا پروین بنت قمر الدین (مبارک پوری)

میں بحیثیت **قاضی** محمد دلاور حسین مصباحی ابن محمد شمس الدین فیضی ہوں۔ میرا مقام برجی خرد پوسٹ، بھوانی پور، ضلع بھدوہی، صوبہ یوپی ہے۔ میرے ساتھ نکاح کے دو مخصوص گواہ ہیں۔

گواہ اول: جناب مولانا سراج احمد صاحب شمسی ابن عبد الستار ہیں۔ ان کا مقام برجی خرد، پوسٹ بھوانی پور، ضلع بھدوہی، صوبہ یوپی ہے۔

گواہ دوم: جناب مولانا محمد اسلام صاحب مصباحی ابن برکت علی ہیں۔ ان کا مقام برجی کلاں، پوسٹ بھوانی پور، ضلع بھدوہی، صوبہ یوپی ہے۔

ان دو مذکورہ گواہوں کی گواہی اور تمام حاضرین اہل مجلس کی حاضری میں مجھ قاضی نکاح محمد دلاور حسین مصباحی کو آپ نے اجازت دی کہ:

نوشہ یعنی دولھا جناب عبد الرحیم ابن عبد الکریم صاحب مقام/محلہ رضا نگر، پوسٹ املو مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ، صوبہ یوپی کے مقیم (باشندہ) کے ساتھ

مہر مقرر ۷۷۸۶ (سات ہزار سات سو چھیاسی روپے) سکۂ رائج الوقت مع (ساتھ) نان ونفقہ وسکنہ (یعنی روٹی، کپڑا، خرچ اور مکان) کے عوض (بدلے) میں آپ کا نکاح کر دوں؟ کیا آپ نے اجازت دی؟

Nurul Hoda Official

دولہن کہے، ہاں: میں نے آپ کو اجازت دیا۔

نوٹ: بہتر ہوگا کہ قاضی مذکورہ بالا مفصل طریقہ پر دولہن سے دوبارہ اجازت حاصل کرے اور تیسری بار آگے مذکورہ مختصر طریقہ کو اختیار کرے تا کہ "دولہن" اور تمام حاضرین اہل مجلس کو اراکین (ممبر) مجلس نکاح کے تمام مخصوص افراد یعنی قاضی نکاح، نکاح کے مخصوص دونوں گواہوں اور بالخصوص "دولہا" کے اسما مع ولدیت وسکونت اور مہر مقرر کی معین رقم کے متعلق مکمل علم ہو جائے اور تمام حاضرین بالخصوص نکاح کے دونوں گواہ دولہن سے اذنِ نکاح اور توکیلِ نکاح بخوبی سماعت کر کے مطمئن ہو جائیں۔

دولہن سے اجازت ووکالت حاصل کرنے کا مختصر طریقہ

اے ثناپروین بنت قمرالدین!

میں بحیثیت **قاضی** محمد دلاور حسین مصباحی ہوں۔ میرے ساتھ نکاح کے دو مخصوص گواہ ہیں۔

گواہ اول: جناب مولانا سراج احمد صاحب شمسی ہیں۔

گواہ دوم: جناب مولانا محمد ابسلام صاحب مصباحی ہیں۔

ان دو مذکورہ گواہوں کی گواہی اور تمام حاضرین مجلس کی حاضری میں مجھ قاضی نکاح محمد دلاور حسین مصباحی کو آپ نے اجازت دی کہ:

نوشہ جناب عبدالرحیم ابن عبدالکریم صاحب کے ساتھ۔

مہر مقرر ۷۷۸۶/ روپے مع نان ونفقہ وسکنہ کے عوض میں آپ کا نکاح کر دوں؟

کیا آپ نے اجازت دیا؟

(دولہن یوں کہے، ہاں: میں نے آپ کو اجازت دی۔)

نوٹ: قاضی کے پاس اگر نکاح نامہ موجود ہو تو دولہن سے دولہن کے کالم میں دستخط کرائے یا نشان انگوٹھا لے۔

صاحب بہار شریعت حضور صدر الشریعہ مفتی امجد علی علیہ الرحمہ دولھن سے اجازت

Nurul Hoda Official

کے تحت فرماتے ہیں:

مسئلہ: (۱) عورت بالغہ (جوان عورت) عاقلہ (ہوشیار عورت) کا نکاح بغیر اس کی اجازت کے کوئی نہیں کرسکتا، نہ اس کا باپ نہ بادشاہ اسلام۔ کوآری ہو یا ثیّب (جو کوآری نہ ہو) یوں ہی مرد بالغ، آزاد اور .... کا عقد نکاح بلا ان کی مرضی کے کوئی نہیں کرسکتا۔

(عالمگیری، درمختار، بہارشریعت، حصہ:۷، ص:۴۷، مکتبۃ المدینہ)

مسئلہ: (۲) ولی (سرپرست) نے عورت بالغہ کا نکاح اس کے سامنے کردیا اور اسے اس کا علم بھی ہوا اور سکوت (خاموشی) کیا تو یہ رضا (مرضی) ہے۔

(درمختار، بہارشریعت، ح:۷، ص:۵۰، مکتبۃ المدینہ)

مسئلہ: (۳): یہ احکام (یعنی عورت کا اذن (اجازت) کے وقت خاموش رہنا) جو مذکور ہوئے، ولیِ اقرب کے ہیں، اگر ولی بعید یا اجنبی (غیر) نے نکاح کا اذن طلب کیا تو سکوت اذن نہیں بلکہ اگر عورت کوآری ہے تو صراحۃً (کھلم کھلا) اذن کے الفاظ کہے یا کوئی ایسا فعل کرے جو قول کے حکم میں ہو۔ مثلاً مہر یا نفقہ (خرچہ) طلب کرنا خوشی سے ہنسنا خلوت (تنہائی) پر راضی ہونا، مہر یا نفقہ قبول کرنا۔ (درمختار، بہارشریعت، ح:۷، ص:۵۰، مکتبۃ المدینہ)

مسئلہ: (۴) عورت سے اجازت لیں تو اس میں بھی زوج (شوہر) اور اس کے باپ دادا کے نام ذکر کردیں کہ جہالت باقی نہ رہے۔ (بہارشریعت، ح:۷، ص:۷۱، مکتبۃ المدینہ)

مسئلہ: (۵) اذن لینے میں یہ بھی ضروری ہے کہ جس سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اس کا نام اس طرح لیا جائے جس کو وہ عورت جان سکے، اگر یوں کہا کہ ایک مرد سے تیرا نکاح کردوں، یا یوں کہ فلاں قوم کے ایک شخص سے نکاح کردوں؟ تو یوں اذن نہیں ہوسکتا۔

(بہارشریعت، ح:۷، ص:۴۹، مکتبۃ المدینہ)

فائدہ: بِکر (کوآری) وہ عورت ہے جس سے نکاح کے ساتھ وطی (صحبت) نہ کی گئی ہو۔ لہٰذا اگر زینہ (سیڑھی) پر چڑھنے یا اترنے یا کودنے یا حیض یا زخم یا بلا نکاح زیادہ عمر ہو جانے یا زنا کی وجہ سے بکارت (کنوارپن) زائل (دور) ہوگئی جب بھی وہ کوآری ہی کہلائے گی، مگر جب چند بار اس نے زنا کیا کہ لوگوں کو اس کا حال معلوم ہوگیا یا اس پر حدِ زنا قائم کی گئی

Nurul Hoda Official

اگرچہ ایک ہی بار واقع ہوا ہو تو اب وہ عورت بکر (یعنی کوآری) نہیں قرار دی جائے گی۔اور جو عورت کوآری نہ ہو اس کو "ثیِّب" کہتے ہیں۔(درمختار، بہار شریعت، ح:۷،ص:۵۰،مکتبۃ المدینہ)

بہر حال دولہن سے حصول اجازت کے بعد قاضی ولی اور گواہوں کو ساتھ لے کر چلے۔ دولھا کے پاس مجلس نکاح میں آئے۔وہاں پہنچتے ہی تمام حاضرین مجلس کو بلند آواز سے سلام کرے اور انھیں وقار وسکون سے بیٹھنے کی ہدایت کرے اور مستحب ہے کہ قاضی دولہا کو قبلہ رخ ہونے کا حکم دے۔ پھر قاضی دولہا کے روبرو ہو جائے اور دونوں گواہ قاضی سے قریب دائیں، بائیں ہو کر بیٹھ جائین تا کہ دولھا سے قبولیت نکاح بغور سن سکیں۔بعدہٗ قاضی کھڑے ہو کر حاضرین مجلس سے مخاطب ہو کر انھیں ایک بار پھر وقار وسکون سے بیٹھنے کی ہدایت کرے۔اور مناسب موقع اور بہترین گھڑی کا لحاظ کرتے ہوئے اور لوگوں کے مزاج اور رجحان کا جائزہ لیتے ہوئے حاضرین اہل مجلس کے روبرو نکاح کے تعلق سے ایک مختصر اور جامع وعظ کہے۔اس وعظ میں نکاح کی فضیلت واہمیت اور اس کی ضرورت کو آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں اجاگر کرے اور صحابۂ کرام وائمۂ عظام کے اقوال زریں سے خوب مزین کرے اور سلف صالحین کے واقعات سے اور بھی زیادہ واضح کرے اور نکاح کے متعلق مسائل شرعیہ سے بھی آگاہ کرے۔

نوٹ: مذکورہ عنوان اور اس کے خاکے کے اعتبار سے نکاح کے موضوع پر ایک عمدہ تقریر اس کتاب کے آخر میں صفحہ ۲۷۹ر پر مفصل طور پر مذکور ہے وہاں ملاحظہ کریں۔

پھر قاضی وعظ وتقریر سے فراغت کے بعد نوشہ (دولھا) کے نکاح مسنون کے مسعود موقع پر بوقت نکاح مجلس نکاح میں جملہ حاضرین مجلس کی شرکت پر انھیں مبارک باد پیش کرے اور انھیں خطبۂ نکاح کی سماعت کے تعلق سے مسائل شرعیہ اور دولھا سے قبول نکاح کو بغور سننے کی نصیحت بھی کرے۔

حاضرین مجلس کو قاضی کی ہدایت اور نصیحت

قاضی کھڑے ہو کر یوں ہدایت کرے:

Nurul Hoda Official

معزز حاضرین مجلس! بفضل رب العلیٰ، بطفیل محمد مصطفی ﷺ، بوسیلۂ دعاے والدین، آج موجودہ مقام مبارک پور کی سرزمین محلہ رضا نگر میں نوشہ عبدالرحیم ابن عبدالکریم مبارک پوری کے عقدِ سعید اور نکاحِ مسنون کے پُر بہار موقع پر آپ تمامی حضرات کی حاضری اور شرکت باعث مسرت اور قابل مبارک باد ہے۔ آپ تمامی حضرات سے پُرخلوص گذارش ہے کہ مکمل خاموشی اور سکون برقرار رکھیں اور اس عقد سعید اور نکاح مسنون کا مشاہدہ ومعائنہ اور سماعت کر کے اس کارِ خیر (نیک کام) کے گواہ بنیں۔ پھر قاضی یوں نصیحت بھی کرے:

معزز حضرات! خطبۂ نکاح کا حکم خطبۂ جمعہ کی مانند (طرح) ہے یعنی جس طرح خطبۂ جمعہ مکمل خاموشی اور اطمینان کے ساتھ سننا واجب (ضروری) ہے اسی طرح خطبۂ نکاح بھی مکمل خاموشی اور اطمینان کے ساتھ سننا واجب ہے۔

صاحب قانون شریعت قاضی شمس الدین جونپوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

مسئلہ: خطبۂ جمعہ کے علاوہ اور خطبوں کا سننا بھی واجب ہے جیسے عیدین ونکاح وغیرہ کا خطبہ۔ (درمختار، بہار شریعت، بحوالہ قانون شریعت، حصہ اول، ص:۱۶۷)

مسئلہ: جو چیزیں نماز میں حرام ہیں جیسے کھانا، پینا، سلام وجوابِ سلام وغیرہ، یہ سب خطبہ کی حالت میں بھی حرام ہیں۔ یہاں تک کہ امر بالمعروف (نیکی کا حکم دینا) ہاں خطیب امر بالمعروف کر سکتا ہے۔ خطیب (یعنی خطبہ پڑھنے والا) جب خطبہ پڑھے تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے۔ جو لوگ امام سے دور ہوں کہ خطبہ کی آواز ان تک نہیں پہنچتی انھیں بھی چپ رہنا واجب ہے، اگر کسی کو بری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارہ سے منع کر سکتے ہیں، زبان سے ناجائز ہے۔ (درمختار و بہار شریعت، قانون شریعت، حصہ اول، ص:۱۶۶)

پھر قاضی بحالت قیام ہی حاضرین کی جانب رخ کر کے بلند آواز سے خطبۂ نکاح پڑھے۔

مسئلہ: نکاح سے پہلے خطبۂ (نکاح) پڑھنا (مستحب یعنی بہتر ہے۔)

(قانون شریعت، حصہ دوم، ص:۶۸)

خطبہ کے بعد قاضی بیٹھ جائے اور سب سے پہلے تاریخ اور دن کی یاد دہانی کرائے۔

Nurul Hoda Official

تاریخ، دن اور وقت کی یاددہانی

پھر قاضی تاریخ، دن اور وقت کی یوں یاددہانی کرائے:

معزز حضرات! آج موجودہ سال کے کلینڈر کے حساب سے شمسی یعنی انگریزی تاریخ ۴؍جون ۲۰۱۳ء ہے اور چاند کے اعتبار سے اسلامی تاریخ ۱۴؍رجب المرجب ۱۴۳۱ھ دن جمعہ ہے اور اس وقت دوپہر کے دو بجے ہیں۔ (یا جو وقت اور تاریخ ہو اس کا نام لے)

پھر قاضی دولہا کو نصیحت کرے۔

دولہا کو قاضی کی نصیحت

نوٹ: ذیل میں "دولھا کو قاضی کی نصیحت" مفصل ومختصر دونوں طریقے درج ہیں۔ موقع ومحل (جگہ) کا لحاظ کرتے ہوئے مناسب طریقہ اختیار کریں۔ قاضی دولھا سے مخاطب ہوکر یوں کہے:

اے عبدالرحیم ابن عبدالکریم (مبارک پوری)! آج کی تاریخ اور یہ دن آپ کے اور آپ کے گھر والوں کے لیے قابل یادگار ہے۔ کیوں کہ صدیوں اور مدتوں سے جس بے چینی اور بے قراری سے جس پیاری گھڑی کا شدت (سختی) سے انتظار تھا، آج اس انتظار کی وہ گھڑی ختم ہوئی اور امیدوں اور آرزؤں کا پُر بہار اور خوش گوار (پسندیدہ) موقع دیکھنے کو نصیب ہوا۔ آج ہی کی تاریخ اور اس دن سے آپ کی ایک پُر بہار اور خوش گوار نئی زندگی کی شروعات ہو رہی ہے کہ در حقیقت ہر انسان کی اصل زندگی شادی کے بعد ازدواجی (نکاحی) زندگی ہوتی ہے۔ اس لیے آپ کی اس نئی زندگی کی شروعات اور ابتدا اپنے مالک حقیقی خدائے پاک کی بارگاہ میں اپنی عاجزی اور انکساری ظاہر کرتے ہوئے نام الٰہی اور حمد الٰہی، سچی توبہ واستغفار، دعا ومناجات سے ہونی چاہیے۔

حدیث شریف میں ہے:

"كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَمْ يُبْدَأْ بِبِسْمِ اللهِ فَهُوَ اَقْطَعُ"

Nurul Hoda Official

یعنی ہر وہ امر ذیشان (شان والا) جس کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع نہ کیا جائے وہ نامکمل (ادھورا) ہے۔

حدیث تحمید (یعنی حمد والی) یوں ہے:

"کُلُّ اَمْرٍ ذِی بَالٍ لَمْ یُبْدَأْ بِحَمْدِ اللّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ"۔

یعنی ہر وہ امر ذیشان (شان والا) جس کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع نہ کیا جائے وہ نامکمل (ادھورا) ہے۔

توبہ کی حدیث یوں ہے:

"اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ"۔

یعنی جو شخص گناہ سے توبہ کرے وہ اس کے مثل (طرح) ہے جس کا گناہ نہ ہو۔ (مسلم شریف)

اس لیے سب سے پہلے آپ اس نئی زندگی کی ابتدا نام الٰہی اور حمد الٰہی، سچی توبہ واستغفار اور ایمان تازہ کرکے کریں۔

دولھا کو قاضی کی مختصر نصیحت

اے عبدالرحیم ابن عبدالکریم (مبارک پوری)!

آج کی تاریخ آپ کے لیے یادگار ہے کیوں کہ صدیوں سے جس پیاری گھڑی کا انتظار تھا آج اس انتظار کی گھڑی ختم ہوئی اور آرزوؤں کا پُر بہار موقع دیکھنے کو نصیب ہوا۔

آج ہی کی تاریخ سے آپ کی ایک نئی زندگی کی شروعات ہو رہی ہے۔ اس لیے اس نئی زندگی کی ابتدا نام خدا اور حمد الٰہی، توبہ استغفار سے ہونی چاہیے۔ پھر قاضی دولھا سے حسب ذیل طریقے پر گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے توبہ واستغفار کرائے۔

دولھا سے توبہ واستغفار کرانے کا طریقہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ لیتا ہوں جانے انجانے کسی چیز کو تیرے ساتھ شریک

Nurul Hoda Official

کرنے سے اور بیزار (ناخوش) ہوا کفر سے، شرک سے اور تمام بد مذہبوں اور کافروں کے کفری عقیدوں اور کاموں سے۔ اور توبہ کی میں نے ہر قسم کے چھوٹے بڑے گناہوں سے۔ میں ایمان لایا اللہ و رسول اور اہل سنت و جماعت کے تمام اسلامی عقیدوں پر اور میں عہد (قول و قرار) کرتا ہوں مذکورہ تمام گناہوں سے بچنے کا اور یہ کہ اللہ و رسول کے تمام حکموں کی بجا آوری (انجام دہی) کی کوشش کرتا رہوں گا اور چھوٹے بڑے تمام نیک کاموں کی بجا آوری کی کوشش کرتا رہوں گا۔ اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے پیارے بندے اور رسول ہیں۔

کلمۂ استغفار

نوٹ: قاضی ذیل میں دیے گئے کلمۂ استغفار پڑھائے یا فقط اس کا ترجمہ یا دونوں پڑھائے۔ موقع و محل کا لحاظ کرتے ہوئے مناسب طریقہ اختیار کرے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ
"میں مغفرت چاہتا ہوں اللہ سے کہ میرا پروردگار ہے تمام گناہوں سے جو مجھ سے جان بوجھ
اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ
کر یا خطا سے ہوئے ہیں۔ پوشیدگی (تنہائی) میں یا ظاہر میں۔ توبہ کی میں نے ان گناہوں
الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
سے جو میں جانتا ہوں اور ان گناہوں سے جو میں نہیں جانتا ہوں۔ بے شک تو غیب کا جاننے
الْعَظِيْمِ۔
والا ہے، عیبوں کا چھپانے والا ہے اور گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ اور نہیں ہے کوئی طاقت
وقوت مگر اللہ بلند و برتر کی توفیق سے"۔

پھر قاضی ٹھہر ٹھہر کر اور صاف لفظوں میں دولھا کو اسلامی کلمے پڑھائے۔ علمائے متاخرین نے اسے مستحب (بہتر) کہا ہے۔ (اس استحباب کو فتاوی فقیہ ملت اور فتاوی برکاتیہ

Nurul Hoda Official

میں صفحہ ۱۱۸ ر پر دلائل کی روشنی میں بالتفصیل مطالعہ کریں)۔ اور اس کتاب میں مخصوص متفرق مسائل کے بیان ص: ۱۳۹ ر پر دیکھیے۔

نوٹ: اسلامی کلمے مع ترجمہ پچھلے صفحات پر تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں۔ وہاں سے دیکھ لیں۔ بعض نکاح خواں اسلامی کلمے کے ساتھ ان کے ترجمے بھی پڑھاتے ہیں اس میں کچھ حرج نہیں، بلکہ بہت بہتر ہے۔

دولہا سے نکاح قبول کرانے کا مفصل طریقہ

پھر قاضی درج ذیل طریقے پر دولھا سے نکاح قبول کرائے۔

اے عبدالرحیم ابن عبدالکریم (مبارک پوری)!

میں بحیثیت **قاضی** محمد دلاور حسین مصباحی ابن محمد شمس الدین فیضی ہیں۔

میرا مقام برجی خرد، پوسٹ بھوانی پور، ضلع بھدوہی، صوبہ یوپی ہے۔

میرے ساتھ نکاح کے دو مخصوص گواہ ہیں۔

گواہ اول: جناب مولانا سراج احمد صاحب شمسی ابن عبدالستار ہیں۔ ان کا مقام برجی خرد، پوسٹ بھوانی پور، ضلع بھدوہی، صوبہ یوپی ہے۔

گواہ دوم: جناب مولانا محمد اسلام صاحب مصباحی ابن برکت علی ہیں۔ ان کا مقام برجی کلاں، پوسٹ بھوانی پور، ضلع بھدوہی، صوبہ یوپی ہے۔

ان دو مذکورہ گواہوں کی گواہی اور تمام حاضرینِ مجلس کی حاضری میں میں نے اپنی **مؤکلہ** (۱) محترمہ ثنا پروین صاحبہ بنت قمر الدین مقام/ محلہ رضا نگر، پوسٹ املو مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ صوبہ یوپی کی مقیمہ (۲) کو۔

مہر مقرر ۷۷۸۶ (سات ہزار سات سو چھیاسی روپے) سکۂ رائج الوقت (۳) مع نان ونفقہ وسکنہ یعنی روٹی، کپڑا، خرچ اور مکان کے عوض (بدلے) آپ کے نکاح میں دیا۔ کیا

---

(۱)۔ مؤکلہ: وہ عورت جو وکیل مقرر کرے یعنی دولھن جس نے اجازت دیا ہے۔

(۲)۔ باشندہ، رہنے والی۔

(۳)۔ وہ سکہ جو ملک میں چل رہا ہو۔

Nurul Hoda Official

آپ نے قبول کیا؟

دولھا کہے، ہاں: میں نے قبول کیا۔

نوٹ: بہتر ہوگا کہ قاضی مذکورہ بالا قبولِ نکاح کے مفصل طریقہ پر دولہا سے نکاح دوبارہ قبول کرائے اور تیسری بار ذیل میں مذکور قبولِ نکاح کا مختصر طریقہ اختیار کرے تا کہ دولہا اور تمام حاضرینِ اہلِ مجلس کو اراکینِ مجلسِ نکاح کے تمام مخصوص افراد یعنی قاضیِ نکاح اور نکاح کے مخصوص دونوں گواہ اور بالخصوص دولہن کے اسما مع ولدیت وسکونت اور مہر مقرر کے معین رقم کے متعلق مکمل علم ہوجائے اور تمام حاضرین اہل مجلس بالخصوص نکاح کے دونوں گواہ دولھا سے قبول نکاح بخوبی سماعت کرلیں اور مطمئن ہوجائیں۔

دولہا سے نکاح قبول کرانے کا مختصر طریقہ

قاضی یوں کہے:

اے عبد الرحیم ابن عبد الکریم!

میں بحیثیت **قاضی** محمد دلاور حسین مصباحی ہوں۔ میرے ساتھ نکاح کے دو گواہ ہیں۔

گواہ اول: جناب مولانا سراج احمد صاحب شمسی ہیں۔

گواہ دوم: جناب مولانا محمد اسلام صاحب مصباحی ہیں۔

ان دو مذکورہ گواہوں کی گواہی اور تمام حاضرینِ اہلِ مجلس کی حاضری میں میں نے اپنی **مؤکلہ** محترمہ ثنا پروین صاحبہ بنت قمر الدین کو۔

مہر مقرر ۸۶۷۷ روپے سکۂ رائج الوقت (۲) مع نان ونفقہ وسکنہ کے عوض آپ کے نکاح میں دیا، کیا آپ نے قبول کیا؟

دولھا یوں کہے: ہاں، میں نے قبول کیا۔

نوٹ: اپنے سے بڑے مردوں کے لیے جناب فلاں صاحب اور خود سے چھوٹے مردوں کے لیے عزیزم فلاں سلمہ جیسے القاب استعمال کیے جاتے ہیں۔ اور اپنے سے بڑی

(۱)-وہ سکہ جو ملک میں چل رہا ہو۔

Nurul Hoda Official

خواتین (عورتوں) کے لیے محترمہ فلانیہ صاحبہ اور خود سے چھوٹی عورتوں کے لیے عزیزہ فلانیہ سلمہا جیسے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔

صاحب بہار شریعت حضور صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی صاحب قبول نکاح کے تحت فرماتے ہیں:

مسئلہ: ایجاب وقبول یعنی مثلاً ایک کہے میں نے اپنے کو تیری زوجیت (نکاح) میں دیا، دوسرا کہے میں نے قبول کیا، یہ نکاح کے رکن ہیں۔ پہلے جو کہے وہ ایجاب ہے اور اس کے جواب میں دوسرے کے الفاظ کو قبول کہتے ہیں۔ یہ کچھ ضروری نہیں کہ عورت کی طرف سے ایجاب ہو اور مرد کی طرف سے قبول، بلکہ اس کا الٹا بھی ہوسکتا ہے۔

(درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت، حصہ:۷، ص:۷، مکتبۃ المدینہ)

مسئلہ: ایجاب وقبول میں ماضی کا لفظ ہونا ضروری ہے۔ مثلاً یوں کہے کہ میں نے اپنا یا اپنی لڑکی یا اپنی مؤکلہ کا تجھ سے نکاح کیا یا ان کو تیرے نکاح میں دیا۔ وہ کہے میں نے اپنے لیے یا اپنے بیٹے یا موکل (وہ مرد جو وکیل مقرر کرے) کے لیے قبول کیا یا ایک طرف سے امر کا صیغہ ہو، دوسری طرف سے ماضی کا۔ مثلاً یوں کہے تو مجھ سے اپنا نکاح کردے یا تو میری عورت ہوجا۔ اس نے کہا میں نے قبول کیا، یا زوجیت میں دیا ہوجائے گا۔ یا ایک طرف سے حال کا صیغہ ہو، دوسری طرف سے ماضی کا۔ مثلاً کہے تو مجھ سے اپنا نکاح کرتی ہے؟ اس نے کہا کیا، تو ہوگیا۔ یا یوں کہ میں تجھ سے نکاح کرتا ہوں، اس نے کہا میں نے قبول کیا تو ہوجائے گا۔ ان دونوں صورتوں میں پہلے شخص کو اس کی ضرورت نہیں کہ کہے میں نے قبول کیا اور اگر کہا تو نے اپنی لڑکی کا مجھ سے نکاح کردیا؟ اس نے کہا کردیا، یا کہا ہاں تو جب تک پہلا شخص یہ نہ کہے کہ میں نے قبول کیا نکاح نہ ہوگا۔ اور ان لفظوں سے کہ نکاح کروں گا یا قبول کروں گا نکاح نہیں ہوسکتا۔ (درمختار وعالمگیری وغیرہ، بہار شریعت، ح:۷، ص:۷)

پھر قاضی اخیر میں دولہا اور دولہن کے درمیان الفت ومحبت کی اور ان کے گھرانوں میں میل جول، بھائی چارگی اور تمام حاضرین مجلس پر رحمتوں اور برکتوں کے نزول کی دعا کرے۔

نوٹ: درج ذیل میں نکاح کے بعد کی چند دعائیں عربی، اردو میں مفصل اور مختصر

Nurul Hoda Official

دونوں طرز پر مذکور ہیں۔ قاضی موقع ومحل اور عوام الناس کا لحاظ کرتے ہوئے مفصل یا مختصر دعاؤں میں سے مناسب دعا کا انتخاب کرے یا مفصل دعاؤں کو قاضی خود سے مختصر کرلے۔

نکاح کے بعد کی دعائیں مفصل اور مختصر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَآلِهٖ ﷺ صَلَاةً وَّسَلَامٌ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ۔

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ الْعَرُوْسِ اَیْ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَابِدَةٍ كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا آدَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامِ وَحَوَّا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا۔

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا اِدْرِيْسَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامِ وَبَرُوْخَامَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا۔

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامِ وَهَاجَرَه وَسَارَهْ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا۔

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا اِسْمَاعِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامِ وَسَيِّدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا۔

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا يَعْقُوْبَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامِ وَرَحِيْلَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا۔

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا يُوْسُفَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامِ وَزُلَيْخَا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا۔

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا مُوْسٰی عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامِ وَصَفُوْرَاء رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا۔

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه وَآمِنَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا۔

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ

Nurul Hoda Official

صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى وَعَايِشَة الصديقة رَضِىَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَسَائِرِ اُمَّهَاتِ الْمُومِنِيْنَ رَضِىَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُنَّ۔

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا اَبُو بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللهُ تَعَالٰى عَنْه وَاُمِّ رُمَّانَ رَضِىَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا۔

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا عُمَرَ فَارُوْقِ اَعْظَمَ رَضِىَ اللهُ تَعَالٰى عَنْه وَاُمِّ كُلْثُوْمِ رَضِىَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا۔

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا عُثْمَانَ غَنِى رَضِىَ اللهُ تَعَالٰى عَنْه وَرُقَيَّةَ وَاُمِّ كُلْثُوْمَ رَضِىَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا۔

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَهُمَا كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ سَيِّدِنَا عَلِيٍّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ الْكَرِيْمَ وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ رَضِىَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

اِنَّ اللهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً۔ صَلَى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَآلِهٖ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صَلَاةً وَّسَلَامٌ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ۔ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

نکاح کے بعد کی دعا (مترجم)

صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَآلِهٖ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صَلَاةً وَّسَلَامٌ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

"اللہ (عزوجل) نبی امی اوران کی آل پر درود نازل فرمائے اور اللہ ان پر درود وسلام نازل فرمائے اور درود وسلام نازل ہو آپ پر یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"۔

Nurul Hoda Official

اے اللہ! دولہا اور دولہن یعنی عبداللہ اور عابدہ کے درمیان ایسی الفت ومحبت پیدا فرما جیسی الفت ومحبت حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت حوّا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درمیان پیدا فرمائی۔

اے اللہ! اِن کے درمیان ایسی الفت ومحبت پیدا فرما جیسی الفت ومحبت حضرت سیدنا ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت بروخام رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درمیان پیدا فرمائی۔

اے اللہ! اِن کے درمیان ایسی الفت ومحبت پیدا فرما جیسی الفت ومحبت حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت ہاجرہ وسارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان پیدا فرمائی۔

اے اللہ! اِن کے درمیان ایسی الفت ومحبت پیدا فرما جیسی الفت ومحبت حضرت سیدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درمیا پیدا فرمائی۔

اے اللہ! اِن کے درمیان ایسی الفت محبت پیدا فرما جیسی الفت ومحبت حضرت سیدنا یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت راحیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درمیان پیدا فرمائی۔

اے اللہ! اِن کے درمیان ایسی الفت ومحبت پیدا فرما جیسی الفت ومحبت حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰہ والسلام اور حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درمیان پیدا فرمائی۔

اے اللہ! اِن کے درمیان ایسی الفت ومحبت پیدا فرما جیسی الفت ومحبت حضرت سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت صفوراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درمیان پیدا فرمائی۔

اے اللہ! اِن کے درمیان ایسی الفت ومحبت پیدا فرما جیسی الفت ومحبت حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درمیان پیدا فرمائی۔

اے اللہ! اِن کے درمیان ایسی الفت ومحبت پیدا فرما جیسی الفت ومحبت ہمارے سردار، ہمارے آقا حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ و عائشہ صدیقہ اور تمام امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے درمیان پیدا فرمائی۔

اے اللہ! اِن کے درمیان ایسی الفت ومحبت پیدا فرما جیسی الفت ومحبت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت اُم رُمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درمیان پیدا فرمائی۔

اے اللہ! اِن کے درمیان ایسی الفت ومحبت پیدا فرما جیسی الفت ومحبت حضرت سیدنا

Nurul Hoda Official

عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درمیان پیدا فرمائی۔

اے اللہ! اِن کے درمیان ایسی الفت ومحبت پیدا فرما جیسی الفت ومحبت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ام کلثوم ورقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان پیدا فرمائی۔

اے اللہ! اِن کے درمیان ایسی الفت ومحبت پیدا فرما جیسی الفت ومحبت حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہ الکریم اور حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درمیان پیدا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

"اے اللہ! ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب جہنم سے بچا"۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً۔

"بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں، اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود پڑھو اور خوب سلام بھیجو۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ عزوجل نبی امی پر اور ان کی آل پر اور ان کے تمام اصحاب پر درود نازل فرمائے، اور درود وسلام نازل ہو آپ پر یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

صَلَاةً وَسَلَامٌ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ۔ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

پاکی ہے تمہارے رب کو، عزت والے رب کو ان کی باتوں سے سلام ہے پیغمبروں پر اور سب خوبیاں (تعریفیں) اللہ کو جو سارے جہان کا رب ہے۔ یہ بات حق ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

Nurul Hoda Official

نکاح کے بعد کی دعا مختصر (اردو)

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ

آج تیرے بندے نوشہ عبداللہ ہمراہ (ساتھ) عابدہ نے قرآن کریم میں موجود تیرے فرمان (فَانْكِحُوْا) "نکاح کرو" پر عمل کیا اور تیرے پیارے حبیب حضور نبی کریم ﷺ کی بہت ہی محبوب سنت کو ادا کیا۔

يَا مُجِيْبَ الدَّعْوَات! تو اپنے فضل وکرم سے اور اپنے پیارے حبیب حضور نبی کریم ﷺ کے صدقہ وطفیل اس عقدِ نکاح کو اپنی بارگاہ بے نیاز میں شرف قبولیت سے سرفراز فرما۔

يَا مُنْزِلَ الْبَرَكَات! اس عقد ونکاح کے سبب زوجین پر اپنی خصوصی رحمتوں اور برکتوں کا نزول فرما اور اِن دونوں کے درمیان خیر کثیر (خوب بھلائی) جمع فرما اور انھیں بحسن وخوبی اکٹھا فرما اور ان کی ملاقات خوب بابرکت بنا۔

يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْن! یہاں پر موجود تمام حاضرین اہل مجلس پر بکثرت رحم وکرم اور فضل فرما اور اپنی خصوصی بخششوں اور نوازشوں سے سرفراز فرما اور جن جن حضرات نے اس عقد ونکاح کے انعقاد میں حصہ لیا انھیں بھی اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نواز۔

يَا قَوِيُّ يَا عَزِيْزُ! حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے عقد اول کے وسیلے سے اور حضور نبی کریم ﷺ کی پیاری سنت نکاح کے صدقے وطفیل زوجین کے اس عقد ونکاح کو خوب مبارک اور مسعود فرما۔

يَا وَدُّ يَا وَدُوْدُ! اس عقد ونکاح کی بدولت زوجین کے درمیان حضرت آدم وحوا، ابراہیم وہاجرہ وسارہ، یوسف وزلیخا، موسیٰ وصفوراء، عبداللہ وآمنہ خصوصاً حضور سرور کائنات ﷺ اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور حضرعائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مانند وشل بے

انتہا لاڈو پیار، الفت ومحبت پیدا فرما۔

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ وَالْاَبْصَار! اس عقد ونکاح کے ذریعہ زوجین کے دل ودماغ اور نگاہوں کو برائیوں سے پھیر کر اچھائیوں کی طرف کر دے اور انھیں بدنگاہی، بے حیائی اور بدکاری کے کاموں سے محفوظ ومامون فرما۔

یَا مُؤلِفَ الْقُلُوبِ وَالْاَذْهَان! اس عقد ونکاح کے وسیلے سے زوجین اور ان کے گھر والوں میں الفت ومحبت، میل جول، بھائی چارگی اور سچی محبت پیدا فرما۔ اور زوجین کے گھرانوں اور کنبوں (خاندان بال بچے) کے ہر ہر فرد کے رشتوں میں استواری اور پائیداری (مضبوطی) پیدا فرما۔

یَا وَلِیُّ یَاوَ کِیْل! اس عقد ونکاح کے واسطے سے زوجین کی اس نئی زندگی کا ہر ہر لمحہ خوش حال، فراخ دست اور خوش گوار بنا، اور ان کی خانہ آبادی (گھر کے بسنے) کو بہتر سے بہتر بنا۔

یَا رٰزِقُ یَا رَزَّاق! اس عقد ونکاح کے باعث زوجین کے رزق وروزی کے حسن انتظام سے نواز۔ ان کے لیے رزق کے تمام مسدود (بند) دروازوں کو کھول دے اور انھیں بے حد وحساب رزق حلال عطا فرما۔

یَا مُبْدِئُ یَا مُصَوِّر! اس عقد ونکاح کے وجود مسعود کے سبب زوجین کے صلب (پیٹھ کی ہڈیوں) ورحم (بچہ دانی) سے طیّب اور پاکیزہ نسل کا سلسلہ جاری فرما اور ان کی تمناؤں اور کوششوں کو مدت قلیلہ (کم وقت) میں عملی جامہ پہنا دے اور ہنسی کھیلتی، جیتی جاگتی جنّتی پھولوں کے مثل اور چمکتے موتیوں کے مانند کثیر بچے، صالح اور نیکوکار اولاد عطا فرما، اور انھیں باعمل عالم، حافظ وقاری اور خادم دین بنا۔

یَا حَفِیْظُ یَا سَلَام! زوجین اور ہم سب کو شرک وکفر سے محفوظ ومامون فرما اور ہم سب کو ان کے راستے پر چلا جن پر تو نے انعام واکرام کیا۔ اور شیطانی خطوات گمراہوں اور بہکے ہوؤں کے ان راستوں سے بچا جن پر تو نے قہر وغضب اور عذاب عتاب فرمایا۔ اور تو اپنے فضل وکرم اور اپنے پیارے حبیب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقۂ طفیل تا حیات با ایمان سلامت رکھ اور

Nurul Hoda Official

دنیا سے رخصت ہوتے وقت خاتمہ بالخیر نصیب فرما۔

یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَات! ہم نے مذکورہ جو دعائیں تجھ سے مانگی اور جو دعائیں نہ مانگی تو اپنے فضل و کرم سے مانگی اور بے مانگی تمام دعاؤں کو قبول فرما کر دین و دنیا کی تمام نعمتوں سے نواز۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔
اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَاۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ. وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. بِحَقِّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

نکاح کے بعد کی مفصل دعا (اردو)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَاۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ
"میں اللہ کی پناہ میں آیا شیطان رجیم سے۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اللہ کے نام شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا۔
اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ
"اے اللہ! ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے
مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

Nurul Hoda Official

اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے۔ ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے۔

بے شک تو سب کچھ کرسکتا ہے۔

یَا خَالِقَ الْخَلَائِقِ

"اے ساری مخلوق کے پیدا فرمانے والے

یَا رَبَّ الْاَرْبَابِ

اے تمام جماعتوں کے رب

یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

اے تمام جہان کے مالک۔"

یَا مَنْ اِذَا اَرَادَ اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْن۔

"اے وہ ذات جب تو کسی چیز کو وجود میں لانے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے کہتا ہے ہوجا، تو وہ ہوجاتی ہے۔

اے خالق دوجہاں! اے مالک انس (انسان) وجاں (جن)! اے لفظ "کن" سے ساری کائنات بنانے والے، اے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت حوّا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مٹی سے بنانے والے اور ابن آدم یعنی انسانوں کو خون کے پھٹک سے پیدا فرمانے والے اور روئے زمین پر افرادِ انسانی یعنی مَردوزن (مردوعورت) کو پھیلانے والے اور ان کے لیے رشتۂ نکاح کا قانون بنانے والے! آج تیرے اِس بندے (عبداللہ ابن عبدالکریم) نے تیرے حکم فانکحو "نکاح کرو" کی بجا آوری کرتے ہوئے اور تیرے پیارے حبیب اور پیارے رسول حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری سنت نکاح کی پیروی کرتے ہوئے ان کے پیارے قول "اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ" پر عمل پیرا ہوا، اور نکاح مسنون ادا کرکے دائرۂ نکاح میں آیا، رشتۂ نکاح سے منسلک ہوگیا اور عفت و پارسائی کے مضبوط قلعے عقد و نکاح میں محصور (گھرا ہوا) ہوگیا۔

یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَات! "اے دعاؤں کے قبول فرمانے والے"! تو اپنے فضل و کرم

Nurul Hoda Official

سے اور اپنے پیارے حبیب حضور نبی کریم ﷺ کے صدقے وطفیل اس عقد و نکاح کو اپنی بارگاہِ بے نیاز میں شرفِ قبولیت سے سرفراز فرما۔

یَا مُنْزِلَ الْبَرَكَاتِ "اے برکتوں کے اتارنے والے!

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْن "اے جملہ رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والے"! یہاں پر موجود تمام حاضرین اہلِ مجلس پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کا نزول فرما، خصوصاً زوجین یعنی دولہا دولہن پر خصوصی فضل وکرم فرما اور بے شمار انوار وبرکات کا نزول فرما، اور جن جن حضرات نے اس عقد و نکاح کے انعقاد میں جس طرح بھی حصہ لیا اور شریک ہوا ان تمام حضرات کو بے حد وحساب فضل واحسان سے نواز۔ اور ان تمام حضرات کو اپنی خاص رحمتوں کے سائے تلے جگہ عطا فرما۔

یَا قَوِیُّ یَا عَزِیْزُ "اے طاقت والے، اے غلبۂ وقدرت والے"! تمام انسانوں کے باپ ابوالبشر حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام انسانوں کی ماں ام البشر حضرت حوّا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے عقد سعید اور مبارک نکاح کے وسیلے اور حضور نبی کریم ﷺ کی پیاری سنت نکاح کے صدقے وطفیل دولہا اور دولہن کے اس جوڑے کے عقدِ سعید اور مبارک نکاح کو بابرکت، خوش بخت اور خوب پائیدار (مضبوط) بنا، اور اس عقد و نکاح کے سبب ان کی خانہ آبادی (گھر کے بسنے) کو بہتر سے بہتر بنا اور ان کی عمروں کو نیکیوں کے ساتھ دراز (لمبا) فرما۔

یَا وَدُّ یَاوَدُوْد "اے بہت محبت پیدا فرمانے والے"! زوجین (دولہا دولہن) کے درمیان حضرت سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت حوّا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مانند محبت پیدا فرما۔ اور ان کے درمیان حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت ہاجرہ اور سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مثل الفت ومحبت پیدا فرما۔ اور ان کے درمیان حضرت سیدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرح چاہت پیدا فرما۔ اور ان کے درمیان حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت راحیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جیسا رفاقت پیدا فرما۔ اور ان کے درمیان حضرت سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت زلیخا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہو بہو عشق پیدا فرما۔ اور ان کے درمیان حضرت سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت صفوریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرح پیار پیدا فرما۔ اور ان کے درمیان حضرت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ

Nurul Hoda Official

عنہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مانند الفت ومحبت پیدا فرما۔ اور ان کے درمیان ہمارے سردار ہمارے آقا اور ہمارے نبی حضور سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مثل الفت ومحبت پیدا فرما۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ ازواج مطہرات کے مانند بے انتہا لاڈ پیار اور الفت ومحبت پیدا فرما۔

یا الٰہی! تجھ سے میری یہی التجا ہے کہ انھیں ایک دوسرے پر ایسا فریفتہ اور دیوانہ کر دے کہ الفت ومحبت اور پیار کی آخری حد تک ایک دوسرے کو چاہیں اور بے حد وحساب اور بے شمار ایک دوسرے سے پیار کریں اور اپنی جان سے بھی زیادہ ایک دوسرے کو عزیز رکھیں ۔اور یا الٰہی دونوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت اس طرح بسا دے کہ دونوں اپنے حق میں یہی محسوس کریں کہ ہم دو جسم اور ایک جان ہیں، اور دو بدن ایک دل وجان ہیں۔

اے مولا! دولہا دولہن میں سے ہر ایک کو تن، من، دھن سے فدا اور قربان ہو جانے کا جذبہ عطا فرما۔ اے مولا! ان دونوں کو تا زندگی اس عقد ونکاح کو بحسن وخوبی نبھانے کی توفیق عطا فرما۔ اور دونوں میں سے ہر ایک کو دوسرے کے تمام حقوق کی ادائیگی کی، اور ہر ایک کو درد وتکلیف اور دقت اٹھا کر دوسرے کو خوش رکھنے کا حوصلہ عطا فرما۔ اور زندگی کے ہر موڑ یعنی خوشی وغم، امیری ہو یا غریبی، فراخ دستی ہو، یا تنگ دستی ہر ہر مرحلہ میں مکمل ساتھ

نبھانے کی توفیق عطا فرما اور تا حیات ایک دوسرے کو خوش رکھنے کی توفیق عطا فرما۔

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَار "اے دلوں اور نگاہوں کے پھیرنے والے"!

اے رحمٰن! تمام انسانوں کے دل تیرے دست قدرت کے دو انگلیوں کے درمیان ہے جب چاہے اور جدھر چاہے ایک پل میں پلٹ دے۔

اے مولا! زوجین کے قلوب کو پاکیزگی وبصیرت عطا فرما اور ان کے دلوں میں نور اور آنکھوں میں سرور (خوشی) بھر دے اور اس عقد ونکاح کے بدولت زوجین (یعنی دولہا دولہن) کے دل ودماغ اور رجحانات کو بے کار، لغویات اور غیر مناسب جہت سے بدل کر صحیح اور درست سمت کی طرف پھیر دے اور انھیں بدنگاہی، بے حیائی اور بدکاری کے کاموں سے محفوظ فرما۔ اور اگر زوجین ان اخلاقی برائیوں میں مبتلا ہوں تو انھیں ان تمام برائیوں سے نجات عطا فرما اور منفی

Nurul Hoda Official

سوچ سے بچاتے ہوئے مثبت غور وفکر عطا فرما اور جملہ قلبی، ذہنی وسوسوں اور نظری برائیوں سے محفوظ و مامون فرما۔

یَا مُؤَلِّفَ الْقُلُوْبِ "اے انسانوں کے دلوں میں محبت پیدا فرمانے والے"! اس عقد مسعود اور نکاح مسنون کی برکت سے دولہا اور دولہن اور ان کے گھرانوں میں الفت ومحبت، میل جول، بھائی چارگی سچی محبت پیدا فرما اور دونوں گھرانوں میں خوب رحمتوں اور برکتوں کا نزول فرما اور زوجین کے گھرانوں اور کنبوں (خاندان بال بچوں) کے ہر ہر فرد کے رشتوں میں استواری، مضبوطی اور پائیداری پیدا فرما اور ایک دوسرے کو اچھی طرح سمجھنے، ادب ولحاظ اور مروت برتنے کی توفیق عطا فرما اور ان کے دلوں کو ایک دوسرے کے لیے نرم وملائم فرما اور نرم لب ولہجہ اور نرم رویہ اختیار کرنے کا جذبہ عطا فرما اور ایک دوسرے کے لیے مخلص اور سچا ہمدرد بنا، ان کو باہم معاون ومددگار بنا اور ایک دوسرے سے بدگمان ہونے سے محفوظ فرما اور ان کی سوچ اور فکر کو منفی اثرات سے بچاتے ہوئے مثبت غور وفکر عطا فرما۔

یَا وَلِیُّ یَا وَکِیْلُ "اے کارساز" (اے کام بنانے والے)! آج سے زوجین کی ایک نئی زندگی بلکہ اصل زندگی کی شروعات ہوگئی۔ اب یہ دونوں اپنی اگلی زندگی میں تیرے خصوصی فضل واحسان کے محتاج ہیں۔

اے مولا! ان کے لیے قیام زندگی کے وہ اسباب مہیا فرما جن سے ان کی زندگی سہولت اور فراخ دستی، خوش گواری اور خوش حالی میں گذر جائے اور ان کے گذشتہ اور آئندہ تمام بگڑے ہوئے کام بنا دے اور بنے ہوئے کام کو اور بہتر کردے اور اس عقد ونکاح کے بدولت زوجین کی خانہ آبادی (گھر کے بسنے) کو بہتر سے بہتر بنا اور ان کی عمروں کو نیکیوں کے ساتھ دراز (لمبی) فرما۔

یَا رَازِقُ یَا رَزَّاق "اے بہت روزی دینے والے رازق"! اس عقد مسعود اور نکاح مسنون کے سبب زوجین اب ایک سے دو ہو گئے، پھر تیرے فضل وکرم سے آئندہ کثرت اولاد کے سبب دو سے زیادہ بھی ہو جائیں گے اور اہل وعیال کی تعداد میں رفتہ رفتہ اضافہ اور کثرت ہوتی رہے گی، ساتھ ہی زوجین میں سے ہر ایک کے حقوق بھی دوسرے سے منسلک

Nurul Hoda Official

ہو گئے۔ خصوصاً نوشہ یعنی دولہا پر اس کی زوجہ یعنی بیوی کی روٹی، کپڑا، مکان اور خرچ اور تمام اخراجات کا بارِ عظیم بڑھ گیا اور آئندہ اہل وعیال کے ادائے حقوق کی تمام ذمہ داریاں دن بہ دن بڑھتی ہی جائیں گی۔ جب کہ اے مولا! قبل نکاح زوجین خصوصاً نوشہ (دولہا) فقط اپنی حاجتوں کے لیے تیرے محتاج تھے اور بعد نکاح اپنی ضرورتوں کے ساتھ ساتھ آئندہ اپنے اہل وعیال کے تمام ادائے حقوق کے لیے تیرے فضل وکرم کے سخت محتاج ہو جائیں گے۔

چنانچہ اے مالک ومولا! اس بے سروسامانی اور عدم وسائل کے بنا پر مذکورہ بالا تمام ذمہ داریوں کو پوری کرنا، زوجین بالخصوص دولہا (شوہر) کے لیے ایک سخت مشکل امر ہے۔ اس لیے اے مالک ومولا! تو اپنے خصوصی فضل وکرم اور احسان عظیم سے زوجین خصوصاً دولہا کی بھر پور اور کامل امداد فرما۔

اے مُحَرِّكِ حَقِيقِي! (اے حقیقی حرکت دینے والے) دونوں کے ہاتھوں میں خوب خوب حرکت دے اور اس حرکت میں خوب خوب برکت دے۔

يَا رَزَّاق! ان کے رزق وروزی میں فراخی عطا فرما۔ انھیں عقد ونکاح کے صدقۂ طفیل پارسائی (پرہیز گاری) اور کافی اور وافر مقدار (زیادہ تعداد) میں طیب اور حلال رزق عطا فرما۔

يَا غَنِيُّ يَا صَمَدُ! "اے غنی، اے بے نیاز" ہر جوڑے سے تو نے بعد نکاح غِنیٰ (یعنی مال داری اور بے نیازی) کا وعدے فرمایا ہے۔ لہٰذا اس وعدے کو زوجین کے حق میں جلد از جلد پورا فرما۔ ان کے لیے رزق کے دروازے کھول دے۔ کمائی کے راستوں میں جو رکاوٹیں اور موانع ہوں انھیں دور فرما، اور رزق کے راستے ہموار فرما۔ اور انھیں وہاں سے رزق عطا فرما، جہاں سے یہ گمان بھی نہ کریں۔ اور انھیں بے حد وحساب روزی عطا فرما اور ان کی کمائیوں میں روز بروز ترقی اور اضافہ فرما، اور خوب خوب برکتوں سے نواز۔

يَا جَامِعَ الْخَيْرَاتِ وَالْبَرَكَاتِ! "اے بھلائیوں اور برکتوں کے جمع فرمانے والے"! اس عقد ونکاح سے زوجین کی نیت حصول منفعت کے ساتھ ساتھ بالخصوص حصول اولاد اور افزائش نسل بھی ہے۔ اے مولا! ان پر خوب برکت نازل فرما۔ اور دونوں کے درمیان خیر کثیر یعنی خوب بھلائی جمع فرما۔ اور انھیں بحسن وخوبی اکٹھا فرما اور ان کی ملاقات خوب

Nurul Hoda Official

بابرکت بنا۔

یَا مُبْدِئُ! "اے پہلے پیدا فرمانے والے"! تمام مخلوقات کو پردۂ عدم سے عالم وجود میں لانے والے! آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت حوّا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مٹی سے اور ابن آدم (یعنی انسانوں) کو خون کی پھٹک سے پیدا فرمانے والے اور ہر آدمی کو باپ کے اصلاب (پیٹھ کی ہڈیوں) سے اور ماؤں کے ارحام (بچہ دانیوں) کی جانب منتقل کرنے والے! یا مصور "اے ماؤں کے ارحام میں بچے کی صورت بنانے والے"! زوجین کو صاحبِ اولاد بنا اور انھیں پاک و پاکیزہ رکھ، اور انھیں ان کی اولاد کو شیطان مردود سے اپنی پناہ میں لے لے، اور ان کی اولاد کو شیطان کی آمیزش (ملاوٹ) سے محفوظ فرما۔ اور ان کی گود میں جنتی پھولوں کے مانند بچے عطا کر کے ان کی گود کو مثل باغیچہ خوب ہرا بھرا کردے اور زوجین کے لیے ان کی اولادوں کو آنکھوں کا نور اور دلوں کا سرور (خوشی) کردے اور ان کے دل ودماغ کو بچے کی خوشبوؤں سے معطر کردے۔ مدتوں سے ان کے تاریک گھروں کو اولاد کے نور سے خوب خوب روشن کردے۔ اور تو اپنے پاس سے انھیں نیک، صالح، پاکیزہ، اعلیٰ رتبے کے کثیر اولاد عطا فرما اور ان کی اولاد اور ان کی نسلوں میں عالم، حافظ، قاری، خادم دین، مبلغ اسلام، داعی اسلام پیدا فرما۔

یَا حَفِیْظُ یَا سَلٰمُ! "اے نگہبان اور سلامتی والے"! ہمیں اور تمام حاضرین مجلس خصوصاً زوجین کو کفر وشرک اور حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخی اور توہین کرنے والوں سے محفوظ و مامون فرما اور تمام انبیاے کرام اور رسولانِ عظام علیہم السلام کی بے عزتی اور بے ادبی سے اپنے حفظ وامان میں لے لے۔ اور اصحابِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں تبرّا (لعن طعن) اور بُرے کلمے بولنے سے اور اولیا اللہ، سلف صالحین اور بزرگانِ دین سے بدگمان اور ان کی بدگوئی سے محفوظ فرما۔ اور دین اسلام کے جملہ منہیات (وہ افعال جن کا کرنا منع ہے) سے رکنے کی توفیق عطا فرما۔ گمراہوں اور بدعقیدوں کی تمام گمراہیوں اور بدعقیدگیوں سے حفاظت وصیانت فرما۔ خصوصاً شیطان مردود وملعون کے ہر ایک وسواس سے بچنے کے لیے مکمل اپنی پناہ عطا فرما۔

یَا مُجِیْرُ! "اے بچانے والے"! ہمیں اور تمام حاضرین مجلس کو خصوصاً زوجین کو غیر اسلامی اور لادینی اقوال، افعال واعمال اور تشبہ بالکفار اور ان کے کفری معمولات سے اور گناہ

صغیرہ اور گناہ کبیرہ اور ہر قسم کے چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے اور ابتلاے حقوق اللہ اور حقوق العباد کے تعلق سے تمام گناہ ومعصیت سے مکمل رہائی عطا فرما۔ خصوصاً اہل وعیال کے فتنے سے دور اور اپنوں کے جھگڑے اور لڑائی اور غیروں کے جنگ وجدال سے اور معاشی ومعاشرتی بدنظمی اور تمام اخلاقی برائیوں سے حفاظت وسلامتی عطا فرما۔

یَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ! "اے جملہ مشکلات کے حل کرنے والے اور تمام آفت وبلا کے دور فرمانے والے"! دنیوی واخروی آفت وبلا اور ہلاکت اور زمینی وآسمانی تمام مصائب وآلام سے نجات فرما۔

اے ھَادِیِ بَرْحَقْ اے رَشِیْدُ! "اے رہنما، اے راہ حق کی ہدایت کرنے والے"! ہمیں اور تمام حاضرین خصوصاً زوجین کو انبیاے کرام اور رسولانِ عظام کا پیروکار بنا اور اولیاے کرام اور بزرگان دین کے نقش قدم پر چلا اور نیکوکاروں اور ان صالحین کے راستوں پر چلا جن پر تو نے انعام واکرام اور فضل واحسان کیا۔ اور شیطانی خطوات، گمراہیوں کی پیروی سے بچا اور بدکاروں اور ان گمراہوں اور کافروں کے راستوں سے بچا جن پر تو نے قہر وغضب، فرمایا۔ اور قرآن وحدیث اور دین اسلام کے تمام احکام کی بجا آوری اور اپنے احکام کی پابندی کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اور کفر وشرک اور تمام منہیات اور دین اسلام کے نواہی (وہ افعال جن کا کرنا منع ہے) سے پرہیز کرنے کی توفیق عطا فرما۔

یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام! "اے بزرگی اور بخشش والے"! تو خالق ومالک ہے، ہم مخلوق ومملوک ہیں۔ تو عظیم وبزرگ تر ہے، ہم حقیر اور کمتر ہیں۔ تو غنی وبے نیاز ہ اور ہم سب فقط تیرے ہی محتاج ہیں۔ ہمیں یہی لائق ہے کہ تجھے معبود مانے، گردنیں خم کریں، خوب سجدے کریں اور تیری حمد وثنا کریں اور عاجزی وبے بسی اور بے کسی کے ہاتھ پھیلا کر دعائیں مانگیں کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی عطا فرما۔ اور اے اللہ تو اپنے فضل وکرم اور اپنے پیارے حبیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل تا حیات با ایمان سلامت رکھ اور جب وقت آخر آئے تو زبان پر کلمہ طیب "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" جاری فرما کر خاتمہ بالخیر نصیب فرما اور دنیا وآخرت کی تمام بھلائی وبرکتوں اور نعمتوں سے نواز۔

Nurul Hoda Official

یَا وَهَّابُ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ! "اے بہت دینے والے اور اے دعاؤں کو قبول کرنے والے"! جو دعائیں ہم نے تجھ سے مانگی ہیں انھیں اور جو دعائیں نہ مانگی ہیں انھیں بھی تو علیم وخبیر ہے تو اپنے فضل وکرم سے مانگی اور بے مانگی تمام دعاؤں کو قبول فرما کر دین ودنیا کی تمام نعمتوں سے نواز۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔
"اے اللہ! ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب
جہنم سے بچا"۔
اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا
"بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو!
تَسْلِيْمًا۔
ان پر درود پڑھو اور خوب سلام بھیجو"۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ صَلَاةً وَّسَلَامٌ عَلَيْكَ
اے اللہ! ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور برکت نازل فرما۔ اور
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ
صلاۃ وسلام آپ پر نازل ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور درود نازل فرمائے اللہ اپنی سب سے
وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى
بہترین مخلوق محمد اور ان کی آل اور ان کے اصحاب اور تمام مسلمانوں پر۔ پاکی ہے تمہارے
الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ
رب کو عزت والے رب کو ان کی باتوں سے، اور سلام ہے پیغمبروں پر، اور سب خوبیاں اللہ کو
اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔
جو سارے جہان کا رب ہے۔ تیری رحمت کے سہارے، اے جملہ رحم کرنے والوں سے
زیادہ رحم کرنے والے۔ میری دعا کلمۂ طیبہ کے طفیل قبول فرما۔

Nurul Hoda Official

نوٹ: دعا سے فارغ ہونے کے بعد قاضی دولہا کو حکم دے کہ وہ تمام حاضرین اہل مجلس کو کھڑے ہو کر سلام کرے اور اس کے بعد چھوہارے لٹائے جائیں کہ یہ مستحب ہے۔ چھوہارا لٹانے کے تحت "ملفوظات اعلیٰ حضرت" میں ایک سوال و جواب مذکور ہے ملاحظہ کریں۔

عرض: نکاح کے بعد جو چھوہارے لٹانے کا جو رواج ہے یہ کہیں ثابت ہے یا نہیں؟

ارشاد:— حدیث شریف میں لوٹنے کا حکم ہے اور لٹانے میں بھی کوئی حرج نہیں، اور یہ حدیث دار قطنی و بیہقی و طحاوی سے مروی ہے۔

(ملفوظات واحکام شریعت، ص: ٣٤٧، مکتبة المدینه)

تواریخ حبیب الٰہ میں نکاحِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیان کے تحت مفتی عنایت احمد کاکوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مہاجرین وانصار کے شرفا (شریفوں) اور روٴسا (سرداروں) کو جمع کر کے خطبہ پڑھا اور حضرت فاطمہ کا نکاح حضرت علی کے ساتھ کر دیا۔

(تواریخ حبیب اله ص: ٦٠)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعد نکاح چھوہاروں کا ایک طبق (تھال) منگوایا اور حکم دیا کہ لوٹ لو۔" (تواریخ حبیب اله، ص: ٦١)

اور چھوہارا لوٹنے اور لٹانے کے تحت حضرت مولانا عبد السمیع رام پوری فرماتے ہیں:

"شادی عروسی کہ اس میں اجتماع (بھیڑ) ہے مومنین کا، اور ذکر اللہ (اللہ کا ذکر) بھی اس میں ہے۔ اس لیے کہ خطبہ، نکاح کا جو سنت ہے جلسۂ نکاح میں پڑھا جاتا ہے بعد ازاں خرما وغیرہ تقسیم کر دیا جاتا ہے یا حاضرین کے ہاتھوں لٹا دیا جاتا ہے"۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

لَا بَاس بنثر السکر والدراهم فی الضیافة وعقد النکاح۔
"کچھ مضائقہ نہیں شکر لٹا دینا یا روپیہ ضیافت (دعوت مہمان نوازی) میں اور عقدِ نکاح میں"

اور فرمایا:

حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نکاح فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں لوگوں کو جمع کر کے

خطبہ پڑھا، ایجاب وقبول کیا، چھوہارے لٹائے۔ (انوار ساطعہ در بیان مولود وفاتحہ، ص:۲۴۶)

اشعارِ دعائیہ (نکاح کے بعد کی دعا)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَاۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

-----(۱)-----

یا الٰہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے	یا رسول اللہ! کرم کیجیے خدا کے واسطے
مشکلیں حل کر شہ مشکل کشا کے واسطے	کر بلائیں رد شہیدِ کربلا کے واسطے
قادری کر، قادری رکھ، قادریوں میں اٹھا	قدر عبد القادرِ قدرت نما کے واسطے
بہر ابراہیم ہم پر نارِ غم گلزار کر	بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے

-----(۲)-----

یاالٰہی! ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو	جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو
یاالٰہی! جو دعائیں نیک ہم تجھ سے کریں	قدسیوں کے لب پہ آمیں ربّنا کا ساتھ ہو
یاالٰہی! جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اٹھائے	دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو

-----(۳)-----

دنیا کی ہر آفت سے بچانا مولا!	عقبیٰ میں نہ کچھ رنج دکھانا مولا!
بیٹھوں جو درِ پاکِ پیمبر کے حضور	ایمان پہ اس وقت اٹھانا مولا!

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ

-----(۴)-----

الٰہی بحق بنی فاطمہ	کہ بر قول ایماں کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول	من ودست ودامانِ آلِ رسول

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

Nurul Hoda Official

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.
اِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ
وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ صَلَاةً
وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ
عَمَّا يَصِفُوْنَ. وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. بِحَقِّ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مہر کا بیان

مہر کی تعریف:

مِلکِ مُتعَہ یعنی عورت سے جنسی منفعت (جسمانی فائدہ) کے بدلے میں جو رقم یا سامان بیوی کو دیا جائے، اس کو مہر کہتے ہیں۔ (مہر اور جہیز، ص:۷)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً.

"یعنی ان کے بندھے ہوئے مہر انھیں دو۔" (کنزالایمان، نساء آیت:۲۴)

کم از کم مقدار مہر کی تحقیق:

مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم ہے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا مَهْرَ اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ۔

"یعنی دس درہم سے کم مہر نہیں۔" (بیهقی، دارقطنی، ج: ۷، ص: ۳٤۰، بحواله مهر اور جهیز، ص:۸، از مولانا شهاب الدین مصباحی)

مہر میں زیادتی کی کوئی حد نہیں ہے۔ دس درہم، دو تولہ ساڑھے سات ماشہ وزن کے برابر چاندی کا وزن ہے۔ دس درہم جس کی مقدار آج کل کے جدید وزن (گرام) کے اعتبار سے ہونے میں تین تحقیق ہے:

Nurul Hoda Official

(۱) ۳۰ء۶۱۸ گرام (یعنی تیس گرام چھ سو اٹھارہ ملی گرام) مستفاد، از ماہ نامہ اشرفیہ اگست ۲۰۰۴ء۔

(۲) ۳۲ء۶۵۰ گرام (یعنی بتیس گرام چھ سو پچاس ملی گرام) مستفاد، از مہر اور جہیز، ص:۸، از محمد شہاب الدین مصباحی۔

(۳) ۳۲ر گرام ۶۵۹ رملی گرام چاندی۔ (آپ کے مسائل، ص:۱۴۰، از: مفتی نظام الدین رضوی مصباحی صدر شعبۂ افتا جامعہ اشرفیہ مبارک پور)

مسائلِ محققِ جدیدہ حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین صاحب قبلہ صدر شعبۂ افتا الجامعۃ الاشرفیہ کا ایک اور محتاط قول تحقیقِ دوم اور سوم کی تائید میں بہت قریب ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

"اقلِ (سب سے کم) مہر دس درہم کا جدید وزن تقریباً (یعنی قریب قریب) ۳۳ر گرام چاندی کا وزن ہے"۔ (مارچ ۲۰۰۹ء میں)

جانبِ کمی میں مفتی صاحب کا یہ محتاط قول بے شک وشبہہ اور بغیر کسی تردُّد کے اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیوں کہ یہ تحقیق کے زیادہ قریب اور احتیاط کے اعتبار سے صحیح تر ہے کہ اس میں کوئی کمی نہیں ہے اور ۳۳ر گرام میں زیادتی اس حد تک ہے کہ اقل مہر دس درہم سے کم نہ ہو، اور عوام وخواص دونوں کے لیے افادہ (فائدہ پہنچانے) اور استفادہ (فائدہ حاصل کرنے) میں اور آسانی ہو۔

تفصیل:

حدیث میں ہے کہ مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم ہے اور ایک درہم کا جدید وزن ۳ء۲۶۵ گرام (یعنی ۳ر گرام ۲۶۵ رملی گرام ہے)۔

پھر ۳ء۲۶۵ (یعنی ۳ر گرام ۲۶۵ رملی گرام) کو ۱۰ر درہم سے ضرب دینے سے دس درہم کا جدید وزن ۳۲ء۶۵۰ گرام (یعنی ۳۲ر گرام ۶۵۰ رملی گرام) کے برابر چاندی کا وزن ہوگا۔

اور مزید تحقیق کے لیے ذیل میں درج حساب ضرب کے مفصل اور مختصر دو طریقے ملاحظہ کریں۔

Nurul Hoda Official

Nurul Hoda Official

حساب ضرب کا مفصل طریقہ:

۳٫۲۶۵	(گرام ملی گرام)
×۱۰	(دس درہم)
۰۰۰۰	
۳۲۶۵	
۳۲٫۶۵۰	نتیجہ

مذکورہ بالا ضرب کے نتیجے سے جب یہ بات واضح اور متعین ہو گئی کہ دس درہم کا جدید وزن ۳۲٫۶۵۰ گرام (یعنی ۳۲ر گرام ۶۵۰ر ملی گرام) کے برابر چاندی کا وزن ہے تو اب یہ دس درہم چاہے چاندی کے سکے ہوں یا چاندی کے زیورات ہوں، یا بے ڈھلے اور بے گڑھے صرف چاندی کے ٹکڑے ہوں یا اس وزن کے برابر چاندی کی قیمت کا کوئی سامان ہو۔

بہرحال مہر کی کم سے کم مقدار چاندی کا یہی وزن ہوگا۔ بہتر ہوگا کہ مہر کی کم سے کم مقدار ۳۲٫۶۵۰ گرام میں ۳۵۰ر ملی گرام یعنی تین سو پچاس ملی گرام چاندی کا وزن اضافہ کر کے پورا پورا (۳۳ر گرام) چاندی کا وزن اختیار کریں جو مفتی نظام الدین صاحب قبلہ کا محتاط قول ہے تاکہ کم سے کم مقدار مہر کی قیمت روپیوں کی صورت میں بآسانی نکالی جا سکے۔ اور چاندی کی قیمت بازار میں گھٹتی بڑھتی رہتی ہے تو زمان و مکان کے اختلاف سے کم سے کم مقدار مہر کی قیمت بھی مختلف ہوگی۔

لہٰذا ہر دور، ہر مقام میں ۳۳ر گرام چاندی کی قیمت معلوم کر کے آسانی سے مہر کی کم سے کم مقدار کی قیمت روپیوں کی صورت میں متعین کی جا سکتی ہے۔

نوٹ:- جدید وزن باعتبارِ گرام کی تفصیل ص: ۲۴۸ر پر دیکھیں۔

مہر کی کم سے کم مقدار

۳۳؍گرام چاندی کی قیمت معلوم کرنے کا طریقہ

جس دور اور جس مقام میں مہر کی کم سے کم مقدار ۳۳؍گرام چاندی کی قیمت روپیوں کی صورت میں معلوم کرنی ہو تو سب سے پہلے آپ اس موجودہ مقام میں ایک گرام چاندی کی قیمت معلوم کر کے ۳۳؍گرام چاندی سے ضرب دیں اور اس ضرب کا آخری نتیجہ نکالیں تو اس ضرب کے آخری نتیجہ سے آپ کو ۳۳؍گرام چاندی کی قیمت روپیوں کی صورت میں معلوم ہوجائے گی۔ اور ایک گرام چاندی کی قیمت معلوم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ کسی روز نامہ (یعنی ہندی، اردو یا انگریزی اخبار) یا کسی معتبر سونار سے چاندی کی قیمت باعتبار کلو معلوم کریں۔ (یعنی یہ معلوم کریں کہ ایک کلو چاندی کی قیمت کیا ہے؟ اور کتنے روپے میں ہے)؟

جب آپ کو ایک کلو چاندی کی کوئی معین قیمت یا روپے معلوم ہوجائے تب آپ اس معین قیمت یا روپے کو ایک ہزار گرام چاندی میں تقسیم کریں، کیوں کہ ایک کلو میں ایک ہزار گرام ہوتے ہیں (یعنی ایک ہزار گرام برابر یا مجموعہ ایک کلو ہوتا ہے۔)

لہٰذا اس طرح ایک کلو چاندی کی قیمت یا روپے کو ایک ہزار گرام چاندی میں تقسیم کرنے پر اس معین قیمت یا روپے کے ایک ہزار اجزا (ٹکڑے) اور حصے ہوجائیں گے اور یہی ایک ہزار اجزا ایک ہزار گرام چاندی کے بالمقابل اور عوض ہوجائیں گے اور ہر ایک گرام چاندی کی قیمت ظاہر ہوجائے گی۔ حاصل تقسیم یہ ہے کہ اس معین قیمت کا ہر ایک جز (حصہ) ہر ایک گرام چاندی کی قیمت متعین ہوگی اور اس طریقے پر آپ کو ایک گرام چاندی کی قیمت بہ آسانی معلوم ہوجائے گی۔

مثال کے طور پر فرض کرلو، ایک جنوری ۲۰۱۳ء کی تاریخ میں ایک کلو چاندی کی قیمت فی کلو ۶۰؍ہزار روپے ہیں۔ (یعنی ایک کلو چاندی کی قیمت ۶۰؍ہزار روپے ہیں) اب آپ اس ۶۰؍ہزار روپے کو ایک ہزار گرام چاندی میں تقسیم کریں اور تقسیم کا نتیجہ نکالیں تو اس طرح آپ کو اس کے نتیجہ سے ایک گرام چاندی کی قیمت یقیناً معلوم ہوجائے گی۔

Nurul Hoda Official

اور مزید تحقیق کے لیے مندرجہ ذیل حسابِ تقسیم کو بغور ملاحظہ کریں۔

یہ عدد ایک کلو چاندی کی مفروض قیمت

یہ عدد ایک کلو یعنی ایک ہزار گرام ← 1000) 60000 (60 ← نتیجۂ تقسیم ساٹھ روپے

```
1000) 60000 (60
      6000
      ------
      XXXX 0
           0
      ------
           X
```

مذکوہ بالا تقسیم کا مختصر طریقہ ملاحظہ کریں۔

$$\frac{60{,}000}{\text{ساٹھ ہزار روپے}} \div \frac{1000}{\text{ایک ہزار گرام چاندی}} = \frac{60}{\text{نتیجۂ تقسیم ساٹھ روپے}}$$

چنانچہ مذکورہ بالا نتیجۂ تقسیم سے یہ بات مکمل طور پر واضح کہ ہوگئی ایک گرام چاندی کی قیمت صرف ۶۰/روپے ہیں۔ اب آپ اس ایک گرام چاندی کی قیمت ۶۰/روپے کو مہر کی کم سے کم مقدار ۳۳/گرام چاندی سے ضرب دیں، پھر ضرب کا نتیجہ نکالیں تو آپ کو اس ضرب کے نتیجہ سے ۳۳/گرام چاندی کی قیمت یقینی طور پر معلوم ہوجائے گی، اور مزید تحقیق کے لیے مندرجہ ذیل حسابِ ضرب بغور ملاحظہ کریں۔

33	(تینتیس گرام چاندی)
x 60	(ایک گرام چاندی کی قیمت)
00	
198	
1980	یہ عدد نتیجہ ضرب انیس سو اسی روپے ہے۔

مذکورہ بالا نتیجۂ ضرب سے یہ بات یقینی طور پر معلوم ہوگئی کہ مہر کی کم سے کم مقدار ۳۳/گرام چاندی کی قیمت بصورت روپے فقط ۱۹۸۰/ انیس سو اسی روپے ہیں۔

Nurul Hoda Official

صاحب "بہارِ شریعت" حضرت صدر الشریعہ مفتی امجد علی علیہ الرحمہ مہر نکاح کے تحت فرماتے ہیں:

مسئلہ: نکاح میں ۱۰/دس درہم یا اس سے کم مہر باندھا گیا تو ۱۰/دس درہم واجب اور زیادہ باندھا ہو تو جو مقرر ہوا، واجب۔ (بهار شريعت حصه: ۷، ص: ٦٥، مكتبة المدينه)

مسئلہ: نکاح میں مہر کا ذکر ہی نہ ہوا، یا مہر کی نفی (کسی چیز کے وجود سے انکار) کردی کہ بلا مہر نکاح کیا تو نکاح ہوجائے گا اور اگر خلوتِ صحیحہ ہوگئی یا دونوں سے کوئی مر گیا تو مہر مثل واجب ہے، بشرطیکہ بعد عقد آپس میں کوئی مہر طے نہ پایا گیا ہو، اور اگر طے ہو چکا تو وہی طے شدہ ہے۔
(بهار شريعت، حصه: ۷، ص: ٦٦، مكتبة المدينه)

مسئلہ: عورت کل مہر یا جز معاف کرے تو معاف ہو جائے گا بشرطیکہ شوہر نے انکار نہ کردیا ہو۔ (در مختار)

اور اگر وہ عورت نابالغہ (جو عورت جوان نہ ہو) ہے اور اس کا باپ معاف کرنا چاہتا ہے تو نہیں کرسکتا اور بالغہ (جوان عورت) ہے تو اس کی اجازت پر معافی موقوف ہے۔
(رد المحتار، بهار شريعت، ص: ٦٨، مكتبة المدينه)

مسئلہ: مہر تین قسم ہے۔ (مکتبۃ المدینہ)

(۱) معجّل: کہ خلوت سے پہلے مہر دینا قرار پایا ہے۔ اور

(۲) مؤجل: جس کے لیے کوئی میعاد مقرر ہو۔ اور

(۳) مطلق: جس میں نہ وہ ہو، نہ یہ۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کچھ حصہ معجّل ہو، کچھ مؤجل یا مطلق یا کچھ مؤجل ہو، کچھ مطلق یا کچھ معجّل اور کچھ مؤجل اور کچھ مطلق۔ ہاں اگر مؤجل ہے اور میعاد یہ ٹھہری کہ موت یا طلاق پر وصول کرنے کا حق ہے تو جب تک طلاق یا موت واقع نہ ہو وصول نہیں کرسکتی۔ جیسے عموماً ہندستان میں یہی رائج ہے کہ مہر مؤجل سے یہی سمجھتے ہیں۔
(بهار شريعت، ج: اول، حصه: ۷، ص: ۷۵، مكتبة المدينه، عالمگیر و در مختار)

Nurul Hoda Official

Nurul Hoda Official

گواہ کا بیان

مذہبِ اسلام میں یہ اصول ہے کہ نکاح کے وقت گواہوں کا حاضر رہنا ضروری ہے، بے گواہوں کے نکاح منعقد نہیں ہوتا ہے۔ نکاح کے گواہوں میں کم سے کم دو مسلمان مرد، یا ایک مسلمان مرد اور دو مسلمان عورتوں کا ہونا ضروری ہے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ گواہوں کے ذریعہ نکاح اور زنا (یعنی بدکاری) میں فرق ہوجائے۔

نصابِ گواہ کے تحت قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى"۔ (سورہ: بقرہ، آیت: ۲۸۲)

ترجمہ: اپنے مَردوں میں سے دو گواہ بنالو پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں۔ ان گواہوں سے جن کو تم پسند کرتے ہو کہ کہیں ایک عورت بھول جائے تو اس ایک کو دوسری یاد دلادے گی۔

تفسیر: مذکورہ بالا اس آیت کی تفسیر میں حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"گواہ کے لیے حریت (آزادی) وبلوغ (بالغ ہونا)، مع اسلام (مسلمان ہونا) شرط ہے۔ کفار کی گواہی صرف کفار پر مقبول ہے۔ تنہا عورتوں کی شہادت (گواہی) جائز نہیں خواہ وہ چار کیوں نہ ہوں، مگر جن امور (معاملات) پر مرد مطلع (آگاہ) نہیں ہوسکتے جیسے کہ بچہ جننا، باکرہ ہونا اور نسائی عیوب۔ (عورتوں کے عیب) ان میں ایک عورت کی شہادت بھی مقبول ہے۔

مسئلہ: حدود (سزا جو شریعت اسلامیہ کے مطابق دی جائے) وقصاص (خون کا عوض خون) میں عورتوں کی شہادت بالکل معتبر نہیں، صرف مَردوں کی شہادت ضروری ہے۔ اس کے سوا اور معاملات میں ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت بھی مقبول ہے جن کا عادل ہونا تمہیں معلوم ہو اور جن کے صالح ہونے پر تم اعتماد (بھروسا) رکھتے ہو۔

عادل کی تعریف

عادل ہونے کے معنی یہ ہیں کہ کم سے کم متقی ہو یعنی کبائر (بڑے گناہ) گناہ سے بچتا ہو اور صغیرہ (چھوٹے گناہ) پر اصرار (تکرار) نہ کرتا ہو اور ایسا کام نہ کرتا ہو جو مروت کے خلاف ہو۔ مثلاً بازار میں کھانا۔ (بہار شریعت، حصہ:۵، چاند دیکھنے کے بیان میں، ص:۱۰۷، لاہور)

حدیث شریف میں ہے:

اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لَا نِكَاحَ اِلَّا بِشُهُوْدٍ"۔ (شرح مسلم شریف كتاب النكاح، ص:۸۲۸)

اس حدیث شریف کی تشریح میں امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"ہمیں امام مالک نے ابوالزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ بے شک حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس کے نکاح میں صرف ایک مرد اور ایک عورت کے علاوہ کوئی شاہد نہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"یہ خفیہ (پوشیدہ) نکاح ہے اور اسے ہم جائز نہیں سمجھتے اور اگر میں اس مسئلہ کو پہلے بیان کر چکا ہوتا تو ضرور سنگسار (پتھر مار کر ہلاک) کرتا"۔

امام محمد فرماتے ہیں:

"اسی پر ہمارا عمل ہے۔ کم سے کم دو گواہوں کے بغیر نکاح جائز نہیں"۔

بہر حال جس نکاح کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باطل قرار دیا، اس میں ایک مرد اور ایک عورت گواہ تھے، پس یہ نکاح خفیہ تھا۔ اس لیے کہ اس نکاح میں گواہی کامل نہیں تھی۔ اگر دو آدمیوں یا ایک آدمی اور دو عورتوں کی گواہی ہوتی تو نکاح جائز تھا۔ کیوں کہ اس صورت میں گواہی کامل تھی، اگرچہ خفیہ طور پر کیا جاتا۔

بہر حال پوشیدہ نکاح کی وضاحت اس طرح کی گئی کہ وہ گواہوں کے بغیر منعقد ہوا اور جب گواہی مکمل ہو گئی تو خفیہ طور پر بھی کیا ہوا نکاح اعلانیہ سمجھا جائے گا۔

امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

Nurul Hoda Official

"ہمیں محمد ابن ابان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حماد سے خبر دی۔ وہ ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح اور طلاق کے سلسلے میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کو نافذ فرمایا"۔

امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"اسی پر ہمارا عمل ہے اور یہی قول امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔"

(مؤطا امام محمد، ص:۲۴۶)

مسائل:۔

گواہوں کے تحت حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خاں نعیمی صاحب فرماتے ہیں:

گواہ:

گواہ کو عربی میں "شاہد اور شہید" بھی کہتے ہیں۔ شہید، شہود سے بنا بمعنیٰ حاضری ہونا۔ اس لیے گواہ کی تعریف یوں ہوگی: گواہ وہ شخص خاص ہے جو موقعِ واردات پر موجود اور حاضر ہو۔ اس لیے اس کو شہید کہتے ہیں۔ (خلاصہ تفسیر نعیمی، پارہ: ۲، سورہ: بقرہ)

شہادت:

گواہی۔ "کسی حق کے ثابت کرنے کے لیے مجلسِ قاضی میں لفظِ شہادت کے ساتھ سچی خبر دینے کو شہادت یا گواہی کہتے ہیں۔

(بہار شریعت، ح: ۱۲، ص: ۹۳۰، مکتبۃ المدینہ)

تنبیہ:۔ عموماً یہ دیکھا جاتا ہے کہ نکاح کی گواہی میں ہر کس و ناکس (ہر چھوٹا بڑا) غیر عادل اور فاسقِ معلن (اعلانیہ گناہ کرنے والے) کو گواہ بنا دیا جاتا ہے۔ اس سے اسلام کے پاکیزہ قانون نکاح کی عظمت و وقار کی بے ادبی اور بے حرمتی (بے عزتی) ہوتی ہے۔ چوں کہ نکاح جیسے پاکیزہ بندھن سے منسلک (شامل) ہونا نسل کی افزائش اور دونوں جہاں کی بھلائی اور برکات کا ذریعہ ہے۔ اس لیے نکاح سے پہلے گواہوں میں مندرجہ ذیل شرائط اور اوصاف ضرور دیکھ لیں۔ (راقم الحروف) شہادت کے لیے دو قسم کی شرطیں ہیں۔

Nurul Hoda Official

(۱) شرائطِ تحمل، (۲) شرائطِ ادا:-

شرائطِ تحمل: یعنی معاملہ کے گواہ بننے کے لیے تین شرطیں ہیں۔ بوقت تحمل (۱) عاقل ہونا، (۲) انکھیارا ہونا، (۳) جس چیز کا گواہ بنے اس کا مشاہدہ کرنا۔

لہٰذا مجنوں یا لایعقل (بے عقلی) بچہ یا اندھے کی گواہی درست نہیں۔ یوں ہی جس چیز کا مشاہدہ نہ کیا ہو، محض سنی سنائی بات کی گواہی دینا جائز نہیں۔ ہاں بعض امور کی شہادت بغیر دیکھے محض سننے کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ (بہار شریعت، ح:۱۲، ص:۹۳۱، مکتبۃ المدینہ)

مسئلہ: چند چیزیں وہ ہیں کہ محض شہرت اور سننے کی بنا پر ان کی شہادت دینا درست ہے اگرچہ اس نے خود مشاہدہ نہ کیا ہو۔ جب کہ ایسے لوگوں سے سنا ہو جن پر اعتماد ہو۔ جیسے (۱) نکاح، (۲) نسب، (۳) موت، (۴) قضا، (۵) دخول۔

(بہار شریعت، ح:۱۲، ص:۹۴۰، مکتبۃ المدینہ)

تحمل کے لیے بلوغ، حریت، اسلام، عدالت شرط نہیں۔ یعنی اگر وقت تحمل بچہ یا غلام یا کافر یا فاسق تھا مگر ادا کے وقت بچہ بالغ ہو گیا ہے، غلام آزاد ہو چکا ہے، کافر مسلمان ہو چکا ہے، فاسق تائب ہو چکا ہے تو گواہی مقبول ہے۔

(عالمگیری، بہارِ شریعت، حصہ ۱۲، ص:۹۳۱، مکتبۃ المدینہ)

شرائطِ ادا:-

شرائط ادا یہ ہیں: (۱) گواہ کا عاقل (۲) بالغ (۳) آزاد۔ (۴) انکھیارا (۵) ناطق ہونا۔ (۶) محدود فی القذف نہ ہونا۔ یعنی اسے تہمت کی حد نہ ماری گئی ہو۔ (۷) گواہی دینے میں گواہ کا نفع یا دفعِ ضرر مقصود نہ ہونا۔ (۸) جس چیز کی شہادت دیتا ہو اس کو جانتا ہو، اس وقت بھی اسے یاد ہو۔ (۹) گواہ کا فریق مقدمہ نہ ہونا۔ (۱۰) جس کے خلاف شہادت دیتا ہے وہ مسلمان ہو تو گواہ کا مسلمان ہونا۔ (۱۱) حدود و قصاص میں گواہ کا مرد ہونا۔ (۱۲) حقوق العباد میں جس چیز کی گواہی دیتا ہے اس کا پہلے سے دعویٰ ہونا۔ (۱۳) شہادت کا دعویٰ کے موافق ہونا۔ (عالمگیری، در مختار، بہار شریعت، حصہ:۱۲، ص:۹۳۱، ۹۳۲، مکتبہ المدینہ)

کس کی گواہی مقبول اور کس کی نہیں؟

گونگے اور اندھے کی گواہی:

مسئلہ: گونگے اور اندھے کی گواہی مقبول نہیں چاہے وہ پہلے ہی سے اندھا تھا یا پہلے اندھا نہ تھا، وہ شی دیکھی تھی جس کی گواہی دیتا ہے مگر گواہی دینے کے وقت اندھا ہے، بلکہ اگر گواہی دینے کے وقت انکھیارا ہے اور ابھی فیصلہ نہیں ہوا ہے کہ اندھا ہو گیا اس گواہی پر فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ پہلے اندھا تھا گواہی رد ہوگئی، پھر انکھیارا ہو گیا اور اسی معاملہ میں گواہی دی اب قبول ہوگی۔ (عالمگیری، بہار شریعت، ح:۱۲، ص:۹٤۲، مکتبة المدینه)

کافر و مرتد کی گواہی:

مسئلہ: کافر کی گواہی مسلم کے خلاف قبول نہیں، مرتد کی گواہی اصلاً (بالکل) مقبول نہیں۔
(در مختار، بہار شریعت، ح:۱۲، ص:۹٤۲، مکتبة المدینه)

دنیوی عداوت رکھنے والوں کی گواہی:

مسئلہ: دو شخصوں میں دنیوی عداوت (دشمنی) ہو تو ایک کی گواہی دوسرے کے خلاف مقبول نہیں۔ (بہار شریعت، ح:۱۲، ص:۹٤۲، مکتبة المدینه)

دینی عداوت رکھنے والوں کی گواہی:

مسئلہ: (دو شخصوں میں) اگر دین کی بنا پر عداوت (دشمنی) ہو تو (گواہی) قبول کی جا سکتی ہے، جب کہ ان کے مذہب میں مخالف مذہب کے مقابل جھوٹی گواہی دینا جائز نہ ہو اور وہ حد کفر کو بھی نہ پہنچا ہو۔ (در مختار، بہار شریعت، ح:۱۲، ص:۹٤۲، مکتبة المدینه)

وہابی کی گواہی:

مسئلہ: آج کل کے وہابی اولاً کفر کی حد کو پہنچ گئے ہیں۔ دوم، تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ سنیوں کے مقابل میں جھوٹ بولنے میں بالکل باک (ڈر) نہیں رکھتے۔ ان کی گواہی

سنّیوں کے مقابل ہرگز قابلِ قبول نہیں۔
(بہار شریعت، ح:۱۲، ص:۹٤۲، مکتبۃ المدینہ)

مرتکبِ گناہِ صغیرہ وکبیرہ کی گواہی:

مسئلہ: جو شخص صغیرہ (چھوٹا) گناہ کا مرتکب ہے مگر اس پر اصرار (تکرار) نہ کرتا ہو، یعنی متعدد بار (کئی بار) نہ کیا ہو اور کبیرہ (بڑے گناہ) سے اجتناب (پرہیز) کرتا ہو اس کی گواہی مقبول ہے۔ اور کبیرہ کا ارتکاب کرے گا تو گواہی قبول نہیں۔
(در مختار، بہار شریعت، ح:۱۲، ص:۹٤۲، مکتبۃ المدینہ)

عیب داروں کی گواہی:

مسئلہ: جس کا کسی عذر کی وجہ سے ختنہ نہیں ہوا ہے یا اس کے انثیین (دونوں خصے یعنی انڈے) نکال ڈالے گئے ہوں یا مقطوع الذکر (جن کا ذکر کٹا ہوا) ہو یا ولد الزنا (حرامی) ہو یا خنثیٰ (ہجڑا) ہو اس کی گواہی مقبول ہے۔
(در مختار، بہار شریعت، ح:۱۲، ص:۹٤۲، مکتبۃ المدینہ)

قریبی رشتہ داروں کی گواہی:

مسئلہ: بھائی کی گواہی بھائی کے لیے، بھتیجے کی چچا کے لیے یا چچا کی اولاد کے لیے یا بالعکس (الٹ) یا ماموں اور خالہ اور ان کی اولاد کے لیے یا بالعکس (الٹ) ساس، سسر، سالی، سالے، داماد کے لیے درست ہے۔ مابین (درمیان) مدعی (دعویٰ کرنے والا) و گواہ کے حرمتِ رضاعت یا مصاہرت (سسرالی رشتہ) ہو، گواہی قبول ہے۔
(در مختار و عالمگیری، بہار شریعت، ح:۱۲، ص:۹٤۳، مکتبۃ المدینہ)

ملازمین، رعایا اور اسامیوں کی گواہی:

مسئلہ: ملازمینِ سلطنت اگر ظلم پر اعانت (مدد) نہ کرتے ہوں تو ان کی گواہی مقبول ہے۔ کسی امیر کبیر نے دعویٰ کیا، اس کے ملازمین اور رعایا کی گواہی اس کے حق میں مقبول نہیں۔ یوں ہی زمین دار کے حق میں اسامیوں (کسان کاشت کار) کی گواہی مقبول نہیں۔
(در مختار، بہار شریعت، ح:۱۲، ص:۹٤۳، مکتبۃ المدینہ)

Nurul Hoda Official

غلام، بچہ، مجذوب اور نو مسلم کی گواہی:

مسئلہ: غلام اور بچہ کی گواہی اور وہ لوگ جو دنیا کی باتوں سے بے خبر رہتے ہیں یعنی مجذوب (خدا کی محبت میں غرق) یا مجذوب صفت ان کی گواہی بھی مقبول نہیں۔ غلام نے یا کسی نے بچپن میں کسی معاملہ کو دیکھا تھا، آزاد ہونے اور بالغ ہونے کے بعد گواہی دیتا ہے، یا زمانۂ کفر میں مشاہدہ کیا تھا اسلام لانے کے بعد مسلم کے خلاف گواہی دیتا ہے مقبول ہے کہ مانع (روکنے والا) موجود نہ رہا۔ (در مختار، بہار شریعت، ح:۱۲، ص:۹۴۳، مکتبۃ المدینہ)

محدود فی القذف، کاذب (جھوٹا) اور جھوٹی گواہی دینے والوں کی گواہی:

مسئلہ: جس پر حدِ قذف قائم کی گئی (یعنی کسی پر زنا کی تہمت لگائی اور ثبوت نہیں دے سکا اس وجہ سے اس پر حد ماری گئی) اس کی گواہی کبھی مقبول نہیں اگرچہ تائب ہو چکا ہو، ہاں کافر پر حد قذف قائم ہوئی پھر مسلمان ہو گیا تو اس کی گواہی مقبول ہے۔

جس کا جھوٹا ہونا مشہور ہے یا جھوٹی گواہی دے چکا ہے جس کا ثبوت ہو چکا ہے اس کی گواہی مقبول نہیں۔ (در مختار، بہار شریعت، ح:۱۲، ص:۹۴۳، مکتبۃ المدینہ)

میاں بیوی کی گواہی:

مسئلہ: زوج و زوجہ میں سے ایک کی گواہی دوسرے کے حق میں مقبول نہیں، بلکہ تین طلاقیں دے چکا ہے اور ابھی عدت میں ہے جب بھی ایک کی گواہی دوسرے کے حق میں قبول نہیں۔ بلکہ گواہی دینے کے بعد نکاح ہوا اور ابھی فیصلہ نہیں ہوا ہے یہ گواہی بھی باطل ہو گئی۔ اور ان میں ایک کی گواہی دوسرے کے خلاف مقبول ہے، مگر شوہر نے عورت کے زنا کی شہادت دی تو یہ گواہی مقبول نہیں۔

(در مختار، رد المحتار، بہار شریعت، ح:۱۲، ص:۹۴۳، مکتبۃ المدینہ)

اصول و فروع کی گواہی:

مسئلہ: فرع کی گواہی اصل کے لیے اور اصل کی فرع کے لیے یعنی اولاد اگر ماں باپ،

Nurul Hoda Official

دادادادی وغیرہم اصول کے حق میں گواہی دیں یاماں باپ، دادادادی وغیرہم اپنی اولاد کے حق میں گواہی دیں یہ نامقبول ہے۔ ہاں اگر باپ بیٹے کے مابین (درمیان) مقدمہ ہے اور دادا نے باپ کے خلاف پوتے کے حق میں گواہی دی تو مقبول ہے اور اصل نے فرع کے خلاف یا فرع نے اصل کے خلاف گواہی دی تو مقبول ہے۔

(در مختار، بهار شریعت، ح:۱۲، ص:۹۴۳، مكتبة المدينه)

کام سیکھنے والے شاگرد کی گواہی:

مسئلہ: کسی کاریگر کے پاس کام سیکھنے والے جن کی نہ کوئی تنخواہ ہے نہ مزدوری پاتے ہیں اپنے استاذ کے پاس رہتے اور اس کے یہاں کھاتے پیتے ہیں ان کی گواہی استاذ کے حق میں مقبول نہیں۔ (هدایه، بهار شریعت، ح:۱۲، ص:۹۴۵، مكتبة المدينه)

اجیر خاص یعنی کسی مخصوص شخص کی نوکری کرنے والے کی گواہی:

مسئلہ: اجیر خاص جو ایک مخصوص شخص کا کام کرتا ہے کہ ان اوقات میں دوسرے کا کام نہیں کرسکتا، خواہ وہ نوکر ہو جو ہفتہ وار، ماہ وار، ششماہی، برسی پر تنخواہ پاتا یا روزانہ کا مزدور ہو کہ صبح سے شام تک کا مثلاً مزدور ہے دوسرے دن مستاجر نے بلایا تو کام کرے گا ورنہ نہیں، ان سب کی گواہی مستاجر (ٹھیکیدار) کے حق میں مقبول نہیں۔

(بهار شریعت، ح:۱۲، ص:۹۴۵، مكتبة المدينه)

عام مزدوروں کی گواہی:

مسئلہ: اجیر مشترک جسے اجیرِ عام بھی کہتے ہیں جیسے درزی، دھوبی کہ یہ سبھی کے کپڑے سیتے اور دھوتے ہیں، کسی کے نوکر نہیں کام کریں گے تو مزدوری پائیں گے ورنہ نہیں، ان کی گواہی مقبول ہے۔ (هدایه، بحر، بهار شریعت، ح:۱۲، ص:۹۴۵، مكتبة المدينه)

مخنّث، گویّا اور نوحہ کرنے والی کی گواہی:

مسئلہ: مخنث (ہجڑہ) جس کے اعضا میں لچک اور کلام میں نرمی ہو کہ یہ خلقی (پیدائشی) چیز ہے، اس کی شہادت مقبول ہے۔ اور جو برے افعال کراتا ہو، اس کی گواہی مردود۔ یوہیں

Nurul Hoda Official

گویّا اور گانے والی عورت ان کی گواہی مقبول نہیں اور نوحہ کرنے والی جن کا پیشہ ہو کہ دوسرے کے مصائب میں جاکر نوحہ کرتی ہو اس کی گواہی مقبول نہیں۔ اور اگر اپنی مصیبت پر بے اختیار ہو کر صبر نہ کرسکی اور نوحہ کیا تو گواہی مقبول ہے۔

(در مختار، بہار شریعت، ح:۱۲، ص:۹٤٦، مکتبة المدینه)

فضول گو، زیادہ قسم کھانے اور بکثرت گالی دینے والوں کی گواہی:

مسئلہ: جو شخص اٹکل پچو (اوٹ پٹانگ) باتیں اڑاتا ہو یا کثرت سے قسم کھاتا ہو، یا اپنے بچوں کو یا دوسروں کو گالی دینے کا عادی ہو، یا جانور کو بکثرت گالی دیتا ہو جیسا یکہ، تانگہ گاڑی والے اور ہل جوتنے والے کہ خواہ مخواہ جانوروں کو گالیاں دیتے رہتے ہیں، ان کی گواہی مقبول نہیں۔ (در مختار، بہار شریعت، ح:۱۲، ص:۹٤٦، مکتبة المدینه)

شاعر کی گواہی:

مسئلہ: جو شاعر ہجو (برائی بدگوئی) کرتا ہو، اس کی گواہی مقبول نہیں اور مردِ صالح نے ایسا شعر پڑھا جس میں فحش (بے ہودگی) ہے تو اس کی گواہی مردود نہیں۔ یوہیں جس نے جاہلیت کے اشعار سیکھے اگر یہ سیکھنا عربیت کے لیے ہو تو گواہی مردود نہیں اگرچہ ان اشعار میں فحش (بے ہودگی) ہو۔ (عالمگیری، بہار شریعت، ح:۱۲، ص:۹٤٦، مکتبة المدینه)

کفن فروش اور گورکن کی گواہی:

مسئلہ: جس کا پیشہ کفن اور مُردہ کی خوشبو بیچنے کا ہو کہ وہ اس انتظار میں رہتا ہو کہ کوئی مرے اور کفن فروخت ہو، اس کی گواہی مقبول نہیں۔ (در مختار)

یہاں ہندستان میں ایسے لوگ نہیں پائے جاتے جو یہ کام کرتے ہوں۔ عام طور پر بزاز (کپڑا بیچنے والے) کے یہاں سے کفن لیا جاتا ہے اور پنساریوں (خوشبو بیچنے والوں) کے یہاں سے لوبان (ایک قسم کا گوند جو آگ پر رکھنے سے خوشبو دیتا ہے) وغیرہ لیتے ہیں (لہٰذا ان کی گواہی قبول ہے۔) ہاں شہروں میں تکیہ دار فقیر جو گورکن (قبر کھودنے والے) ہوتے ہیں یا گورکنی نہ بھی کرتے ہوں تو چادر وغیرہ لینا ان کا کام ہے اسی پر ان کی گزر اوقات

Nurul Hoda Official

ہے ان کی نسبت بارہا ایسا سنا گیا ہے یہاں تک کہ وبا (ہیضہ) کے زمانہ میں یہ لوگ کہتے ہیں آج کل خوب سہا لگ ہے، لوگوں کے مرنے پر یہ لوگ خوش ہوتے ہیں ایسے لوگ قابلِ قبولِ شہادت نہیں۔ (بہار شریعت، ح:۱۲، ص:۹٤۷، مکتبة المدينه)

دلال اور وکیل کی گواہی:

مسئلہ: جس کا پیشہ دلالی (سودا کرانے کے کام) ہو کہ وہ کثرت سے جھوٹ بولتا ہے، اس کی گواہی مقبول نہیں۔ (در مختار)

وکالت ومختاری کا پیشہ کرنے والوں کی نسبت عموماً یہ بات مشہور ہے کہ جان بوجھ کر جھوٹ کو سچ کرنا چاہتے ہیں، بلکہ گواہوں کو جھوٹ بولنے کی تعلیم وتلقین کرتے ہیں۔ (لہٰذا ایسے لوگوں کی گواہی مقبول نہیں۔) (بہار شریعت، ح:۱۲، ص:۹٤۷، مکتبة المدينه)

شراب پینے والوں کی گواہی:

مسئلہ: خمر یعنی انگوری شراب ایک مرتبہ پینے سے بھی فاسق اور مردود الشہادۃ ہو جاتا ہے اور اس کے علاوہ دوسری شراب پینے کا عادی ہو، لہو (کھیل) کے طور پر پیتا ہو تو اس کی شہادت بھی مردود ہے اور اگر علاج کے طور پر کسی نے ایسا کیا اگر چہ یہ بھی ناجائز ہے مگر اختلاف (ائمہ) کی وجہ سے فسق (گناہ) سے بچ جائے گا۔

(در مختار، بہار شریعت، ح:۱۲، ص:۹٤۷، مکتبة المدينه)

جانوروں سے کھیلنے والوں کی گواہی:

مسئلہ: جانوروں کے ساتھ کھیلنے والا جیسے مرغ بازی، کبوتر بازی، بٹیر بازی کرنے والے کی گواہی مقبول نہیں۔ اسی طرح مینڈھا لڑانے والے، بھینسا لڑانے والے اور طرح طرح کے اس قسم کے کھیل کرنے والے کہ ان کی بھی گواہی مقبول نہیں۔ ہاں اگر محض دل بہلنے کے لیے کسی نے کبوتر پال لیا ہے بازی (کھیل تماشا) نہیں کرتا یعنی اڑاتا نہ ہو تو جائز ہے، مگر جب کہ دوسروں کے کبوتر پکڑ لیتا ہو جیسا کہ اکثر کبوتر بازوں کی عادت ہوتی ہے اور وہ اسے عیب بھی نہیں سمجھتے، یہ حرام اور سخت حرام ہے کہ پرایا (دوسرے کا) مال ناحق لینا ہے۔

(در مختار، بہار شریعت، ح:۱۲، ص:۹٤۷، مکتبة المدينه)

مرتکب گناہ کبیرہ اور مجلسِ فجور (گناہ کی مجلس) میں بیٹھنے والے کی گواہی:

مسئلہ: جو شخص کبیرہ (گناہ) کا ارتکاب کرتا ہے بلکہ جو مجلسِ فجور (گناہ کی مجلس) میں بیٹھتا ہے اگر چہ وہ خود اس حرام کا مرتکب نہیں ہے، اس کی گواہی بھی مقبول نہیں۔

(عالمگیری، بهار شریعت، ح:۱۲، ص:۹۴۷، مکتبة المدينه)

سودخور، جواری اور حمام میں برہنہ غسل کرنے والے کی گواہی:

مسئلہ: حمام (نہانے کی جگہ) میں برہنہ (ننگا) غسل کرنے والا، سودخوار اور جواری اور چوسر پچیسی کھیلنے والا، اگر چہ اس کے ساتھ جوا شامل نہ ہو یا شطرنج کے ساتھ جوا کھیلنے والا یا اس کھیل میں نماز فوت کر دینے والا یا شطرنج راستہ پر کھیلنے والا ان سب کی گواہی مقبول نہیں۔

(در مختار، عالمگیری، بهار شریعت، ح:۱۲، ص:۹۴۸، مکتبة المدينه)

فرائض کے تارک یا اُن میں تاخیر کرنے والوں کی گواہی:

مسئلہ: جو عبادتیں وقتِ معین میں فرض ہیں کہ وقت نکل جانے پر قضا ہو جاتی ہیں جیسے نماز، روزہ۔ اگر بغیر عذرِ شرعی ان کو وقت سے موخر کرے فاسق مردود الشهادة ہے۔ اور جن کے لیے وقت معین نہیں جیسے زکوۃ اور حج ان میں اختلاف ہے تاخیر سے مردود الشهادة ہے یا نہیں؟ صحیح یہ ہے کہ نہیں ہوتا۔ (عالمگیری، بهار شریعت، ح:۱۲، ص:۹۴۸، مکتبة المدينه)

جمعہ چھوڑنے والے کی گواہی:

مسئلہ: بلا عذر (بے وجہ) جمعہ ترک کرنے والا فاسق (گنہگار) ہے یعنی محض اپنی کاہلی اور سستی سے جو ترک کرے اور اگر عذر کی وجہ سے نہیں پڑھا۔ مثلاً بیمار ہے یا کسی تاویل (عذر) کی بنا پر نہیں پڑھتا، مثلاً یہ کہتا ہے کہ امام فاسق ہے اس وجہ سے نہیں پڑھتا ہوں تو یہ چھوڑنے والا فاسق نہیں۔ (عالمگیری)

یہ عذر اس وقت مسموع ہوگا (سنا جائے گا) کہ ایک ہی جگہ جمعہ ہوتا ہو یا کئی جگہ جمعہ ہوتا ہے مگر سب امام اسی قسم کے ہوں۔ (بهار شریعت، ح:۱۲، ص:۹۴۸، مکتبة المدينه)

Nurul Hoda Official

جماعت چھوڑنے والوں کی گواہی:

مسئلہ: محض (فقط) کاہلی اور سستی سے نماز یا جماعت ترک کرنے والا مردود الشہادۃ اور اگر ترک جماعت کے لیے عذر ہو، مثلاً امام فاسق ہے کہ اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور امام کو ہٹا بھی نہیں جا سکتا یا امام گمراہ بدعتی (بدمذہب) ہے اس وجہ سے اس کے پیچھے نہیں پڑھتا گھر میں تنہا پڑھ لیتا ہے تو اس کی گواہی مقبول ہے۔

(عالمگیری، بهار شريعت، ح:١٢، ص:٩٤٨، مكتبة المدينه)

گناہوں سے توبہ کرنے والوں کی گواہی:

مسئلہ: فاسق نے توبہ کرلی تو جب تک اتنا زمانہ نہ گزر جائے کہ توبہ کے آثار (نشان) اس پر ظاہر ہو جائیں اس وقت تک گواہی مقبول نہیں اور اس کے لیے کوئی مدت (وقت) نہیں ہے بلکہ قاضی کے رائے پر ہے۔ (عالمگیری، بهار شريعت، ح:١٢، ص:٩٤٨، مكتبة المدينه)

بزرگان دین کی برائی بیان کرنے والوں کی گواہی:

مسئلہ: جو شخص بزرگانِ دین، پیشوایانِ اسلام مثلاً صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بُرے الفاظ سے علانیہ یاد کرتا ہو، اس کی گواہی مقبول نہیں۔ انھیں بزرگانِ دین، سلفِ صالحین میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں۔ مثلاً روافض (وہ پیروانِ حضرتِ علی جنھوں نے جنگ جمل میں آپ کا ساتھ چھوڑ دیا تھا) کہ صحابۂ کرام کی شان میں دشنام (گالی گلوج) بکتے ہیں اور غیر مقلدین کہ ائمۂ مجتہدین خصوصاً امام اعظم کی شان میں سب و شتم (گالی گلوج) و بے ہودہ گوئی کرتے ہیں۔ (لہٰذا ان کی بھی گواہی مقبول نہیں۔)

(عالمگیری، بهار شريعت، ح:١٢ ص:٩٤٩، مكتبة المدينه)

حقیر و ذلیل افعال کرنے والے کی گواہی:

مسئلہ: جو شخص حقیر (بے قدر) و ذلیل افعال کرتا ہو اس کی شہادت مقبول نہیں۔ جیسے راستہ پر پیشاب کرنا، راستہ پر کوئی چیز کھانا، بازار میں لوگوں کے سامنے کھانا، صرف پاجامہ یا تہبند پہن کر بغیر کرتہ پہنے یا بغیر چادر اوڑھے گزرگاہِ عام (عام سڑک) پر چلنا، لوگوں کے سامنے پاؤں دراز (لمبا) کرکے بیٹھنا، ننگے سر ہو جانا، جہاں اس کو خفیف (ہلکا) و بے ادبی

Nurul Hoda Official

Nurul Hoda Official

وقلتِ حیا (کم شرم) تصور کیا جاتا ہو۔

(عالمگیری، ھدایہ، فتح، بھار شریعت، ح:۱۲، ص:۹٤۹، مکتبة المدینه)

نکاح کے گواہ

نکاح کی گواہی میں کم از کم دو مَرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کا حاضر ہونا ضروری ہے۔

صاحبِ قانون شریعت قاضی شمس الدین جونپوری فرماتے ہیں:

ایجاب وقبول دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کے سامنے ہو۔ گواہ آزاد، عاقل، بالغ (پورا جوان) ہوں اور سب نکاح کے الفاظ ساتھ سنیں۔ بچوں اور پاگلوں کی گواہی سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ مسلمان مرد کا نکاح مسلمان عورت کے ساتھ ہو تو گواہوں کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے۔

مسئلہ: صرف عورتوں یا خنثیٰ (ہجڑا) کی گواہی سے نکاح نہیں ہو سکتا جب تک ان میں کے دو کے ساتھ ایک مرد نہ ہو۔

(خانیه، بھار شریعت، قانون شریعت، ح:دوم، ص:۷۰)

مسئلہ: نکاح کے گواہ فاسق ہوں یا اندھے یا محدود فی القذف جھوٹی تہمتِ زنا کی وجہ سے جس پر حد لگائی گئی ہو تو ان کی گواہی سے نکاح منعقد تو ہو جائے گا مگر عاقدین (میاں بیوی) میں سے اگر کوئی انکار کر بیٹھے تو ان کی شہادت (گواہی) سے نکاح ثابت نہ ہوگا۔

(درمختار، ردالمحتار، بھار شریعت، قانون شریعت، ح:دوم، ص:۷۱)

مسئلہ: گواہوں کا ایجاب وقبول کے وقت ہونا شرط ہے۔ لہٰذا اگر نکاح اجازت پر موقوف ہے اور ایجاب وقبول گواہوں کے سامنے ہوئے، اور اجازت کے وقت نہ تھے تو ہو گیا اور اس کا عکس (خلاف) ہوا تو نہیں۔

(ھندیه، بھار شریعت، قانون شریت، ح:دوم، ص:۷۱)

مسئلہ: گواہ اسی کو نہیں کہتے جو دو شخص مجلسِ عقد میں مقرر کر لیے جاتے ہیں بلکہ وہ تمام حاضرین گواہ ہیں جنھوں نے ایجاب وقبول سنا، اگر قابلِ شہادت ہوں۔

(قانون شریعت، ح:دوم، ص:۷۱)

فائدہ: بہت بہتر ہوگا کہ پرہیزگار اور متقیوں کی جماعت حاضر ہو، تاکہ برکات حاصل ہوں۔

متفرقات مسائل

نکاح کسے کہتے ہیں؟:

سوال نمبر (۱):- نکاح کسے کہتے ہیں؟

جواب:- نکاح اس عقد کو کہتے ہیں جو اس لیے مقرر کیا گیا کہ مرد کو عورت سے جماع (مباشرت) وغیرہ حلال ہو جائے۔ (بہار شریعت، ح:۷، ص:٤، مکتبۃ المدینہ)

نکاح کرنا کیا ہے؟:

سوال نمبر (۲):- نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب:- جو شخص نان و نفقہ (روٹی کپڑا) کی قدرت رکھتا ہو، اگر اسے یقین ہو کہ نکاح نہیں کرے گا تو گناہ میں مبتلا ہو جائے گا تو ایسے شخص کو نکاح کرنا فرض ہے اور اگر گناہ کا یقین نہیں بلکہ صرف اندیشہ (خوف) ہے تو نکاح کرنا واجب ہے اور شہوت (جوش) کا بہت زیادہ غلبہ نہ ہو تو نکاح کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ اور اگر اس بات کا اندیشہ ہے کہ نکاح کرے گا تو نان و نفقہ نہ دے سکے گا یا نکاح کے بعد جو فرائض متعلقہ ہیں انھیں پورا نہ کر سکے گا تو نکاح کرنا مکروہ ہے۔ اور اگر ان باتوں کا اندیشہ ہی نہیں، بلکہ یقین ہو تو نکاح کرنا حرام ہے۔

(در مختار، بہار شریعت، انوار شریعت، ص:۱۳۱)

نکاح کی شرعی حیثیت:

سوال نمبر (۳):- نکاح میں ہونے والے تمام امور کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کہ نکاح میں کیا ضروری ہے کیا سنت ہے کیا مستحب ہے؟

جواب:- نکاح کے لیے ایجاب و قبول اور دو عادل گواہوں کی حاضری ضروری ہے اس کے بغیر نکاح نہیں ہوتا یعنی دو مسلمان گواہوں کے سامنے میاں بیوی ہونے والے

Nurul Hoda Official

ایجاب وقبول کریں۔مثلاً عورت یہ کہے میں نے اتنے روپے کے عوض (بدلے) اپنی ذات کو تیرے نکاح میں دیا۔ یہ ایجاب ہوا۔ اور مرد یہ کہے کہ میں نے تجھ کو اتنے مہر کے بدلے میں قبول کیا، یہ قبول ہوا۔ بس نکاح ہوگیا اور دونوں میاں بیوی ہو گئے۔مزید کسی اور بات کی ضرورت نہیں۔

ہدایہ میں ہے:

النِّکاح ینعقد بالایجاب والقبول بلفظین یعبر بھما عن الماضی بحضور شاھدین حرین عاقلین بالغین مسلمین۔(ملخصاً، ص:۲۸۶)

مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ ہے کہ ہر نیک اور اہم کام کے شروع میں خطبہ مسنونہ پڑھا جائے۔

حدیث شریف میں ہے:

کل امر ذی بال لم یبدأ بحمد اللہ فھو اقطع۔

(مشکوٰۃ شریف، ص:۵۷۰)

"جو اہم کام بغیر بسم اللہ شروع کیا جائے وہ بے برکت ہوتا ہے"۔اسی لیے فقہ حنفی کی مشہور کتاب "بہار شریعت" میں ہے:

"نکاح کا مجمع (بھیڑ) میں ہونا اور اس سے پہلے خطبہ پڑھنا مستحب ہے"۔

(بہار شریعت، ج:۷، ص:۵)

مگر ابتدائے اسلام سے یہ بات خلافِ تہذیب (اخلاق کے خلاف) سمجھی گئی کہ کنواری یا غیر کنواری عورت خود مجمع میں آ کر ایجاب وقبول کرے۔اس لیے عورت کا ولی (سرپرست) یا وکیل دولہن سے اجازت لے کر دولہا کے پاس آ کر خطبہ پڑھ کر ایجاب وقبول کرا دیتا ہے۔اس کے بعد میاں بیوی دونوں کے لیے دعائے خیر وبرکت کرتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رَفَّأَ فأالانسان اذا تزوج قال بارك اللہ لك وبارك علیكما وجمع بینكما فی خیر۔

"نئے دولہا دولہن کے لیے رسول اللہ ﷺ دعا کرتے اللہ تجھ پر برکت اتارے، بلکہ تم دونوں پر اور تمہارے درمیان خیر خوبی سے اتفاق (میل جول) قائم رکھے اور درود شریف قبولیت دعا کے لیے اکسیر (اثر کرنے والی دوا) ہے"۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

دعائکم معلقة بين السماء والارض حتىٰ تصلوا على نبيكم۔

"جب تک تم اپنے نبی پر درود نہ پڑھو گے تمہاری دعا آسمان وزمین کے بیچ میں معلق (لٹکی) رہے گی"۔

اسی لیے تمام مسلمان دعا کے اول وآخر میں درود شریف پڑھتے ہیں۔ ہندستان اور پاکستان کے بیشتر (اکثر) علاقوں میں اور بیرون ہند میں بھی جہاں کہیں سنی مسلمان ہیں دعا کے اختتام پر درود شریف پہلے یا درود شریف کے بعد الفاتحہ کہتے ہیں جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ سب لوگ کم از کم سورہ فاتحہ پڑھ کر اور جو قل ھو اللہ پڑھ سکیں۔ وہ اس کو بھی پڑھ لیں اور اس کا ثواب جملہ (تمام) انبیا اور مرسلین (رسولوں) اور مرحومین (مرے لوگ) صلحا ومومنین کے لیے ایصال کریں۔ یہاں تک ہم نے نکاح میں ہونے والے تمام امور کی شرعی حیثیت بیان کردی کہ نکاح میں کیا ضروری ہے؟ اور کیا سنت ہے؟ اور کیا مستحب ہے؟

(فتاوٰی بحر العلوم، ج: دوم، ص: ۲۹۵)

نکاح فضولی:-

سوال نمبر (۴):- کیا نکاحِ فضولی باطل ہوتا ہے؟

جواب:- نکاح فضولی ہر گز باطل نہیں، بلکہ منعقد موقوف علی الاجازۃ (اجازت پر ٹھہرا ہوا) ہوتا ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج:۷، ص: ۵۳٤)

نکاح بالجبر:-

سوال نمبر (۵):- کیا اکراہ (زبردستی) کے ساتھ نکاح صحیح ہے؟

جواب:- خود نکاح اگر بالجبر (جبراً) ہو صحیح ونافذ ہے کہ نکاح وطلاق میں اکراہ ان کی

صحت میں مخل (خلل ڈالنے والا) نہیں۔ (در مختار، فتاوی رضویہ، ج:۷، ص:۴۱۸)

فتاوی بحر العلوم میں ہے:

"نکاح تو ہو گیا اگر وہ عورت کو رکھنا نہیں چاہتا تو طلاق دیدے، اگر لڑکی رخصت نہ ہوئی ہو۔ یعنی دونوں میں یکجائی (تنہائی) نہ ہوئی ہو، تو نصف مہر واجب ہوگا۔
(فتاوی بحر العلوم، ج: دوم، ص:۳۳۶)

بچے کے گناہ کا وبال:-

سوال نمبر (۶):- جو باپ اولاد کا نکاح نہ کرے کیا اس باپ پر بچے کے گناہ کا وبال (عذاب) ہے؟

جواب:- بچہ غریب ہو خود نکاح کرنے پر قادر نہ ہو، اور اگر باپ امیر ہو اولاد کا نکاح کر سکتا ہے مگر لاپرواہی یا امیر کی تلاش میں نکاح نہ کرے تب بچہ کے گناہ کا وبال (عذاب) اس لاپرواہ باپ پر ہوگا۔ (مرقاۃ)

کیوں کہ باپ کی کوتاہی اس کے گناہ کا سبب ہے یعنی ذریعۂ گناہ بننے کا وبال صرف باپ پر ہوگا، اگر چہ کسبِ گناہ کا وبال خود بچہ پر ہے۔ (اسی طرح لڑکی کہ) اس کا گناہ باپ پر بھی ہے کیوں کہ وہ اس کا سبب بنا۔ (مرأۃ المناجیح، ج:۵، ص:۵۱)

فتاوی بحر العلوم میں ہے:

"ظاہر ہے کہ جب طرفین (لڑکا، لڑکی) بالغ ہو گئے تو وجوب (نکاح) براہ راست انھیں کی طرف متوجہ ہوگا اور وجوبِ (نکاح) کی صورت میں اگر والدین مانع (روکنے والے) ہوں گے تو ضرور وہ بھی گنہگار ہوں گے۔" (فتاوی بحر العلوم، ج: دوم، ص:۵۵۹)

حرام عورتیں:-

سوال نمبر (۷):- کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ رشتہ داروں کی کن کن عورتوں سے نکاح کر سکتے ہیں اور کن کن سے ناجائز ہے؟ مفصل تحریر فرمادیں۔

جواب:- یہ شخص جن کی اولاد میں ہے جیسے باپ، دادا، نانا یا جو اس کی اولاد میں ہے جیسے بیٹا، پوتا، نواسہ، (بیٹی کا بیٹا) ان کی بیٹیوں سے نکاح حرام ہے۔ اور خسر (سسر) کی

Nurul Hoda Official

بیوی سے بھی حرام ہے، جب کہ وہ اپنی زوجہ (بیوی) کی حقیقی ماں ہو، باقی رشتہ داروں کی بیویوں سے ان کی موت یا طلاق وانقضائے عدت (عدّت پوری ہونے) کے بعد نکاح جائز ہے۔ (احکام شریعت، ح: دوم، ص: ۱۷۹، از علیٰ حضرت)

انوارِ شریعت میں ہے:

ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی، دودھ پلانے والی ماں، دودھ شریکی بہن، ساس، مدخولہ (صحبت کی ہوئی) بیوی کی بیٹی (جو دوسرے سے ہو) نسبی (خاندانی) بیٹا کی بیوی، دو بہنوں کو اکٹھا کرنا، شوہر والی عورت، کافرہ اصلیہ اور مرتدہ، وہابیہ ان سب سے نکاح حرام ہے۔ (انوار شریعت، ص: ۱۳۱)

نکاح میں کفو (برابر) کی حیثیت:-

سوال نمبر (۸):- ایک ذات و برادری والا دوسری ذات و برادری کا کفو ہوسکتا ہے یا نہیں؟ آیا ایک دوسرے سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ مثلاً خان، شیخ میں یا شیخ، انصاری میں۔

جواب:- اصل حیثیت یہ ہے کہ اسلام نے انسانوں کے سارے مصنوعی (بناوٹی) نشیب و فراز (اونچ نیچ) مٹا کر سب کو بھائی بھائی کر دیا۔ مسجد میں سب کو ایک صف میں لا کھڑا کیا اور فضیلت اور بزرگی کا معیار (کسوٹی) تقویٰ اور رہیزگاری پر رکھا۔

قرآن عظیم میں ہے:

يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوباً وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ اَتْقٰكُمْ ۔(الحجرات: ۴۹، آیت: ۱۳)

"اے لوگو! ہم نے تمھیں ایک مرد ایک عورت سے پیدا کیا اور تمھیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔" (کنز الایمان)

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ اسلام نے اپنے دائرے (گھیرے) میں آنے والی مختلف قوموں اور برادریوں کے رسوم وعوائد واخلاق وعادات وامتیاز سے تعرض (روک) نہیں

کیا، انھیں امور کی اصلاح کی، جو اس کے اصول و قواعد سے ٹکرا رہے تھے بقیہ وہ سارے رسم و رواج، رہن سہن کے طریقے، اکل و شرب اور پہننے اوڑھنے کے آداب، بات چیت اور معاملات کے انداز جو ماحول و معاشرہ، آب (پانی) و ہوا اور موسم محل کی پیداوار تھے، اور اسلامی قوانین سے متصادم (ٹکرا جانے والے) نہ تھے، ان سے کوئی تصادم نہ کیا بلکہ انھیں تعارف اور شناخت کی نشانی کے طور پر رکھا، البتہ شرافت اور بزرگی کا معیار قومیت و برادری کو نہ بنا کر تقویٰ اور رہیز گاری کو قرار دیا۔

بیاہ شادی کے معاملے میں بھی ذات برادری کو معیار نہیں قرار دیا کہ فلاں فلاں برادری کی باہم شادی ہو سکتی ہے اور فلاں کی نہیں، بلکہ صرف نو قسم کی عورتوں کی ایک فہرست (لسٹ) دے دی کہ ان عورتوں سے نکاح ناجائز ہے۔

پھر حکم عام فرمایا:

وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّاوَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ. (نساء: ۲۴)

ان کے علاوہ جن عورتوں سے بھی چاہو مہر کے بدلے شادی کر سکتے ہو۔ ایسی صورت میں میاں بیوی دونوں اگر ایک ہی برادری کے ہوں تو کسی قسم کی معاشرتی الجھن کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ ہاں مختلف قوموں کے ہوں تو عورت کو زحمت (تکلیف) ہو سکتی ہے کہ اسے اپنے ماحول سے نئے ماحول میں زندگی کی باقی مدت کاٹنی ہوگی۔ اس لیے شریعت نے عورت اور اس کے اعزہ و اقربا (رشتہ داروں) کو اس بات کی اجازت دی کہ وہ چاہیں تو اپنی لڑکی دوسری قوم کے ساتھ نہ کریں اور سب راضی ہیں تو نکاح نافذ ہو جائے گا۔ شریعت کی اصطلاح میں اسی کو مسئلۂ کفائت کہا جاتا ہے۔ ہاں لڑکی نے اولیاء کی اجازت کے بغیر غیر کفو میں نکاح کیا تو یہ نکاح نافذ ہی نہ ہوگا۔

شامی جلد دوم، ص: ۲۹۷ میں ہے:

نفذ نکاح حرة مكلفة بلا رضى ولى وفى غير الكفوء يفتى بعدم الجواز ولا بد لصحة العقد من الرضاء صريحا.

آزاد، بالغ عورت نے اپنے کفو میں اولیاء کی مرضی کے بغیر بھی نکاح کر لیا تو نکاح

Nurul Hoda Official

شرعاً نافذ ہوگیا اور غیر کفو میں کیا تو نکاح ہوگا ہی نہیں۔ ہاں اپنے اولیاء (اعزہ واقربا) کی مرضی اور صریح اجازت سے کیا تو نکاح نافذ ہوگیا، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں۔ پھر افتخار واعزاز (عزت ومرتبہ) کی یہ سورتیں چوں کہ بنیادی نہیں ہیں اس لیے ماحول اور حالات کی تبدیلی سے شرافت اور بزرگی کے پیمانے بھی بدلتے رہتے ہیں۔ اس لیے شریعت میں اس کی بھی گنجائش رکھی گئی کہ اگر کسی جگہ، حالات میں اتنی تبدیلی آگئی کہ پست افراد (ادنیٰ لوگ) بلند اور اونچے لوگوں کے ہمسر (برابر) یا ان سے بہتر ہوگئے تو وہ اب ان پرانے شرفا (شریفوں) کے کفو (برابر) ہوگئے اور ان کے ساتھ لڑکی بیاہنے میں نہ کوئی شرعی قباحت ہے اور نہ عرفی۔

شامی میں فتح القدیر کے حوالے سے ہے:

شرافت میں کمی کا موجب اہل عرف ہیں تو حکم کا مدار (ٹھہراؤ) عرف بدلنے سے بدل جائے گا۔ اور اس بنیاد پر اسکندریہ (مصر) میں بنکر عطر بیچنے والوں کا کفو ہوسکتا ہے۔ وہاں یہ پیشہ معزز (عزت دار) سمجھا جاتا ہے اور اس کو نقص (برائی) اور عیب نہیں قرار دیا گیا ہے۔ مذکورہ بالا تفصیل کی روشنی میں آپ اپنے سوالوں کی گتھیاں (مشکلیں) سلجھائیں۔ اولاً ہمارے اس علاقہ میں شیخ اور پٹھان دونوں ہی اپنے کو شریف سمجھتے ہیں ادھر دونوں کا بنیادی پیشہ زمین داری اور کاشت کاری (کھیتی باڑی) ہے اور دونوں ہی برادریاں تعلیم حاصل کر کے نوکری اور تجارت پیشہ ہوگئی ہیں اور عرف عام میں دونوں ہی قریب قریب ہم پلہ (برابر کی) شمار کی جاتی ہیں۔

شامی، باب الکفو میں بحر سے ہے:

"میاں بیوی دونوں کا ہم پیشہ (ایک ہی کام کرنے والا) ہونا ضروری نہیں۔ ایک دوسرے کے قریب ہونا کفایت (برابری) کے لیے کافی ہے تو عطر فروش، (عطر بیچنے والا) کپڑا بیچنے والے کا کفو (برابر کا) ہے۔ ایسی صورت میں سوال ہی بے سود (بے فائدہ) ہے کہ ان دونوں کا باہم (ساتھ ساتھ) نکاح کرنا اچھا ہے یا بُرا۔ جب شریعت نے قریبی پیشہ والوں کو کفو قرار دیا ہے تو کسی اور کو بڑا قرار دینے کا کیا حق ہے"؟

ثانیاً اگر دونوں برادریوں میں ایک شریف اور ایک رذیل ہو یہ صرف عرف واصطلاح کی

Nurul Hoda Official

بات ہوئی۔شریعت نے تو لڑکی کے شریف ہونے کی صورت میں بھی جب اس کے اولیاء اور وہ خود غیر شریف میں نکاح سے راضی ہو تو شرعاً نکاح جائز و نافذ قرار دیا تو کسی کو یہ حق کیسے پہنچتا ہے کہ شریعت نے جس کو جائز کہا وہ اسے بُرا کہے۔(فتاوی بحر العلوم، ج: دوم، ص:٤٦١)

عاقلہ کا غیر کفو اور کفو میں نکاح:-

سوال نمبر(۹):- ایک عاقلہ، بالغہ لڑکی اگر کفو میں نکاح کرے یا غیر کفو میں تو کیا حکم ہے اور کفو سے کیا مراد ہے؟

جواب:- عاقلہ بالغہ اپنا نکاح بغیر اجازت ولی کفو سے کر سکتی ہے یہ نکاح صحیح و نافذ ہے۔ اولیاء کو نہ حق منع نہ حق فسخ و اعتراض۔اور اگر غیر کفو سے عورت نے نکاح کیا تو یہ نکاح صحیح نہیں۔

کفو سے مراد وہ مرد ہے کہ مذہب و نسب و پیشہ و چال چلن میں ایسا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح اولیاء زن کے لیے باعث ننگ و عار (ذلت و شرم کا باعث) ہو۔

(فتاوی امجدیہ، ج: ۲، ص:١٠٦)

عجمیوں کی کفائت:-

مسئلہ: عجم (عرب کے سوا کسی ملک) کی قوموں میں نسب کے علاوہ باقی امور مذکورہ (مذہب ، پیشہ، چال چلن باعتبار عزت و شرافت دوسرے سے رذیل کا کفاءت میں لحاظ کیا جائے گا اور عجمی قوموں کا اکثر مدار پیشہ پر ہے، تو یہ خیال کیا جائے گا کہ پیشہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح اولیاے زن (عورت کے سرپرستوں) کے لیے باعث عار ہو۔(فتاوی امجدیہ، ج:۲، ص:١٣٢)

نابالغوں کا نکاح:-

سوال نمبر(۱۰):- اگر لڑکا، لڑکی نابالغ ہوں تو نکاح کیسے ہوگا؟

جواب:- اگر نابالغ ہوں تو ان کے ولی کی اجازت سے ہوگا۔

(انوار شریعت، ص:١٣١)

نابالغوں کے نکاح کا طریقہ:-

سوال نمبر(۱۱):- نابالغ لڑکا اور لڑکی کے نکاح کرانے کا طریقہ کیا ہے؟

Nurul Hoda Official

جواب:- نابالغ لڑکا اور لڑکی کے نکاح کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ لڑکی کا باپ لڑکے کے باپ سے یوں کہے:

"میں نے اپنی بیٹی کو تیرے بیٹے کے نکاح میں دیا۔"

اور لڑکے کا باپ یوں کہے:

"میں نے تیری بیٹی کو اپنے بیٹے کے نکاح میں قبول کیا۔"

یا نکاح پڑھانے والا یوں کہے:

"میں نے اس کی بیٹی کو تیرے بیٹے کے نکاح میں دیا۔"

لڑکے کا باپ کہے:

"میں نے اس کی بیٹی کو اپنے بیٹے کے نکاح میں قبول کیا۔"

بلوغت کی عمر:-

سوال نمبر (۱۲):- شرعاً لڑکا اور لڑکی کتنی عمر میں بلوغ کو پہنچتے ہیں؟

جواب:- لڑکا کم سے کم ۱۲/برس میں اور لڑکی ۹/برس میں۔ اور زیادہ سے زیادہ دونوں ۱۵/برس میں۔ (عرفان شریعت، ح:اول، ص:۵، از اعلیٰ حضرت)

فتاوی رضویہ میں ہے: اس (۱۵/برس کے) بیچ میں جب آثارِ بلوغ (بالغ ہونے کی نشانیاں) ظاہر ہوں بالغہ ہے، ورنہ ۱۵/سال پورے ہونے پر حکم بلوغ دے دیا جائے گا۔ اگرچہ آثارِ بلوغ کچھ نہ ظاہر ہوں۔ (فتاوی رضویہ، ج:۵، ص:۸۴)

دو بہنوں سے نکاح:-

سوال نمبر (۱۳):- ایک مرد کا دو سگی بہنوں سے نکاح اور ان کی اولاد کا کیا حکم ہے؟

جواب:- زوجہ (بیوی) جب تک زوجیت (نکاح) یا عدت میں ہے اس کی بہن سے نکاح حرام قطعی ہے۔ (احکام شریعت، ح:اول، ص:۱۳۵)

فتاوی فیض الرسول میں ہے:

ایک مرد کا دو سگی بہنوں کو بیک وقت (نکاح میں) رکھنا سخت ناجائز وحرام ہے۔

(فتاوی فیض الرسول، ج:۱ول، ص:۵۹۴)

Nurul Hoda Official

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَاَنْ تجمعوا بین الاختین۔ (نساء:٤، آیت:٢٣)

اور دو بہنیں اکٹھی کرنا (حرام ہوئیں)۔ (کنز الایمان)

اس سے جو اولاد ہوگی شرعاً اولاد حرام ہے، مگر ولد الزنا نہیں۔ اسے ولد حرام بمعنی ولد الزنا کہنا جائز نہیں۔ جب تک اس دوسری کو ہاتھ نہ لگایا تھا، پہلی حلال تھی۔ اس وقت تک کے جماع سے جو اولاد پہلی سے ہوئی ولد حلال ہے، اور بعد کے جماع سے جو اولاد ہو وہ بھی شرعاً اولاد حرام ہے، مگر ولد الزنا نہیں۔ دونوں عورتوں کی سب اولادیں کہ زید سے ہوئیں، زید کا ترکہ پائیں گی کہ نسب ثابت ہے۔ ہاں زوجۂ ثانیہ ترکہ نہ پائے گی کہ نکاح فاسد ہے۔ دونوں عورتیں مہر کی مستحق ہیں۔ پہلی مطلقاً اور دوسری اس صورت میں کہ حقیقۃً اس سے جماع کیا ہو، فقط خلوت (تنہائی) کافی نہیں۔ پھر بھی اپنا پورا مہر پائے گی اور دوسری مہرِ مثل اور جو مہر بندھا تھا ،ان دونوں میں سے جو کم ہو وہ پائے گی۔ (احکام شریعت، ح: اول، ص: ١٣٥)

ماں کی خالہ کی بیٹی سے نکاح:-

سوال نمبر (١۴):- ماں کی خالہ کی بیٹی سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب:- ماں کی خالہ کی بیٹی سے نکاح جائز ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج:٥، ص:٨٢)

باپ، بیٹے ساڑھو:-

سوال نمبر (١٥):- لڑکے کی سالی کے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب:- لڑکے کی سالی سے نکاح جائز ہے، جب کہ سالی کی بہن اس کے ساتھ نہ ہو۔ (فتاوی امجدیہ، ج:٢، ص:٥٩)

فتاوی بحر العلوم میں ہے:

یہ رشتہ جائز ہے کہ باپ، بیٹے اور ان کی دونوں منکوحہ عورتوں کے درمیان کوئی ایسا رشتہ نہیں جس سے باہم ان کا نکاح جائز نہ ہو۔ (فتاوی بحر العلوم، ج:١، ص: ١٧٣)

سالی سے نکاح وزنا:-

سوال نمبر (١٦):- سالی سے صحبت وزنا اور نکاح کے بنا پر بیوی کا شرعی حکم کیا ہے؟

Nurul Hoda Official

جواب:- سالی سے زنا کرنے کے سبب شخص مذکور کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوئی۔
(فتاوی فیض الرسول ج: ۱، ص: ۵۸۷)

فتاوی امجدیہ میں ہے:
معاذ اللہ! یہ فعل بے شک حرام ہے، مگر اس کی وجہ سے نکاح نہیں ٹوٹا۔ وہ بدستور اس کی زوجہ ہے۔ (فتاوی امجدیه، ج: ۲، ص: ۷۲)
فتاوی رضویہ میں ہے:
بموجودی زوجہ، سالی سے نکاح حرام اور اس پر فرض ہے کہ اسے ہاتھ نہ لگائے اور فوراً چھوڑ دے۔ اور زنا تو ہر حال حرام ہی ہے، مگر سالی سے نکاح یا زنا کرنے سے زوجہ مطلقہ نہیں ہوتی، نہ آیت کا یہ مطلب ہے۔ نہ سالی سے زنا کے سبب زوجہ سے جماع حرام ہو۔
درمختار میں ہے: **فی الخلاصة وطی اخت اِمْرأتِهٖ لاتحرم علیه امرأته۔**
نہ سالی کے ساتھ فقط نکاح کرنے سے جماع زوجہ ممنوع ہو جائے، جب تک سالی سے جماع واقع نہ ہو۔ ہاں اگر بعد نکاح سالی سے جماع کرلیا تو اب زوجہ سے جماع حرام ہو گیا۔ یہاں تک کہ سالی کو چھوڑ دے۔ اور اس کی عدت گزر جائے اس وقت زوجہ سے جماع (صحبت) جائز ہوگا۔ یوہیں اگر بے نکاح سالی سے جماع کیا، مگر دیدہ و دانستہ (جان بوجھ کر) زنا نہ کیا، بلکہ شبہہ اور دھوکے سے جماع واقع ہو تو بھی زوجہ سے جماع حرام ہو گیا، جب تک اس جماعِ شبہہ کے سبب سالی پر جو عدت لازم آئی ہے ختم نہ ہو جائے گی۔
(فتاویٰ رضویه، ج: ۵، ص: ۱۱۱)

سالی کی لڑکی سے نکاح:-

سوال نمبر (۱۷):- اپنے حقیقی ساڑھو کی لڑکی سے نکاح کرنا کیسا ہے؟
جواب:- ساڑھو کی لڑکی اگر سالی کے بطن (پیٹ) سے نہیں تو اس سے نکاح مطلقاً جائز ہے جب کہ کوئی مانع شرعی نہ ہو، اور اگر سالی سے ہے یعنی اپنی زوجہ کی بھانجی تو جب تک زوجہ اس کے نکاح میں ہے اس کی بھانجی سے نکاح حرام ہے ہاں عورت کو طلاق دے دے اور عدت گزر جائے یا عورت مر جائے، اس کی بھانجی سے نکاح جائز ہوگا۔ (فتاوی رضویہ، ج: ۵، ص: ۸۲)

Nurul Hoda Official

فتاوی بحر العلوم میں ہے:
سالی کی لڑکی محرمات میں سے نہیں ہے۔اس لیے اس سے شادی جائز ہے۔
(فتاوی بحر العلوم، ج:۲، ص:۵۰۵)

ہمشیرہ اور ساس کو چھونا:-

سوال نمبر (۱۸):-ایک شخص نے اپنی زوجہ کے دھوکے میں سہو (بھولے) سے اپنی ہمشیرہ (سگی بہن) یا خوش دامن (ساس) کا ہاتھ از روئے شہوت (جوش میں) کے پکڑا، اس کے نکاح میں کچھ خلل ہوا یا نہیں؟

جواب:- ہمشیرہ (سگی بہن) کا ہاتھ پکڑنے سے نکاح میں کچھ خلل نہ آیا اور خوش دامن (ساس) کا ہاتھ پکڑنے سے نکاح فاسد ہو گیا، اگر اس سے شہوت (جوش) پیدا ہوئی یا پہلے سے تھی تو زائد ہو گئی اور انزال (منی کا نکلنا) نہ ہوا، عورت ہمیشہ کو اس پر حرام ہو گئی۔
(فتاوی رضویہ، ج:۵، ص:۱۲۲)

چار مَردوں سے نکاح کیوں نہیں؟:-

سوال نمبر (۱۹):- خدا نے مَردوں کو دو دو، تین تین، چار چار عورتیں حلال فرمائی ہیں۔عورت کے لیے یہی حکم کیوں نہیں؟

جواب:-اللہ عزوجلّ فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ
بے شک اللہ عزوجلّ بے حیائی کا حکم نہیں فرماتا۔ایک عورت پر دو مَردوں کا اجتماع صریح (کھلی) بے حیائی ہے جسے انسان تو انسان جانوروں میں بھی جو سب سے خبیث تر ہے یعنی خنزیر، وہی روا (جائز) رکھتا ہے۔حرمتِ زنا کی حکمت نسب کا محفوظ رکھنا ہے، ورنہ پتہ نہ چلے کہ بچہ کس کا ہے۔اگر عورت سے دو مَردوں کا نکاح جائز ہو تو وہی قباحت (برائی) کہ زنا میں تھی۔ یہاں بھی عائد ہو معلوم نہ ہو سکے کہ بچہ کس کا ہے۔(فتاوی رضویہ، ج:۵، ص:۱۰۳)

ربیبہ سے حقیقی بھائی کا نکاح:-

سوال نمبر (۲۰):-عرض: زید کی ربیبہ لڑکی کا نکاح زید کے حقیقی بھائی سے ہو

Nurul Hoda Official

سکتا ہے؟

جواب:- ارشاد: ہاں جائز ہے۔ (الملفوظ، ح: اول، ص: ۷۱)

ربیبہ یعنی سوتیلی بیٹی۔ بیوی کی وہ بیٹی جو، اس کے پہلے کے شوہر سے ہو، اپنی بیٹی نہیں۔

چھوٹے بھائی کی بیوی سے نکاح:-

سوال نمبر (۲۱):- چھوٹے بھائی کے انتقال کے بعد بڑا بھائی اس کی بیوی سے نکاح کرسکتا ہے؟

جواب:- اپنے چھوٹے بھائی کی بیوی سے عدتِ وفات گزرنے کے بعد ضرور نکاح کرسکتا ہے۔ (فتاوی بحر العلوم، ج: ۲، ص: ٤۹۳)

بہن، بھائی اور نکاح:-

سوال نمبر (۲۲):- بھائی، بہن بچپن میں کھو گئے، بڑے ہوئے تو دونوں کا نکاح ہوگیا تو کیا حکم ہے؟

جواب:- ان دونوں پر واجب ہے کہ فوراً علیحدہ (جدا) ہوجائیں۔

(فتاوی بحر العلوم، ج: ۲، ص: ۵۰۶)

سمدھن سے نکاح:-

سوال نمبر (۲۳):- عرض: سمدھن (میاں بیوی کے ماں باپ کا رشتہ) کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے؟

جواب:- ارشاد: ہاں۔ (بعد وفاتِ سمدھی)۔ (الملفوظ، ح: سوم، ص: ۸)

ممانی سے نکاح:-

سوال نمبر (۲۴):- وفات ماموں کے بعد اپنی ممانی سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب:- ماموں کے انتقال ہوجانے اور عدت گزر جانے کے بعد اپنی سگی ممانی سے نکاح کر لینا شرعاً جائز ہے۔ کوئی قباحت (خرابی) نہیں، اگر کوئی دوسری وجہ مانع نکاح نہ ہو۔

(فتاوی فیض الرسول، ج: اول، ص: ۵۷۷، فتاوی رضویہ، ج: ۵، ص: ۱۸۳)

Nurul Hoda Official

چچی سے نکاح:-

سوال نمبر(۲۵):- کیا سگی چچی سے نکاح جائز ہے؟

جواب:- سگی چچی سے چچا کی وفات یا طلاق (وانقضائے عدت یعنی عدت پوری ہونے) کے بعد نکاح جائز ہے۔ (فتاوی بحر العلوم، ج:دوم، ص:۵۰۱)

پَری یا جنّ سے نکاح:-

سوال نمبر(۲۶):- پَری یا جنّ سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب:- مرد کا پری سے، یا عورت کا جن سے نکاح نہیں ہوسکتا۔

(در مختار، رد المختار، بهار شریعت، حصه ۷، ص:٤، مکتبة المدینه)

بہو سے نکاح:-

سوال نمبر(۲۷):- بکر اپنی بہو سے بعد طلاق وانقضائے عدت نکاح کرسکتا ہے یا نہیں؟

جواب:- بکر کا اپنے حقیقی بیٹے کی بیوی (یعنی بہو) سے بعد طلاق وانقضائے عدت (عدّت پوری ہونے کے بعد) بھی نکاح کرنا حرام ہے۔ (فتاوی فیض الرسول، ج:اول، ص:۵٦۹)

خسر نے بہو سے زنا کیا تو............؟:-

سوال نمبر(۲۸):- خسر نے بہو سے زنا کیا تو بیٹے کا نکاح رہا، یا نہیں؟

جواب:- اس فعل سے عورت اپنے شوہر پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی ہے، مگر نکاح زائل نہیں ہوتا، نہ عورت دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے جب تک شوہر متارکہ نہ کرے۔ مثلاً کہے میں نے تجھے چھوڑا اور عدت گزرے۔ اس کے بعد نکاح دوسرے سے کرسکے گی۔

(فتاوی رضویه، ج:۵، ص:۱۷۵)

فتاوی بحر العلوم میں ہے:

بہو لڑکے پر حرام ہوگئی۔ لڑکے پر لازم ہے کہ اس کو چھوڑ دے یعنی یہ کہے کہ میں نے اس سے علیحدگی کی، اگر وہ خود ایسا نہ کرے تو کسی صحیح العقیدہ عالم دین کے پاس یہ مسئلہ پیش کیا

Nurul Hoda Official

جائے اور وہ یہ فیصلہ دے کہ میں نے اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان علیحدگی کر دی۔ اب عدت کے بعد دوسری شادی کرسکتی ہے۔ (فتاوی بحر العلوم، ج: چہارم، ص: ۲۸)

بہو کو بشہوت چھونا:-

سوال نمبر (۲۹):- شہوت (جوش) کے ساتھ بہو کا ہاتھ پکڑنے کا کیا حکم ہے؟

جواب:- لڑکے کی زوجہ کو اگر شہوت کے ساتھ چھوا تو وہ عورت اب لڑکے پر بھی ہمیشہ کے لیے حرام ہوگئی۔ (عالمگیری، فتاوی امجدیہ، ج: ۲، ص: ۵۹)

فتاوی بحر العلوم میں ہے:

بہو کا ہاتھ پکڑنے سے بہو اس کے لڑکے پر حرام ہوگئی۔ جب کہ ہاتھ پکڑنے کے وقت شہوت (جوش) ہو یعنی اگر خسر جوان ہو، اس کا آلہ منتشر ہو جائے اور پہلے سے منتشر ہو تو زیادہ انتشار ہو جائے۔ اور اگر بوڑھا ہے تو صرف دل کی رغبت (خواہش) اور اشتہا (چاہت) ہی حرمت ثابت کرنے کے لیے کافی ہے، پھر یہ بھی ضروری ہے کہ کپڑا وغیرہ حائل (روکنے والا) نہ ہو یعنی جسم کو براہ راست چھوا ہو تو اگر یہ صورتیں پائی گئیں جن سے حرمت ثابت ہوتی ہے تو ضرور بکر کی بیوی اس پر حرام ہوگئی، ورنہ نہیں۔ اور حرمت ثابت ہونے کے بعد عورت نکاح سے نکلتی نہیں جب تک کہ شوہر یہ نہ کہے کہ میں نے اس کو علیحدہ کیا، یا قاضی تفریق (جدائی) کرے۔ شوہر کو شرعاً ایسی عورت کو علیحدہ کرنا ضروری ہے۔

(فتاوی بحر العلوم، ج: دوم، ص: ۵۲۰)

بیٹی اور ماں کو بشہوت چھونا:-

سوال نمبر (۳۰):- کسی نے رات میں اپنی بیوی کے بجائے اپنی لڑکی یا ساس پر شہوت (جوش) سے ہاتھ رکھ دیا، اور کسی نے سوتیلی ماں پر بدنیتی سے ہاتھ رکھے تو کیا حکم ہے؟

جواب:- دونوں مسئلوں میں وہ عورتیں اپنے شوہر پر حرام ہوگئیں، اگر شہوت سے چھوتے وقت اتنا موٹا کپڑا حائل (روکنے والا) نہ رہا ہو جس سے گرمی نہ محسوس ہو۔ میاں بیوی دونوں پر واجب ہے کہ وہ نکاح فسخ (باطل) کر دیں یا شوہر کہے کہ میں نے عورت کو الگ کر

Nurul Hoda Official

دیا، اس کے بغیر نکاح ختم نہ ہوگا، صحبت اس سے ضرور حرام رہے گی۔

درمختار میں ہے:

بِحُرمة المصاهرة لا يرتفع النكاح ولا يجوزلها التزوج بآخر الا بعد المتاركة وانقضاء العدة۔

حرمت مصاہرت سے نکاح خود بخود ختم نہیں ہوتا، جب تک کہ وہ دونوں ختم نہ کریں۔ نکاح ختم کرنے کے بعد عورت کو عدت گزارنی ہوگی، اس کے بعد دوسری جگہ نکاح کرے۔ (فتاوی بحر العلوم، ج:دوم، ص:۴۹۳)

بیٹی کا ددھ پی لیا تو:......؟:-

سوال نمبر (۳۱):- کوئی شخص اپنی لڑکی (بیٹی) کا دودھ پی لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب:- اگر پستان (چھاتی عورت کی) منہ میں لیا ہو تو یہ شہوت ہی سے ہوگا۔ لڑکی تو اس پر حرام تھی ہی (اب) اس کی ماں اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہوگئی۔ اس پر لازم ہے کہ اس کو ہمیشہ کے لیے اپنے سے علیحدہ کردے۔ (فتاوی بحر العلوم، ج:دوم، ص:۵۱۵)

ساس کو شہوت سے چھونا:-

سوال نمبر (۳۲):- کیا حقیقی ساس (منکوحہ یعنی بیوی کی ماں) کے کسی حصۂ جسم کو بشہوت (جوش کے ساتھ) چھونے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:- اس میں شک نہیں کہ اپنی منکوحہ کی ماں کے جسم کو بنظر شہوت کسی جگہ ہاتھ لگانے سے گو نکاح زائل (ختم) نہیں ہوتا، مگر عورت ہمیشہ ہمیشہ کو حرام ہو جاتی ہے اور اس شخص پر واجب ہوتا ہے کہ اسے چھوڑ دے، لیکن اس قدر ضرور ہے کہ مس (چھونا) بحالت شہوت ہو یعنی ہاتھ لگانے کے وقت ہی معاً نعوظ (یعنی عضو تناسل کا قائم ہونا) پیدا ہو یا پہلے سے نعوظ تھا تو ایسی حالت میں زائد ہو جائے، ورنہ اگر جس وقت مس (چھونا) کیا نعوظ نہ تھا جب مس ختم ہو چکا اس کے بعد پیدا ہوا یا نعوظ پہلے سے تھا اور مس کرنے میں کچھ زیادہ نہ ہوا بدستور رہا تو حرمت نہ ہوگی۔ اسی طرح یہ بھی ضرور ہے مس برہنہ جسم پر ہو یا کسی ایسے باریک کپڑے پر سے کہ عورت کے جسم کی حرارت اس کے ہاتھ کو پہنچنے سے مانع نہ ہو۔ جیسے

Nurul Hoda Official

اس زمانہ میں جالی یا تنزیب کی کرتیاں ورنہ اگر ایسا سنگین (موٹا) کپڑا حائل تھا کہ جسم زن کی گرمی ہاتھ کو محسوس نہ ہونے دے تو حرمت نہیں اگر چہ مَس بہزار شہوت واقع ہوا ہو۔ نیز ایک شرط حرمت یہ ہے کہ یہ حرکت انزال کی طرف مودی نہ ہوا گر انزال ہو گیا حرمت نہ ہوئی۔

(فتاوی رضویہ، ج:۵، ص:۱۱۲)

فتاوی امجدیہ میں ہے:

بوسہ لینے کی صورت میں اگر معلوم ہے کہ شہوت نہیں ہوئی جب تو حرمت مصاہرت نہیں، ورنہ حرمت (مصاہرت) ثابت ہو جائے گی۔ (فتاوی امجدیہ، ج:۲، ص:۸۸)

ساس کو بشہوت چھونا اور دیکھنا:-

سوال نمبر (۳۳):- زید نے اپنی ساس کو شہوت کی نگاہ سے دیکھا یا چھوا، ہر دو صورت میں اس کی بیوی اس کے نکاح میں رہی یا نہیں؟

جواب:- نظر بشہوت سے حرمت مصاہرت اس وقت ہوتی ہے جب کہ نظر فرج داخل (عورت کی شرم گاہ کا اندرونی حصے) کی طرف ہو اس کے منہ یا کسی اور عضو کی طرف حتیٰ فرج خارج (عورت کی شرمگاہ کے باہری حصے) کی طرف بھی نظر سے حرمت نہ ہوگی۔

ہدایہ میں ہے: **والمعتبر النظر الیٰ الفرج الداخل.**

اگر پہلی قسم کا دیکھنا پایا گیا یا اسے شہوت کے ساتھ چھوا تو عورت ہمیشہ کو حرام ہو گئی، اب پھر نکاح بھی نہیں ہو سکتا۔ (فتاوی امجدیہ، ج:۲، ص:۷۱)

اجنبیہ کی بیٹی سے نکاح کب حرام ہے؟:-

سوال نمبر (۳۴):- اجنبیہ (انجان) عورت اور اس کی بیٹی سے نکاح کب کب حرام ہے؟

جواب:- اجنبیہ (انجان عورت) کی ماں کے ساتھ حلال خواہ حرام کسی طرح صحبت کرنے بلکہ صرف بشہوت ہاتھ لگانے یا بوسہ لینے سے (وہ اجنبیہ یعنی) بیٹی ہمیشہ ہمیشہ کو حرام ہو جاتی ہے اور بیٹی کے ساتھ (بھی) ان معاملات (یعنی مذکورہ افعال) سے ماں (ہمیشہ ہمیشہ کو حرام ہو جاتی ہے۔) (فتاوی رضویہ، ج:۵، ص:۱۲۴)

Nurul Hoda Official

فتاوی بحر العلوم میں ہے:
بشہوت دیکھنے اور چھونے سے نکاح ناجائز ہونے کا مطلب یہ ہے کہ عورت کی شرم گاہ کا داخلی حصہ شہوت کے ساتھ دیکھے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ عورت کے چہرے کو بھی شہوت سے دیکھے تو اس کی لڑکی دیکھنے والے پر حرام ہوگی۔ یوں ہی چھونے سے مراد عورت کے کسی بھی حصہ (جسم) کو بے حجاب اتنے شہوت کے ساتھ چھونا ہے یا اتنے باریک کپڑے کے اوپر سے چھونا کہ عورت کے جسم کی حرارت (گرمی) مرد کو محسوس ہو۔ موٹے کپڑے کے اوپر سے چھوا تو نہیں۔ تو جس طرح دیکھنے اور چھونے سے حرمتِ مصاہرت قائم ہوتی ہے اگر زید نے اس طرح دیکھا یا چھوا تو ضرور ہندہ کی لڑکی زید پر حرام ہوجائے گی۔
(فتاوی بحر العلوم، ج: ۲، ص:۴۹۶)

سوتیلی ساس سے نکاح:-

سوال نمبر (۳۵):- سوتیلی ساس سے نکاح کرنا کیسا ہے؟
جواب:- زوجہ کی سوتیلی ماں سے نکاح جائز ہے کہ سوتیلی ماں، ماں نہیں ہوتی۔
(فتاوی رضویہ، ج: ۵، ص: ۸۲)

بیوی کے بیٹے کی بیوی سے نکاح:-

سوال نمبر (۳۶):- زوجہ کے بیٹے کی بیوی سے نکاح کرنا کیسا ہے؟
جواب:- جائز ہے، وہ اس کی (حقیقی) بہو نہیں، یعنی دوسرے شوہر سے ہے۔
(فتاوی رضویہ، ج:۵، ص:۷۹)

بَن مانُس سے نکاح:-

سوال نمبر (۳۷):- بَن مانُس سے نکاح کرنا کیسا ہے؟
جواب:- یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ بن مانس آدمی کی شکل کا ایک جانور ہوتا ہے اگر واقعی ہے تو اس سے بھی نکاح نہیں ہوسکتا کہ وہ انسان نہیں۔ جیسے پانی کا انسان کہ دیکھنے سے بالکل انسان معلوم ہوتا ہے اور حقیقۃً وہ انسان نہیں۔ (بہار شریعت، ح:۷، ص:۴)

Nurul Hoda Official

روافض میں شادی:-

سوال نمبر (۳۸):- عرض: روافض (وہ پیروانِ حضرت علی جنھوں نے جنگ جمل میں آپ کا ساتھ چھوڑ دیا تھا یعنی شیعہ) میں شادی کرنا کیسا ہے؟ آج کل عجیب قصہ ہے کوئی رافضی کسی کا ماموں ہے اور کسی کا سالا، کوئی کچھ، کوئی کچھ؟

جواب:- ارشاد: ناجائز ہے۔ (الملفوظ، ح:۲، ص:۹۷)

ماہ شعبان میں نکاح:-

سوال نمبر (۳۹):- عرض: شعبان میں نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب:- ارشاد: کوئی حرج نہیں۔ ہاں یہ آیا ہے:

لانکاح بین العیدین۔

"دو عیدوں کے درمیان نکاح نہیں"۔

اس سے مراد یہ ہے کہ جمعہ کے دن اگر عید پڑے تو ظاہر ہے کہ جمعہ وعیدین کے درمیان فرصت کہاں ہوسکتی ہے؟ (الملفوظ، ح: سوم، ص:۵۱)

ماہ صفر اور ماہ محرم میں نکاح:-

سوال نمبر (۴۰):- کیا ماہ صفر و ماہ محرم میں شادی کرنا جائز ہے؟

جواب:- یکم صفر سے ۱۳؍صفر تک اور یکم ربیع الاول سے ۱۲؍ربیع الاول تک اور ماہ محرم میں شادی بیاہ کرنا بلا شبہ جائز ہے۔ شرعاً کوئی حرج نہیں۔ ان تاریخوں میں شادی بیاہ کرنے کو منع کرنا جہالت و نادانی ہے۔ (فتاوی فیض الرسول، ح: اول، ص:۵٦۲، فتاوی رضویہ، ج:۵، ص:۷۸)

سوال نمبر (۴۱):- ماہ صفر اور ہر ماہ میں ۳، ۱۳، ۲۳، ۸، ۱۸، ۲۸؍ وغیرہ ان تاریخوں کو لوگ منحوس جانتے ہیں اور پنجشنبہ (جمعرات) و یکشنبہ (اتوار)، چہار شنبہ (بدھ) وغیرہ ایام کو شادی وغیرہ نہیں کرتے۔ اعتقاد یہ ہے کہ سخت نقصان پہنچے گا، ان کا کیا حکم ہے؟

جواب:- یہ سب باطل و بے اصل ہیں۔ (فتاوی رضویہ، ج:۱۰، ص:۱۷۰)

Nurul Hoda Official

اسلامی اخلاق وآداب میں ہے:
"ماہ صفر کولوگ منحوس جانتے ہیں۔اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے ،لڑکیوں کورخصت نہیں کرتے ، اور بھی اس قسم کے کام کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں خصوصاً ماہ صفر کی ابتدائی ۱۳ ،تاریخیں بہت زیادہ نحس (منحوس) مانی جاتی ہیں اور ان کوتیرہ تیزی کہتے ہیں یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔"

حدیث میں فرمایا:
(لا صفر) کہ صفرکوئی چیز نہیں یعنی لوگوں کا اسے منحوس سمجھنا غلط ہے۔اسی طرح ذیقعدہ کے مہینے کوبھی بہت لوگ بُرا جانتے ہیں اوراس کوخالی کا مہینہ کہتے ہیں یہ بھی غلط ہے اور ہر ماہ میں ۳، ۱۳، ۲۳، ۸، ۱۸، ۲۸ رکومنحوس جانتے ہیں یہ بھی لغویات ہے۔
(بہارِ شریعت، حصہ:۱۶، ص:۶۵۹، مکتبۃ المدینہ)

ملفوظ میں ہے: نکاح کسی مہینے میں منع نہیں، یہ غلط مشہور ہے۔(الملفوظ، ح:اول، ص:۷۱)

سعدونحس کا حکم:-

سوال نمبر(۴۲):- ستاروں کے اثرات،سعدونحس پرعقیدہ رکھنا کیسا ہے؟

جواب:- مسلمان مطیع (فرماں بردار) پرکوئی چیز نحس (منحوس) نہیں اور کافروں کے لیے کچھ سعد (مبارک) نہیں ۔اور مسلمان عاصی (گنہگار) کے لیے اس کا اسلام سعد ہے طاعت بشرط قبول سعد ہے معصیت بجائے خود نحس ہے اگر رحمت وشفاعت اس کی نحوست سے بچالیں بلکہ نحوست کوسعادت کردیں۔

اولٰٓئک یبدل اللہ سیّاٰتھم حسنٰتٍ (الفرقان:۲۵،/۷۰)

بلکہ کبھی گناہ یوں سعادت ہوجاتا ہے کہ بندہ اس پر خائف وترساں (ڈرنے والا) وتائب وکوشاں (کوشش کرنے والا) رہتا ہے۔وہ ڈھل گیا اور بہت سی حسنات مل گئیں۔ باقی کواکب میں کوئی سعادت ونحوست نہیں، اگر ان کوخود موثر (اثر کرنے والا) جانے مشرک ہے اوران سے مدد مانگے توحرام ہے،ورنہ ان کی رعایت ضرور خلاف توکل ہے۔
(فتاوی رضویہ ،ج:۱۰، ص:۲۶۵)

Nurul Hoda Official

فتاوی امجدیہ میں ہے:
یہ سب بے اصل اور نجومیوں کے ڈھکوسلے (دھوکے) ہیں کہ ان کا اعتبار ہرگز نہ کرے۔
(فتاوی امجدیه، ج: چهارم، ص:٦١)

نوٹ:- سعد ونحس یہ عقائد روافض سے ہیں، اہل سنت کے نزدیک تمام دن اچھے اور مبارک ہیں۔

بے پردہ ہونا اور گفتگو کرنا جائز:-

سوال نمبر (۴۳):- کن لوگوں سے عورتوں کو پردہ نہ کرنا جائز ہے؟

جواب:- تمام محارم مگر رضاعی (دودھ شریک) محارم (جن سے نکاح جائز نہ ہو) سے جوان عورت کو پردہ اولیٰ ہے اور ممکن ہو تو محارمِ صہری (سسرالی) سے بھی۔
(فتاویٰ رضویہ، ج:۱۰/۲، ص:۱٦١)

سوال نمبر (۴۴):- کن لوگوں سے عورتوں کو گفتگو کرنا اور ان کو اپنی آواز سنانا جائز ہے؟

جواب:- تمام محارم اور حاجت ہو اور اندیشۂ فتنہ نہ ہو نہ خلوت ہو تو پردہ کے اندر سے بعض نامحارم سے بھی۔ (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۰/۲، ص:۱٦١)

اجنبیہ عورت کو دیکھنا:-

سوال نمبر (۴۵):- کیا اجنبیہ عورت کی طرف نظر کرنا جائز ہے؟

جواب:- اجنبیہ (انجان) عورت کے چہرے کی طرف اگرچہ نظر جائز ہے جب کہ شہوت (جوش) کا اندیشہ (ڈر) نہ ہو، مگر یہ زمانہ فتنے کا ہے، اس زمانے میں ویسے لوگ کہاں، جیسے اگلے زمانہ میں تھے۔ لہٰذا اس زمانے میں اس کو دیکھنے کی ممانعت کی جائے گی، مگر گواہ وقاضی کے لیے کہ بوجہ ضرورت ان کے لیے نظر کرنا جائز ہے۔ (اسلامی اخلاق وآداب، ص:۹۹)

فتاوی بحر العلوم میں ہے:
اجنبی عورت کی طرف نظر کرنے کا حکم یہ ہے کہ اس کی ہتھیلی اور چہرے کی طرف نظر

Nurul Hoda Official

کرنا جائز ہے اور اس کے دیکھنے کی بھی وہی شرط ہے کہ مرد وعورت کسی کو شہوت کا اندیشہ نہ ہو، (ورنہ نظر کرنا حرام ہے۔)(بہار شریعت، ح:١٦، ص:٦٦)

اس لیے اسلم طریقہ یہی ہے کہ عورت منہ بھی چھپائے ہوئے ہو۔

(فتاوی بحر العلوم، ج:چهارم، ص:٤١)

صاحب بہار شریعت فرماتے ہیں:

اجنبیہ (انجان) عورت کے چہرہ اور ہتھیلی کو دیکھنا اگر چہ جائز ہے مگر چھونا جائز نہیں۔ اگر چہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو، کیوں کہ نظر کے جواز کی وجہ ضرورت اور بلوائے عام (ابتلائے عام) ہے چھونے کی ضرورت نہیں، لہٰذا چھونا حرام ہے۔

(بهارِ شریعت، حصه:١٦، ص:٤٤٦، مکتبة المدینه)

عورت کا مرد کو دیکھنا اور چھونا:-

سوال نمبر (۴۶):-عورت، مرد کو دیکھ سکتی یا نہیں؟

جواب:-عورت کا مرد اجنبی کی طرف نظر کرنے کا وہی حکم ہے جو مرد کا مرد کی طرف نظر کرنے کا ہے۔ اور یہ اس وقت ہے کہ عورت کو یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس کی طرف نظر کرنے سے شہوت نہیں پیدا ہوگی اور اگر اس کا شبہہ (شک) بھی ہو تو ہر گز نظر نہ کرے۔

(عالمگیری، بهارِ شریعت، حصه:١٦، ص:٤٤٣، مکتبة المدینه)

(ہاں) عورت اس مرد کو جس نے اس کے پاس (نکاح کا) پیغام بھیجا ہے، دیکھ سکتی ہے اگر چہ اندیشۂ شہوت ہو، مگر دیکھنے میں (اس کی) یہی نیت ہو کہ حدیث پر عمل کرنا (چاہتی ہے۔)(اسلامی اخلاق وآداب، ص:٩٩)

سوال نمبر (۴۷):-عورت کا مرد اجنبی کے جسم کو چھونا کیسا ہے؟

جواب:-عورت مرد اجنبی کے جسم کو ہر گز نہ چھوئے، جب کہ دونوں میں سے کوئی جوان ہو، اس کو شہوت ہو سکتی ہو، اگر چہ اس بات کا دونوں کو اطمنان ہو کہ شہوت نہیں پیدا ہوگی۔ (عالمگیری، بهارِ شریعت، حصه:١٦، ص:٤٤٣، مکتبة المدینه)

Nurul Hoda Official

منگیتر کو دیکھنا:-

سوال نمبر (۴۸):- کیا جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اس کو دیکھ سکتا ہے؟

جواب:- (ہاں) عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو اس نیت سے دیکھنا جائز ہے۔

کہ حدیث میں یہ آیا ہے کہ جس سے نکاح کرنا چاہتے ہو اس کو دیکھ لو کہ یہ بقائے محبت کا ذریعہ ہوگا۔ اسی طرح عورت اس مرد کو جس نے اس کے پاس (نکاح کا) پیغام بھیجا ہے دیکھ سکتی ہے اگر چہ اندیشۂ شہوت ہو، مگر دیکھنے میں دونوں کی یہی نیت ہو کہ حدیث پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ:١٦، ص:٤٤٧، مكتبة المدينه)

صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں یہ عرض کی کہ انصار یہ عورت سے نکاح کا میرا ارادہ ہے، حضور ﷺ نے فرمایا اسے دیکھ لو کیوں کہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہے یعنی ان کی آنکھیں کچھ بھوری ہوتی ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ:١٦، ص:٤٤١، مكتبة المدينه)

حدیث:- امام احمد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تم نے اسے دیکھ لیا ہے۔ عرض کی، نہیں۔ فرمایا: اسے دیکھ لو کہ اس کی وجہ سے تم دونوں کے درمیان موافقت (میل جول) ہونے کا پہلو غالب ہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ:١٦، ص:٤٤٢، مكتبة المدينه)

مسئلہ: جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اگر اس کو دیکھنا ناممکن ہو جیسا کہ اس زمانے کا رواج یہ ہے کہ اگر کسی نے نکاح کا پیغام دے دیا تو کسی طرح بھی اسے لڑکی کو نہیں دیکھنے دیں گے یعنی اس سے اتنا زبردست پردہ کیا جاتا ہے کہ دوسرے سے اتنا پردہ نہیں ہوتا۔ اس صورت میں اس شخص کو یہ چاہیے کہ کسی عورت کو بھیج کر دکھوالے اور وہ آکر اس کے سامنے سارا حلیہ (شکل وصورت) ونقشہ وغیرہ بیان کردے تاکہ اسے اس کی شکل وصورت کے متعلق اطمینان ہو جائے۔ (بہارِ شریعت، حصہ:١٦، ص:٤٤٧، مكتبة المدينه)

Nurul Hoda Official

اُبٹن لگانا اور مائیوں بٹھانا:-

سوال نمبر(۴۹):- دولہا دولہن کو بٹنا (اُبٹن، ایک خوشبودار مسالہ جو جسم کو صاف اور ملائم بنانے کے لیے ملا جاتا ہے) لگانا اور مائیوں بٹھانا کیسا ہے؟

جواب:- جائز ہے، ان میں کوئی حرج نہیں۔ (بھار شریعت، ح:۷، ص:۱۰۵)

فائدہ:- شادی سے کچھ روز پہلے دولہا دولہن کو زرد کپڑے پہنا کر بیٹھانا خاص کر لڑکی کو ایسی جگہ بٹھاتے ہیں جہاں بجز اس کے ہم سنوں کے اور کوئی نہیں جاتا، اسے مائیوں بٹھانا کہتے ہیں۔ (فیروز اللغات)

احکام شریعت میں ہے:

عرض: نوشہ کو اُپٹن ملنا جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد: خوشبو ہے، جائز ہے۔ (احکام شریعت، ح:دوم، ص:۲۲۵)

سوال نمبر(۵۰):- بالغ دولہا کے بدن پر محرم و نامحرم عورتیں ابٹن ملا کرتی ہیں اور ان کو اکثر وہ عورتیں جس سے رشتہ مذاق کا ہوتا ہے، وہی بدن میں ابٹن لگائیں کیسا ہے؟

جواب:- ابٹن ملنا جائز ہے۔ اور دولہا کی عمر نو، دس سال کی ہو تو اجنبی عورتوں کا اس کے بدن میں ابٹن ملنا بھی گناہ وممنوع نہیں۔ ہاں بالغ کے بدن میں نامحرم عورتوں کا ملنا ناجائز ہے اور بدن کو ہاتھ تو ماں بھی نہیں لگا سکتی۔ یہ حرام اور سخت حرام ہے۔ اور عورت ومرد کے مذاق کا رشتہ شریعت نے کوئی نہیں رکھا۔ یہ شیطانی وہندوانی رسم ہے۔

(فتاوی رضویه، ج:۱۰، ص:۱۷۰)

مسئلہ: عورت مرد اجنبی کے جسم کو ہرگز نہ چھوئے جب کہ دونوں میں سے کوئی جوان ہو اس کو شہوت ہو سکتی ہو اگرچہ اس بات کا دونوں کو اطمنان ہو کہ شہوت (جوش) نہیں پیدا ہوگی۔

(عالم گیری، بھارِ شریعت، حصه:۱٦، ص:٤٤٣، مکتبة المدینه)

مسئلہ: محارم کے جن اعضا کی طرف نظر کر سکتا ہے ان کو چھو بھی سکتا ہے جب کہ دونوں میں سے کسی کی شہوت کا اندیشہ نہ ہو۔

(عالم گیری،بھارِ شریعت، حصه:۱٦، ص:٤٤٥، مکتبة المدینه)

Nurul Hoda Official

(مسئلہ): ہاں اگر وہ بہت زیادہ بوڑھی ہو کہ محل شہوت نہ ہو تو اس سے مصافحہ میں حرج نہیں یوں ہی اگر مرد بہت زیادہ بوڑھا ہو کہ فتنہ کا اندیشہ ہی نہ ہو تو مصافحہ کر سکتا ہے۔

(هدايه، بهارِ شريعت، حصه:١٦، ص:٤٤٦، مكتبة المدينه)

(مسئلہ): مرد، مرد کے ہر حصہٴ بدن کی طرف نظر کر سکتا ہے۔ سوا ان اعضا کے جن کا ستر ضروری ہے۔ وہ ناف کے نیچے سے گھٹنے کے نیچے تک ہے کہ اس حصہٴ بدن کا چھپانا فرض ہے۔ (عالم گيري، بهارِ شريعت، حصه:١٦، ص:٤٤٢، مكتبة المدينه)

(مسئلہ): جس حصہٴ بدن کی طرف نظر کر سکتا ہے اس کو چھو بھی سکتا ہے۔

(هدايه، اسلامی اخلاق و آداب، ص:٩٥)

الحاصل: عافیت اسی میں ہے کہ دولہا کے بدن کو کوئی ہاتھ نہ لگائے دولہا خود ہی ابٹن مل لے۔

دولہا کو مہندی لگانا اور کنگنا باندھنا:-

سوال نمبر (۵۱):- دولہا کو مہندی لگانا اور کنگنا باندھنا کیسا ہے؟

جواب:- دولہا کو مہندی لگانا ناجائز ہے، یوہیں کنگنا باندھنا (بھی ناجائز ہے۔)

(بهار شريعت. ح:٧، ص:٩٥)

فتاویٰ رضویہ میں ہے: "ہاتھ پاؤں میں مہندی کی رنگت مرد کے لیے حرام ہے۔

(فتاوئ رضو يه، ج:١٠/٢، ص:١٢٦)

تنبیہ: (مسئلہ): اسی طرح بچوں کے ہاتھ پاؤں میں بلا ضرورت مہندی لگانا ناجائز ہے۔ عورت خود اپنے ہاتھ پاؤں میں لگا سکتی ہے، مگر لڑکے کو لگائے گی تو گنہگار ہو گی۔

(در مختار، رد المختار، عالمگيری، اسلامی اخلاق و آداب، ص:٨١)

(مسئلہ): لڑکیوں کے ہاتھ پاؤں میں (مہندی) لگا سکتے ہیں جس طرح ان کو زیور پہنا سکتے ہیں۔ (بهارِ شريعت، حصه:١٦، ص:٥٩٦، مكتبة المدينه)

خضاب لگانا:-

سوال نمبر (۵۲):- سرخ خضاب اور سیاہ خضاب کرنا کیسا ہے؟

Nurul Hoda Official

جواب:- مرد کو داڑھی اور سر وغیرہ کے بالوں میں خضاب لگانا جائز بلکہ مستحب ہے، مگر سیاہ خضاب لگانا منع ہے۔ (درمختار، بہارِ شریعت، حصہ:۱۶،ص:۵۹۷،مکتبۃ المدینہ)

صحیح مسلم میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فتح مکہ کے دن ابوقحافہ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد) لائے گئے اور ان کا سر اور داڑھی ثغامہ (یہ ایک گھاس) کی طرح سفید تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اس کو کسی چیز سے بدل دو (یعنی خضاب لگاؤ)۔ اور سیاہی سے بچو یعنی سیاہ خضاب نہ لگانا۔ (بہارِ شریعت، حصه:١٦، ص:٥٩٤، مكتبة المدينه)

احکام شریعت میں ہے:

عرض: اگر جوان عورت سے مردِ ضعیف (بوڑھا) نکاح کرنا چاہے تو خضاب سیاہ کر سکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد: بوڑھا بیل سینگ کاٹنے سے بچھڑا نہیں ہوسکتا۔ (یعنی جائز نہیں ہے)

(احکام شریعت، ج:دوم، ص:٢٢٦)

ریشمی کپڑا پہننا:-

سوال نمبر (۵۳):- دولہا کو ریشمی کپڑا پہننا کیسا ہے؟

جواب:- دولہا کو ریشمی کپڑے پہننا حرام۔ یوہیں مغرق جوتے بھی ناجائز۔ (یعنی وہ جوتے جس پر مکمل سونے چاندی یا کسی دھات کا کام کیا ہوا ہو۔)

(بہار شریعت، ح:٧، ص:١٠٥)

حدیث شریف میں ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لیے حلال ہے اور مردوں پر حرام۔

(ترمذی ونسائی، بہارِ شریعت، حصه:١٦، ص:٤٠٦، مكتبة المدينه)

مرد کا زیور پہننا:-

سوال نمبر (۵۴):- مرد کو زیور پہننا کیسا ہے؟ چاندی کی انگوٹھی بے ضرورتِ مُہر

Nurul Hoda Official

اس کا حکم کیا ہے؟

جواب:- مرد کو زیور پہننا مطلقاً حرام ہے۔صرف چاندی کی ایک انگوٹھی جائز ہے جو وزن میں ایک مثقال (ساڑھے چار ماشہ) سے کم ہو۔اور سونے کی انگوٹھی بھی حرام ہے۔

(بهارِ شريعت، حصه:١٦، ص:٤٢٦، مكتبة المدينه)

فتاوی رضویہ میں ہے:

مُہر کے لیے چاندی کی انگوٹھی ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ سے کم کی جسے مُہر کی ضرورت ہوتی ہو۔ بے شبہہ مسنون ہے اور سونے کی یا ایک مثقال سے زیادہ چاندی کی حرام اور پورے مثقال بھر میں روایتیں مختلف اور حدیث سے صریح ممانعت ثابت، تو اسی پر عمل چاہیے اور بے ضرورت مُہر ایسی انگشتری (انگوٹھی) پہننا مکروہ تنزیہی یعنی بہتر یہ کہ بچے اور یہ اس صورت میں ہے جب کہ اس کی ہیئت انگشتری زنانہ (عورتوں کی انگوٹھی کی شکل) سے جدا ہو، ورنہ محض ناجائز جیسے ایک سے زیادہ نگ ہونا کہ یہ صورت عورتوں کے ساتھ مخصوص ہے۔

(فتاوی رضویه، ج:١٠/١، ص:١٤)

شرعاً چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ کی وزن میں ساڑھے چار ماشے سے کم ہو، پہننا جائز ہے، اگرچہ بے حاجتِ مُہر اس کا ترک افضل اور مُہر کی غرض سے خالی جواز نہیں۔ بلکہ سنت ہے۔ہاں تکبر یا زنانہ پن کا سنگار یا اور کوئی غرض مذموم نیت میں ہو، تو ایک (ہی) انگوٹھی کیا اس نیت سے اچھے کپڑے پہننے بھی جائز نہیں۔ (فتاوی رضویه، ج:١٠/١٠، ص:٤٢)

مسئلہ: انگوٹھی صرف چاندی ہی کی پہنی جا سکتی ہے، دوسری دھات کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔مثلاً لوہا، پیتل، تانبا، جست وغیرہا۔ان دھاتوں کی انگوٹھیاں مرد و عورت دونوں کے لیے ناجائز ہیں۔فرق اتنا ہے کہ عورت سونا بھی پہن سکتی ہے اور مرد نہیں پہن سکتا۔

(بهارِ شريعت، حصه:١٦، ص:٤٢٦، مكتبة المدينه)

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

چاندی سونے کے سوا لوہے، پیتل، تانبے، رانگ کا زیور عورتوں کو بھی مباح (جائز) نہیں۔ چہ جائیکہ مردوں کے لیے۔ (فتاوی رضویه، ج:١٠، ص:١٤)

Nurul Hoda Official

چند انگوٹھی اور چھلے پہننا:-

سوال نمبر (۵۵):- مردوں کے لیے ایک سے زیادہ انگوٹھی اور چھلے پہننا کیسا ہے؟

جواب:- مردوں کے لیے ایک سے زیادہ انگوٹھی پہننا یا چھلے پہننا بھی ناجائز ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں عورتیں چھلے پہن سکتی ہیں۔

(بهارِ شریعت، حصه:۱٦، ص:٤٢٨، مکتبة المدینه)

فتاوی امجدیہ میں ہے: چھلا ایک ہو یا دو جڑے ہوئے پہننا مرد پر حرام ہے۔

(فتاوی امجدیه، ج:٤، ص:۱۲)

عرفانِ شریعت میں ہے: ساڑھے چار ماشے سے کم چاندی کی (انگوٹھی) شوقیہ یا مُہر وغیرہ کی حاجت سے مرد کو جائز ہے۔(عرفان شریعت، ح: اول، ص:۹)

سونے چاندی یا کسی دھات کی زنجیر یا چین لگانا:-

سوال نمبر (۵٦):- سونے چاندی یا کسی دھات کی زنجیر یا چین گھڑی میں لگانا یا کلائی پر باندھنا کیسا ہے؟

جواب:- سونے چاندی کی زنجیر گھڑی میں لگا کر اس کو گلے میں پہننا یا کاج میں لٹکانا یا کلائی پر باندھنا منع ہے۔(ردالمحتار)

بلکہ دوسری دھات مثلاً تانبے، پیتل، لوہے وغیرہ کی چینوں کا بھی یہی حکم ہے کیوں کہ ان دھاتوں کا بھی پہننا ناجائز ہے (مگر جیب میں رکھنا منع نہیں ہے۔)

(بهارِ شریعت، حصه:۱٦، ص:٤٢٤، مکتبة المدینه)

زیورات پہننے کا شرعی حکم:-

سوال نمبر (۵۷):- عورتوں کو زیورات پہننے کا ازروے شرع کیا حکم ہے؟

جواب:- عورتوں کو سونے چاندی کے زیور پہننا جائز ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ اومن یُنَشَّؤُ فی الحلیة ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

Nurul Hoda Official

الذهب والحرير حل لاناث امتی وحرام علیٰ ذکورها۔

"یعنی سونا، ریشم میری امت کی عورتوں کو حلال اور مردوں پر حرام ہیں"۔ (طبرانی)

بلکہ عورت کا اپنے شوہر کے لیے گہنا پہننا، بناؤ سنگار کرنا باعثِ اجرِ عظیم (بہت بڑا ثواب کا کام) اور ان کے حق میں نمازِ نفل سے افضل ہے۔ بعض صالحات (نیک عورت) کہ خود اور ان کے شوہر دونوں صاحب اولیاے کرام سے تھے۔ ہر شب بعد نماز عشا پورا سنگار کر کے دولہن بن کر اپنے شوہر کے پاس آتیں اگر انھیں اپنی طرف حاجت (ضرورت مند) پاتیں وہیں حاضر رہتیں، ورنہ زیور ولباس اتار کر مصلیٰ بچھاتیں اور نماز میں مشغول ہو جاتیں۔

اور دولہن کو سجانا تو سنتِ قدیمہ اور بہت احادیث سے ثابت ہے۔ بلکہ کنواری لڑکیوں کو زیور ولباس سے آراستہ رکھنا کہ ان کی منگنیاں آئیں یہ بھی سنت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

لو كان اسامة جارية نكسوته وحليته حتى الفقه۔

بلکہ عورت کا باوصف قدرت (حیثیت کے باوجود) بالکل بے زیور رہنا مکروہ (ناپسند) ہے کہ مردوں سے تشبہ (مشابہت) ہے۔

حدیث میں ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يكره تعطر النساء وتشبهن بالرجال۔

مجمع البحار میں ہے:

قيل اراد تعطل النساء وبلام وهی من لا حلی عليها ولا خضاب واللام والراء يتعاقبان۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا:

يا علی مُرْ نساءك لا تصلين عطلاء۔

"اے علی اپنی مخدورات (عورتوں) کو حکم دو کہ بے گہنے نماز نہ پڑھیں۔ (نہایہ)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورت کا بے زیور نماز پڑھنا مکروہ جانتیں اور فرماتیں اور کچھ نہ پائے تو ایک ڈورا ہی گلے میں باندھ لے۔

Nurul Hoda Official

مجمع البحار میں ہے:

عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها کرهت ا ن تصلی المرأة عطلا ولو ان تعلق فی عنقها خیطا۔

بجنے والا زیور عورت کے لیے اس حالت میں جائز ہے کہ نامحرموں مثلاً خالہ، ماموں، چچا، پھوپھی کے بیٹوں، جیٹھ، دیور، بہنوئی کے سامنے نہ آتی ہو، نہ اس کے زیور کی جھنکار، نامحرم تک پہنچے۔

اللہ عزوجلّ فرماتا ہے:

ولا یبدین زینتهن الا لبُعولتهن ألایة۔ (نور:۲٤، آیت:۳۱)

عورتیں اپنا سنگار شوہر یا محرم کے سوا کسی پر ظاہر نہ کریں اور فرماتا ہے:

ولا یضربن بارجلهن لیعلم مایخفین من زینتهن۔ (نور:۲٤، آیت:۳۱)

عورتیں پاؤں دھمک (پٹک) کر نہ رکھیں کہ ان کا چھپا ہوا سنگار ظاہر ہو۔

(عرفان شریعت، ح:اول، ص:۲۰)

سوال نمبر (۵۸):- عورتوں کو اینگور، سیندور، ابسن وغیرہ مانگ میں لگانا اور پیشانی پر ٹکلی چسپا کرنا کیسا ہے؟

جواب:- سندور لگانا مُثلہ میں داخل اور حرام ہے۔ نیز اس کا جرم پانی بہنے سے مانع (روکنے والا) ہوگا، جس سے غسل نہیں اترے گا اور افشاں یا ٹکلی بھی وضو وغسل کے ادا کرنے میں مانع (روکنے والے) ہیں۔ اور ٹکلی میں ہندوؤں سے مشابہت ہوتی ہے کہ مسلمان عورتیں استعمال نہیں کرتیں۔ ان کے استعمال سے احتراز چاہیے۔

(فتاوی امجدیہ، ح: چھارم، ص:٦١)

طاق بھرنے کی رسم:-

سوال نمبر (۵۹):- شادی بیاہ کے موقع پر طاق بھرنے کی رسم اور فاتحہ وغیرہ کرنا کیسا ہے؟

جواب:- طاق بھرنے میں اگر صرف اتنا ہو کہ مسجد کے مصلیوں (نمازیوں) کے

Nurul Hoda Official

لیے کچھ پکا کر بھیج دیں یا ایک دو عمر دراز (لمبی عمر والی) دین دار عورتیں جا کر دے آئیں تو یہ ایک مباح (جائز) فعل اور قسم برّ (نیکی) وصلہ (نیک کام) ہے۔ اس کے علاوہ رسم میں جو خرافات شامل ہوگئیں ہیں سب ناجائز و جہالت۔

بہار شریعت میں ہے:

نیز اسی ضمن میں رتجگا بھی ہے۔ رات بھر گاتی ہیں گلگلے پکتے ہیں، صبح کو مسجد طاق بھرنے جاتی ہیں۔ یہ سب خرافات پر مشتمل ہیں۔ نیاز گھر میں بھی ہوسکتی ہے اور مسجد میں ہو تو مرد جا سکتے ہیں اور عورت جائے تو اس جمگھٹے کی کیا ضرورت ہے۔ پھر جوان اور کنواریوں کی شرکت اور نامحرم کے سامنے جانے کی جرأت کس قدر حماقت ہے۔

(فتاوی بحر العلوم، ج: دوم، ص: ۶۰۷)

صاحب فتاوی بحر العلوم مزید فرماتے ہیں:

پھر بعض جگہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اس رسم کے ادا کرنے کے لیے چلتی ہیں تو وہی گانا بجانا ساتھ ہوتا ہے، اسی شان سے مسجد تک پہنچتی ہیں، یہ سب ناجائز ہے، جب صبح ہوگئی چراغ کی کیا ضرورت۔ اور اگر چراغ کی حاجت ہے تو مٹی کا دیا کافی ہے۔ آٹے کا چراغ جلانا اور تیل کی جگہ گھی فضول خرچی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ رت جگے میں یہ سب فضول حرکتیں حرام ہیں۔

صاحبِ بہار شریعت فرماتے ہیں کہ فاتحہ ہی دلایا جائے تو مردلے جائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس موقعہ پر پکائے ہوئے گلگلے کی فاتحہ ہوسکتی ہے۔ حج کرنے کے لیے غیر محرم کے ساتھ عورت جائے تو قدم قدم پر گناہ ہوگا۔ لیکن اسی طرح حج کرلیا تو حج ہو جائے گا، اسی طرح اس موقع پر عورتوں کی یہ حرکتیں بھی حرام ہیں، لیکن اس گلگلے پر فاتحہ ہو جائے گی۔

(فتاوی بحر العلوم، ج: دوم، ص ۶۱۳)

عورتوں کا گانا بجانا:-

سوال نمبر (۶۰):- عورتوں کو شادی وغیرہ کی تقریب میں گانا بجانا کیسا ہے؟

جواب:- بے شک عورتوں کو شادی وغیرہ کسی بھی تقریب میں گانا معصیت

Nurul Hoda Official

(گناہ) ہے، ہرگز جائز نہیں کہ ان کا گانا آواز کے ساتھ ہوتا ہے، اور فتنہ ہے۔ یہاں تک کہ اسی فتنے کے سبب ان کو اذان بھی کہنا جائز نہیں۔ (فتاوی برکاتیہ، ص: ۲۴۵)

مسئلہ: اکثر جاہلوں میں رواج ہے کہ محلہ یا رشتہ کی عورتیں جمع ہوتی ہیں اور گاتی بجاتی ہیں یہ حرام ہے کہ اولاً ڈھول بجانا ہی حرام (ہے۔)

(بہار شریعت، ح: ۷، ص: ۱۰۵، مکتبۃ المدینہ)

فتاوی امجدیہ میں ہے:

ڈھولک بجانا ناجائز ہے۔ یوہیں عورتوں کا اس طرح گانا کہ نامحرم کو آواز پہنچے اور وہ بھی تالیاں بجا کر، حرام ہے اور اس کا قصداً (جان بوجھ کر) سننا بھی حرام ہے۔

(فتاوی امجدیہ، ح: چھارم، ص: ٤٤)

مردوں کا گانا بجانا اور ناچنا:-

سوال نمبر (۶۱):- مردوں کو گانا، ناچنا یا باجا بجانا اور آتش بازی کرنا کیسا ہے؟

جواب:- ناچ، باجے، آتش بازی حرام ہیں۔

(بہار شریعت، ح: ۷، ص: ۱۰۶، مکتبۃ المدینہ)

شادی میں آتش بازی اور کھیل:-

سوال نمبر (۶۲):- شادی وغیرہ میں آتش بازی چھوڑنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:- ناجائز ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج: ۱۰/۱، ص: ۱۹۱)

سوال نمبر (۶۳):- اعلان کے لیے شادی میں بندوق چھوڑنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:- جائز ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج: ۱۰/۱، ص: ۱۹۱)

سوال نمبر (۶۴):- شادیوں میں لکڑی، پھینکنا، بندوقیں چھوڑنا اور آتش بازی کرنا کیسا ہے؟

جواب:- لکڑی پھینکنا، بندوقیں چھوڑنا اور اس قسم کے سب کھیل جائز ہیں جب کہ اپنی یا دوسرے کی مضرت (نقصان) کا اندیشہ نہ ہو اور ان سے مقصود کوئی غرضِ محمود (پسندیدہ

Nurul Hoda Official

مقصد) جیسے فن سپہ گری کی مہارت ہو نہ مجرد لہو ولعب اگر صرف کھیل کود مقصود ہو تو مکروہ۔ آتش بازی جس طرح شادیوں اور شب برات میں رائج ہے، بے شک حرام اور پورا جرم ہے کہ اس میں تضیعِ مال (مال برباد کرنا) ہے۔ قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو شیطان کے بھائی فرمایا۔

(فتاوی رضویه، ج:۱۰/۱، ص:۷۷)

منکرات سے پُر، دعوت میں شرکت:-

سوال نمبر (۶۵):- جس برات یا دعوت میں منکرات (ناجائز کام) ہوں اس میں شریک ہونا کیسا ہے، جب کہ پہلے سے میزبان کا وعدہ تھا کہ منکرات شرعیہ (ناجائز کام) نہ ہوں گے؟

جواب:- اگر یہ شخص جنتا ہے کہ میری خاطر ان لوگوں کو ایسی عزیز (پیاری) ہے کہ بحالت منکرات شرعیہ (ناجائز کام) میں شرکت سے انکار کروں گا تو وہ مجبورانہ ممنوعات سے باز رہیں گے اور میرا شریک نہ ہونا گوارا نہ کریں گے تو اس پر واجب ہے کہ بے ترک منکرات شرکت سے انکار کرے اور اگر جانتا ہے کہ میری عزت وعظمت ان کی نگاہوں میں ایسی ہے کہ میں ساتھ ہوں گا تو وہ منکرات شرعیہ نہ کرسکیں گے تو اس پر واجب وموجب ثواب عظیم ہے کہ شریک ہو۔ (ردالمحتار) اور اگر یہ دونوں صورتیں نہیں تو اگر جانتا ہے کہ جہاں کھانا کھلایا جائے گا وہیں منکرات شرعیہ ہوں گے اور برات والے کا وعدہ محض حیلہ ہی حیلہ تو ہرگز نہ جائے۔

قال تعالیٰ لَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۔ (انعام:۶۸)

(تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔) (کنز الایمان)

ہدایہ میں ہے:

لو علم قبل الحضور لایحضر لانه لم یلزمه حق الدعوة۔

اور اگر واقعی ایسا ہی ہے کہ نفسِ دعوت منکرات (ناجائز کام) سے خالی ہوگی، اگرچہ دوسرے مکان میں لوگ مشغولِ گناہ ہوں تو شرکت میں کوئی حرج نہیں۔

قال تعالیٰ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى۔

"اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی"۔ (فاطرہ:۱۸)

Nurul Hoda Official

غایت یہ کہ میزبان گنہگار ہے پھر شرعاً گنہگار کی دعوت بھی دعوت ہے، جب کہ وہ خود گناہ پر مشتمل نہ ہو۔ (خزانۃ المفتین)

مگر عالم اگر جانے کہ میری اتنی شرکت پر بھی عوام مجھے متہم ومطعون (لعن طعن) کریں گے تو نہ جائے کہ مواقعِ تہمت سے بچنا چاہیے اور مسلمانوں پر فتح باب غیبت (غیبت کا دروازہ کھولنا) ممنوع ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج: ۱۰/۱، ص: ۳۳)

سوال نمبر (۶۶):- جس کے مکان پر شادی ہو، اور وہاں پر ناچ گانا ہو، وہاں کھانا کھانا عالم کو جائز ہے یا نہیں؟

جواب:- جہاں منہیات شرعیہ ناچ، رنگ، گانا بجانا ہوتا ہو، وہاں جانا ہی نہیں چاہیے اور اگر لاعلمی میں وہاں چلا گیا تو حکم یہ ہے کہ اگر قدرت رکھتا ہو تو بند کردے، ورنہ وہاں سے چلا آئے اور کھانا نہ کھائے اور اگر پیشتر (پہلے ہی سے) یہ معلوم ہو کہ وہاں ناچ وغیرہ ہے تو نہ جائے۔ عالم ہو یا غیر عالم دونوں کو ایسی جگہ جانا منع ہے۔

(فتاوی امجدیہ، ج: چہارم، ص: ۴۳)

فتاوی رضویہ میں ہے:

گانے باجے کہ ان بلاد میں معمول ورائج ہیں بلاشبہہ ممنوع وناجائز ہیں۔ جس شادی میں یہ حرکتیں ہوں، مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس میں ہرگز شریک نہ ہوں، اگر نادانستہ شریک ہو گئے تو جس وقت اس قسم کی باتیں شروع ہوں اور ان لوگوں کا ارادہ معلوم ہو سب مسلمان مردوں، عورتوں پر لازم ہے کہ فوراً فوراً اسی وقت اٹھ جائیں۔

(فتاوی رضویہ۔ ج: ۱۰/۱، ص: ۷۷)

فتاوی بحر العلوم میں ہے:

بلاشبہہ ان امور شنیعہ (برے کام) سے آلودہ مجلس میں کسی ذمہ دار عالم دین کی نشست (بیٹھنا) شرعاً ممنوع ہے۔

قرآن عظیم میں ہے:

وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ

Nurul Hoda Official

الظّٰلِمِیْنَ۔ (انعام:۶۸)

"تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ"۔

ہاں اگر عالم صاحب کی تشریف آوری پر یہ محذورات (ناجائز کام) بند کر دیے جائیں تو اس کی شرکت جائز اور درست ہے۔ اب وہ محفل، محفلِ ظلم نہ رہی بلکہ اس عالم کے وجود کی برکت سے اتنی دیر سب لوگ اس خرافات سے محفوظ رہے اور اگر اس عالمِ دین کی وسعت میں یہ ہو کہ اس کو بالکلیہ بند کروا دے تو اس سے بھی دریغ نہ کرے۔

من رای منکر فَلْیغیرہ بِیَدِہٖ۔

حسب الاستطاعت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مسلمان پر ضروری ہے۔ علما تو ورثۃ الانبیا ہیں۔ (فتاوی بحر العلوم، ج:۵، ص:۵۷۸)

سوال نمبر (۶۷):- بموقع نکاح منہیات شرعیہ (ناجائز کام) ہوں تو نکاح ہوگا یا نہیں؟

جواب:- نکاح کے موقع پر صرف دف بلا جھانج کے بجانا جائز اور باقی باجے ناجائز وحرام، مگر نکاح بہر حال ہو جائے گا کہ نکاح نام ہے ایجاب وقبول کا، جب یہ پائے گئے نکاح ہو گیا۔ منہیات شرعیہ (ناجائز کام) اگر ہوں گے تو نکاح ناجائز نہ ہوگا، البتہ ان کا گناہ ہوگا۔ (فتاوی امجدیہ، ج: چھارم، ص:۱۰۲)

شادی میں دف اور نوبت:-

سوال نمبر (۶۸):- شادی میں دف (دفلی) یا نوبت (نقارہ طبل) بجوانا درست ہے یا نہیں؟

جواب:- دف کی اجازت ہے جبکہ اس میں جھانجھ نہ ہوں اور مرد یا عزت دار عورتیں نہ بجائیں، نہ لہو ولعب کے طور پر بجایا جائے، بلکہ اعلانِ نکاح کی نیت ہو۔
(عرفان شریعت، ح: اول، ص:۱۲، از اعلیٰ حضرت)

روپے اور پیسے لٹانا:-

سوال نمبر (۶۹):- دولہا اور دولہن پر روپے اور پیسوں کا لٹانا کیسا ہے؟

Nurul Hoda Official

جواب:- بہت علما نے تو روپیوں پیسوں کا لٹانا جس طرح دولہن دولہا کی نچھاور میں معمول ہے، منع فرمایا کہ روپیہ پیسہ کو اللہ عزوجل نے خلق (مخلوق) کی حاجت روائی (ضرورت پوری کرنے) کے لیے بنایا ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج: ۱۰، ص: ۸۸)

اعلانِ نکاح:-

سوال نمبر (۷۰):- نکاح کا اعلان کس طرح کرنا چاہیے؟

جواب:- نکاح کا اعلان سنت ہے۔ خواہ اس طرح اعلان ہو کہ نکاح جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ علانیہ ہو یا گولے سے یا تاشہ و دف بجا کر۔ حق یہ ہے کہ دف و تاشہ بجانا عقد کے وقت کسی کی آمد کی اطلاع پر نکاح کے وقت مستحب بلاوجہ ممنوع ہے۔
(مرأۃ المناجیح، ج: ۵، ص: ۵۲)

حدیث شریف میں "روایت ہے حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے فرماتی ہیں: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ان کا اعلان کرو اور کرو مسجدوں میں ان پر دف بجاؤ۔
(مرأۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ شریف)

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں فرماتے ہیں:
"اگر اعلان سے مراد گواہوں کی موجودگی میں نکاح کرنا ہے تو یہ حکم وجوبی ہے کیوں کہ گواہ نکاح کے لیے شرط ہیں۔ اور اگر اس سے مراد مشہور کرنا، دف بجانا ہے تو حکم استحبابی ہے۔ (مرقاۃ)
فقہا فرماتے ہیں کہ مستحب یہ ہے کہ نکاح جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں تمام نمازیوں کے سامنے ہو، تاکہ نکاح کا اعلان بھی ہو جائے اور ساتھ ہی جگہ اور وقت کی برکت بھی حاصل ہو جائے۔، نیز نکاح عبادت ہے اور عبادت کے لیے عبادت خانہ یعنی مسجد موزوں ہے۔ نکاح کے وقت، نکاح کی جگہ دف بجانا بہتر ہے لیکن اگر نکاح مسجد میں ہو تو مسجد کے دروازے کے باہر دف بجائی جائے یا خارجِ مسجد میں نہ کہ داخل مسجد میں۔
(مرأۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، ج: ۵، ص: ۵۹)

سہرا باندھنا:-

سوال نمبر (۷۱):-عرض: حضور نوشہ کا وقت نکاح سہرا باندھنا نیز باجے گاجے

Nurul Hoda Official

سے جلوس کے ساتھ نکاح کو جانا شرعاً کیا حکم رکھتا ہے؟

جواب:- ارشاد: خالی پھولوں کا سہرا جائز ہے اور یہ باجے جو شادی میں رائج و معمول ہیں سب ناجائز وحرام ہیں۔ (الملفوظ، ح:اول، ص: ۳۸)

سوال نمبر (۷۲):- بوقت نکاح زید کو خوشبو لگانا، پھولوں کا گلے میں ڈالنا مسنون ہے یا ممنوع؟ ایک مولوی کاشمری پھولوں کا گلے میں ڈالنا ناجائز بتاتے ہیں۔

جواب:- خوشبو لگانا سنت ہے اور خوشبو کی چیزیں پھول، پتی وغیرہ پسند بارگاہ رسالت ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم ہار کہ گلے میں پہنیں، ان میں پھولوں سے اسی قدر زائد ہے کہ انھیں ایک ڈورے میں پرولیا ہے اور گلے میں ڈالنا وہی خوشبو سے خود فائدہ لینا اور اپنے جلیس (ساتھی) آدمیوں اور فرشتوں کو فرحت (خوشی) پہنچانا ہے کہ کسی برتن میں رکھیں تو اس کا ساتھ لیے پھرنا وقت سے خالی نہیں اور ہاتھ میں لیے رہیں تو ہاتھ بھی رکے اور پھول بھی جلد کملا (مرجھا) جائیں تو اس قدر سے ممانعت وحرمت وناجوازی کس طرف سے آگئی (یعنی جائز ہے)۔

(فتاوی رضویه، ج: ۱۰، ص:۲۲۶)

مسئلہ: خالص پھولوں کا سہرا جائز، بلاوجہ ممنوع نہیں کہا جاسکتا۔

(بهار شریعت، ح:۷، ص: ۱۰۵، مکتبة المدینه)

فتاوی امجدیہ میں ہے:

"سہرا باندھنا جائز ہے"۔ اللہ عزوجلّ ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ۔

"تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی۔"

(کنز الایمان، اعراف: ۳۲)

ہاں وہ سہرا جس میں نلکیاں ہوتی ہیں جو خاص ہندوؤں میں رائج ہے، ناجائز ہے۔

(فتاوی امجدیه، ج: ٤، ص: ۱۲)

اس سے معلوم ہوا کہ چمکی فلکی وغیرہ سے بنے سہرے جو ہنود میں رائج ہیں ان سے مسلمانوں کو بچنا ضروری ہے۔

نکاح پڑھائی اور پگڑی بندھائی:-

سوال نمبر(۷۳):- نکاح پڑھائی اور پگڑی بندھائی لینا کیسا ہے؟

جواب:- پگڑی باندھنے اور نکاح پڑھانے کی اجرت (مزدوری) کے طور پر اگر کوئی رقم پہلے سے طے ہوئی تو اس کو دینا ضروری ہے، ورنہ عام طور سے یہ چیزیں انعام اور ہدیۃً بطور مسرت کی سوغات کے دی جاتی ہیں۔ اس میں جبر حرام اور بخوشی جو دیں دیں لینا جائز ہے۔ (فتاوی بحر العلوم، ج:اول، ص: ٣٨٦)

نکاح کتنی عمر میں؟:-

سوال نمبر(۷۴):- لڑکی کی کتنی عمر تک نکاح ناجائز ہوتا ہے اور کتنی عمر ہو تو جائز ہوتا ہے؟

جواب:- نکاح کسی عمر میں ناجائز نہیں۔ اگر اسی وقت کے پیدا ہوئے بچے کا نکاح اس کا ولی کر دے گا نکاح ہو جائے گا۔ ہاں پیٹ کے بچے کا نکاح نہیں ہو سکتا۔
(فتاوی رضویہ، ج: ٥، ص: ٧٥)

قاضی کی ضرورت:-

سوال نمبر(۷۵):- نکاح قبولیت سے جائز ہے یا کوئی اور بات ہے؟ اور قاضی کا ہونا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب:- نکاح کے لیے فقط مرد و عورت کا ایجاب و قبول چاہیے۔ اور دو مرد یا ایک مرد، دو عورتوں کا اسی جلسہ میں ان کے ایجاب و قبول کو سننا اور سمجھنا کہ یہ نکاح ہو رہا ہے، بس اسی قدر درکار ہے اس سے زیادہ قاضی وغیرہ کی حاجت نہیں۔
(فی الدر المختار، فتاوی رضویہ شریف، ج:٥، ص:٢٩)

قاضی کس معیار کا ہو؟-

سوال نمبر(۷۶):- نکاح خواں کو قاضی کہنا اور نکاح خوانی کی اجرت لینا کیسا ہے؟ اور رجسٹرڈ نکاح خواں کے دفتر میں نکاح درج کرانا ضروری ہے؟

Nurul Hoda Official

جواب:- نکاح خواں جس کو لوگ قاضی کہتے ہیں یہ شرعاً قاضی نہیں۔ اس کا قاضی کہنا عام لوگوں کی اصطلاح ہے۔ لہٰذا شرائط قضا کی بھی اس میں ضرورت نہیں۔ عموماً نکاح خواں ایسے ہوتے ہیں جن کو قاضی کہنا عہدۂ قضا کو ذلیل کرنا ہے۔ یہ قاضی عرفی وکیل و معبر ہوتا ہے کہ الفاظ ایجاب کہہ کر قبول کرانا اس کا کام ہوتا ہے۔ اس کے لیے بس اتنی ہی ضرورت ہے کہ ایجاب وقبول کے الفاظ صحیح طور پر کہہ سکے اور کہلا سکے۔ (فتاوی امجدیہ، ج: ۳، ص: ۲۷۶)

(مگر) ایسے شخص سے نکاح نہیں پڑھوانا چاہیے جو حلال وحرام کی تمیز نہیں رکھتا۔

(فتاوی امجدیہ، ج: ۲، ص: ۴۱)

سوال نمبر (۷۷):- کیا عقد کرنے والے قاضی کا دین دار، متقی، مسائلِ نکاح سے واقف ہونا چاہیے؟

جواب:- ہاں، (عقد کرنے والے قاضی کا) جاہل ہونا (عقد ونکاح میں) مخل (خلل ڈالنے والا) ہوسکتا ہے کہ جب مسائلِ نکاح سے آگاہ نہیں تو ممکن کہ وہ صورت کر دے جس سے نکاح صحیح نہ ہو، اور زوجین (میاں بیوی) بھی بوجہ جہل (نہ جاننے کی وجہ) اس سے غافل رہیں تو معاذ اللہ! عمر بھر حرام میں مبتلا ہوں لہٰذا نکاح میں بہت احتیاط لازم۔ عقد کرنے والا دین دار، متقی، مسائل نکاح سے واقف ہو کہ جاہل سے نادانستہ وقوع مخل کا اندیشہ تھا۔ فاسق بد دیانت پر اعتماد نہیں۔ جب وہ خود حلال وحرام کی پرواہ نہیں رکھتا تو اوروں کے لیے احتیاط کی کیا امید۔

بحر الرائق و درمختار و فتح اللہ المعین وغیرہا میں ہے:

والفظ للدر یندب اعلانه وتقدیم خطبة و کونه فی مسجد یوم جمعة بعاقد رشید الخ اقول الرشد ینتظم العلم والعمل.

(یعنی نکاح با علان ہونا اور ایجاب وقبول سے پہلے خطبہ اور مسجد میں نکاح ہونا اور جمعہ کے دن ہونا اور نکاح خواں کا عالم با عمل ہونا مستحب ہے"۔)

اس زمانۂ جہل وفساد میں اکثر وہ صورت رائج ہے کہ اگر اہل علم حاضر جلسہ نہ ہوں تو نکاح میں سخت خلل واقع ہونے کا اندیشہ ہے یعنی دولہن سے زید کے لیے صرف وکالتِ نکاح

Nurul Hoda Official

لی یہ تصریح نہ کرائی کہ اسے دوسرے کو وکیل کر دینے کا بھی اختیار ہے اب زید وکیل جو شرعاً صرف نکاح پڑھانے کا مجاز ہوا، وہ خود نہیں پڑھاتا بلکہ قاضی کوئی اور صاحب باہر بیٹھے ہیں ان سے آکر کہتا ہے مجھے فلاں عورت نے اپنے نکاح کا وکیل کیا۔ دو گواہ گواہی دیتے ہیں وہ تو اتنا کہہ کر الگ ہو گیا۔ اب قاضی جی نے نکاح پڑھایا۔ یہ نکاح ہرگز نافذ نہ ہوا کہ نہ خود عورت نے ایجاب وقبول کیا، نہ اس کے وکیلِ ماذون نے، بلکہ ایک اجنبی شخص نے کہ اول تو وکیل کا اپنی وکالت سے خبر دینا اس قاضی کو اپنی طرف سے وکیل کرنا نہیں اور ہو بھی تو صحیح مذہب میں وکیلِ نکاح کو دوسرے کے وکیل کرنے کا بے اذن مؤکل اختیار نہیں۔

فی الدر عن البحر لیس للوکیل (ای فی النکاح) ان یوکل بلا اذن اھ وفی وکالۃ غمز العیون عن الولو الجیۃ لو وکل رجلا فی نکاح فوکل الوکیل غیرہ ذکرہ محمد فی الاصل انہ لا یجوز فانہ قال اذا فعل الثانی بحضرۃ الاول لم یجز وھو الصحیح اھ ملخصاً۔

"تو یہ نکاحِ نکاحِ فضولی ہوا اور اجازتِ زنِ بالغہ پر موقوف رہا اگر خبر پاکر نفرت وکراہت ظاہر کی جیسا کہ اکثر دختران دوشیزہ سے ایسا ہی واقع ہوتا ہے جب تو ڈھول سے کھال بھی گئی اب وہ نکاح یکسر (بالکل) باطل ہو گیا کہ آئندہ اجازت سے بھی جائز نہیں ہو سکتا۔"

وفی الدر المختار لو بلغھا فردت ثم قالت رضیت لم یجز لبطلانہ بالرد لذا استحسنوا التجدید عند الزفاف لان الغالب اظہار النفرۃ عند فجأۃ السماع۔

یوہیں بعض نکاحوں میں مشاہدہ ہوا ہے کہ نکاح خواں نے کلمات ایجاب دولہا کے کان میں کہے کہ حاضرین میں کسی نے نہ سنے، صحیح مذہب میں یوں نکاح نہیں ہوتا بلکہ مجلس واحد میں معاً (ساتھ) دو گواہوں کا دونوں الفاظ ایجاب وقبول سننا شرط ہے۔

فی الدر وشرط حضور شاھدین حرین اوحر وحرتین مکلفین سامعین قولھما معاً علی الاصح۔

ان باتوں کا منشا (سبب) وہی جہل وناواقفی ہے اور ان کے سوا اور بیس اغلاط کا اندیشہ ہے جن سے علما ہی آگاہ ہوتے ہیں یا وہ نیک توفیق والے جنھیں علما کی خدمت وصحبت

Nurul Hoda Official

اور ان سے مسائل دینیہ کی تحقیقات کا شوق کامل ہے۔ غرض جاہل کی نکاح خوانی قطعاً خلاف اولیٰ (بالکل بہتر کے خلاف) ہے جس طرح اس کی امامت یا مضاربت کہ جو اندیشہ خلل وفساد وہاں ہے وہی نکاح میں بھی کمالا یخفی واللہ اعلم۔ (فتاوی رضویہ، ج:٥، ص:٣٣)

قاضی کی اجرت:-

سوال نمبر (٧٨):- قاضی کو نکاح پڑھانے کا روپیہ لینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:- حسبِ مرضی اہل معاملہ بلا جبر و اکراہ (بے زبردستی) پہلے سے مقرر کر کے لے سکتا ہے۔ (عرفان شریعت، ح:اول، ص:٤)

فتاوی امجدیہ میں ہے:

"نکاح خواں کو اجرتِ نکاح خوانی لینا جائز ہے، مگر اجرت اس وقت لے سکتا ہے جب اس نے نکاح پڑھایا بھی ہو، ورنہ بغیر عمل گھر بیٹھے ہوئے اجرت ہرگز نہیں لے سکتا بلکہ یہ بھی ضرور نہیں کہ یہی لوگوں کے نکاح پڑھائے۔ نکاح کرنے والوں کو اختیار ہے جس سے چاہیں پڑھوائیں اور اگر اس قاضی نے جبراً اجرت (مزدوری) لی تو گناہ و حرام ہوگا" (فتاوی امجدیہ، ج: ٣، ص: ٢٧٦)

بدمذہب نکاح پڑھائے تو......؟:-

سوال نمبر (٧٩):-عرض: اگر وہابی نکاح پڑھائے تو ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب:-ارشاد:- نکاح تو ہو ہی جائے گا اس واسطے کہ نکاح نام باہمی (آپس کا) ایجاب وقبول کا ہے، اگرچہ بامن (براہمن ہندوؤں کی ایک ذات) پڑھا دے۔ چوں کہ وہابی سے پڑھوانے میں اس کی تعظیم ہوتی ہے جو حرام ہے۔ لہٰذا احتراز (پرہیز) لازم ہے۔ (احکام شریعت، ص:٢٢٥)

مسئلہ: نکاح خواں کا مسلمان ہونا شرط نہیں، کافر بھی اگر ایجاب وقبول کرا دے گا نکاح ہو جائے گا، مگر مسلمانوں کو نہ چاہئے کہ ایسوں سے نکاح پڑھوائیں کہ اس میں ایک طرح کا اعزاز (عزت دینا) ہے اور ان کی تعظیم حرام۔ (فتاوی امجدیہ، ج: ٢، ص: ٢)

Nurul Hoda Official

ٹیلی فون پر نکاح:-

سوال نمبر (۸۰):- ٹیلی فون کے ذریعہ نکاح پڑھنا صحیح ہے یا نہیں؟

جواب:- ٹیلی فون کے ذریعہ نکاح پڑھنا ہرگز صحیح نہیں۔

(فتاوی فیض الرسول، ج:اول، ص: ٥٦٠)

اس میں تفصیل ہے مفتیوں سے پوچھ لیا جائے۔

نکاحِ مُتعہ:-

سوال نمبر (۸۱):- زید نے ہندہ سے بایں شرط نکاح کیا کہ بعد ایک ماہ کے طلاق دے گا اور اس امر کو اپنے دل میں رکھا یا ہندہ سے بیان کیا تو نکاح صحیح ہے یا نہیں؟

جواب:- نکاح صحیح ہے خواہ دل میں یہ قصد رکھا خواہ عقد میں اس کی شرط کر لی کہ طلاق کا شرط کرنا ہی ارادۂ نکاحِ دائم (ہمیشگی نکاح کے ارادے) پر دلیل ہے۔ ہاں اگر یوں عقد کرے کہ میں نے تجھ سے ایک مہینہ یا ایک برس یا سو برس کے لیے نکاح کیا تو نکاح نہ ہوگا کہ ایک وقت تک نکاح کو محدود (گھیرا ہوا) کر دینا ہے، صورتِ مُتعہ (کچھ مدت کے لیے عورت سے نکاح کر لینا) ہے اور مُتعہ محض حرام و زنا (ہے۔) (در مختار، فتاوی رضویہ، ج: ٥، ص: ٣٤)

دولہن کے چند نام:-

سوال نمبر (۸۲):- عورت کے چند نام ہیں ایک وقتِ عقد لیا گیا تو نکاح ہوا یا نہیں؟

جواب:- حاضرین میں دو گواہان صالح شہادت نکاح مسلمہ نے اسے پہچان لیا تو نکاح صحیح ہو گیا اس کے دس نام اور بھی ہونا کچھ مضر (نقصان دہ) نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، ج:٥، ص: ٦٥)

قبول تین بار:-

سوال نمبر (۸۳):- ناکح (دولہا) کو تین بار قبول کرنا شرط ہے یا ایک بار؟ اور گھبرانے کی وجہ سے تین بار تین طرح کہا، کبھی یہ کہ قبول ہے، کبھی میں نے قبول کیا، کبھی قبلت۔ ایسی صورت میں نکاح درست ہے یا نہیں؟

Nurul Hoda Official

جواب:- نکاح خواہ کسی عقد میں تین بار قبول اصلاً (بالکل) ضرور نہیں ایک بار کافی ہے اور تین بار تین طرح الفاظ قبول ادا ہونا کچھ مضر نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج: ۵، ص: ۴۸)

سوال نمبر (۸۴):- فقط لفظ قبول سے نکاح ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب:- زوج (شوہر) کا قبول کہنا قبول ہوا اور نکاح صحیح وتام (مکمل) نافذ ہوگیا۔

(فتاویٰ رضویہ، ج: ۵، ص: ۴۴)

ایجاب وقبول کے الفاظ:-

سوال نمبر (۸۵):- اگر کوئی شخص بالغہ عورت کو تنہائی یا لوگوں میں کہے کہ اتنے دین مہر کے عوض میری زوجیت میں آتی ہو یعنی بیوی بنتی ہو تو وہ کہتی ہے کہ ہاں ہم کو منظور ہے، یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب:- نکاح کا انعقاد ایجاب وقبول سے ہوتا ہے اور ایجاب وقبول کے الفاظ دونوں ماضی ہوں جیسے ایک نے کہا میں نے تجھ سے نکاح کیا، دوسرا کہے میں نے قبول کیا یا ان میں ایک ماضی ہو دوسرا حال ہو یا استقبال (مستقبل) مثلاً تو مجھ سے اپنا نکاح کر، اس نے کہا میں نے تجھ سے اپنا نکاح کیا، حال مثلاً کہے تو مجھ سے نکاح کرتی ہے، وہ کہے میں نے تیرے ساتھ نکاح کیا۔

درمختار میں ہے:

ینفذ بایجاب وقبول ووضعاً للمضی کزوجت وتزوّجت وبما ای بلفظین وضع احدهما له ای للمضی والآخر للاستقبال اوللحال۔

اور صورت مستفسرہ (پوچھے ہوئے) میں دونوں طرف میں کسی نے لفظ ماضی کا استعمال نہیں کیا، لہٰذا نکاح صحیح نہ ہوا۔ ہاں اگر عورت کے ہاں کہنے کے بعد مرد کہے میں نے قبول کیا تو ہو جائے گا جب کہ یہ کلام دو گواہوں کے سامنے ہوئے اور ان دونوں نے ایجاب وقبول کے الفاظ سنے کہ نکاح کے لیے دو آزاد، مکلف (وہ شخص جو عاقل وبالغ ہو) مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کا گواہ ہونا اور ان کا سننا شرط ہے۔ تنہائی میں نکاح نہیں بلکہ سِفَاح (زناکاری) ہے۔

درمختار میں ہے:

Nurul Hoda Official

وشرط حضور شاهدين حرين اوحرًا اوحرتين مكلفين سامعين قولهما معاً (فتاوی امجدیہ، ج: دوم، ص: ۲۲)

مذاق میں ایجاب وقبول:-

سوال نمبر (۸۶):- میاں، بیوی ایجاب وقبول سنجیدگی سے کریں یا مذاق میں کیا نکاح واقع ہوجاتا ہے؟

جواب:- جب کہ زید وہندہ نے گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول کیا تو نکاح نافذ ہوگیا اور دونوں میاں بیوی ہوگئے۔ اور چوں کہ ایجاب وقبول کے وقت مہر کا ذکر نہیں ہوا تھا اس لیے زید پر مہر مثل بھی لازم ہوگا۔ ان دونوں نے ایجاب وقبول کے الفاظ نکاح کرنے کے ارادہ سے کہا ہو چاہے مذاق کے طور پر کہا ہو۔

فتاویٰ رضویہ، ج: ۵، ص: ۷ پر ہے اور الاشباہ والنظائر، ص: ۴۲ پر ہے دونوں عبارتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ نکاح ان عقود سے ہے جس میں قصد وارادہ اور مذاق دونوں برابر ہیں، تو بے قصد وارادہ ایجاب وقبول کرنے سے عقد نکاح منعقد ہوجائے گا اور مذاقاً ایجاب وقبول کیا تب بھی فتوی اسی پر ہے کہ مذاق کی صورت میں بھی نکاح ہوگیا۔

(فتاوی بحر العلوم، ج: دوم، ص: ۲۹۶)

ماں، بھائی، بہن گواہ:-

سوال نمبر (۸۷):- نکاح میں ماں، بہن، بھائی کی گواہی صحیح ہے یا نہیں؟

جواب:- نکاح صحیح ہوجائے گا۔ ایجاب وقبول لڑکی کرتی ہے اور بھائی، بہن اور ماں گواہ (ہیں)۔ (نصاب شہادت مکمل ہوگیا۔) (فتاوی بحر العلوم، ج: دوم، ص: ۴۷۵)

میاں بیوی بر بناء شہرت:-

سوال نمبر (۸۸):- مرد وعورت میاں بیوی کہلاتے ہیں اور اس کی عام شہرت ہے لیکن ان کا نکاح ہونا کسی کو معلوم نہیں تو محض (صرف) شہرت کی بنا پر ان کو زوج وزوجہ تصور کیا جائے یا نہیں؟

Nurul Hoda Official

جواب:- لوگوں میں عام اشتہار (مشہور کرنے) سے بھی لوگوں کے نزدیک نکاح ثابت ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ان کے زوج وزوجہ ہونے پر گواہی دینی جائز ہے، مگر عند اللہ اگر واقعی نکاح بطور شرع نہ کیا تو وہ زوج زوجہ نہیں۔ (عرفان شریعت، ح: سوم، ص:۱۰۰)

نکاح کے گواہ اللہ ورسول:-

سوال نمبر (۸۹):- اگر اللہ ورسول کو غیب داں بالذات (خود سے) وبالعطا (دینے سے) مان کر شاہد بنایا تو یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب:- بے شک اللہ عزوجل عالم الغیب والشہادۃ ہے اور اس کی عطا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم ما کان وما یکون حاصل، مگر نکاح کے گواہ انسان ہونے چاہئیں۔ ملائکہ کو گواہ کرنے سے نکاح نہ ہوگا۔ حالاں کہ کراماً کاتبین (وہ دو فرشتے جو انسان کے اعمال لکھتے ہیں) ومحافظین (حفاظت کرنے والے فرشتے) موجود ہیں اور وہ سنتے ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ واشتشھدوا شھیدین من رجالکم فان لم یکونا رجلین فرجل وامراتان مِمَّنۡ ترضون من الشھدآء ان تضل احداھما فتذکر احداھما الاُخریٰ۔ (بقرہ:۲، آیت:۲۸۲)

کہ حکم باعتبار ظاہر ہوتا ہے اور بظاہر یہاں گواہ نہیں نیز اگر یہ شرط نہ ہو تو امان (پناہ) اٹھ جائے۔ ہر زانی وزانیہ ایسا کہہ سکتے ہیں نیز ہمارے پاس نکاح کا کیا ثبوت ہوگا، جب ہم میں کے گواہ نہیں۔ یوں ہی جو نکاح اللہ ورسول کو گواہ کر کے کیا گیا وہ نکاح صحیح نہیں۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:

من تزوج امراۃ بشھادۃ اللہ ورسولہ لا یصح النکاح۔

(فتاوی امجدیہ، ج: دوم، ص:۲۲)

فقط چند عورتوں کی گواہی:-

سوال نمبر (۹۰):- نکاح پڑھاتے وقت چند عورتیں موجود ہوں اور وہ ایجاب وقبول سن لیں تو نکاح ہو جائے گا؟

جواب:- نکاح کے لیے لازم ہے کہ ایجاب وقبول دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں کے

Nurul Hoda Official

سامنے ہوا ہو، جنھوں نے ایک جلسہ (بیٹھک) میں دونوں قول سنے اور اتنا سمجھے کہ یہ نکاح ہو رہا ہے اور اگر عورت مسلمان ہے تو ان گواہوں کا مسلمان ہونا بھی لازم بغیر اس کے اگر سو بار مرد وعورت باہم ایجاب وقبول کر لیں یا صرف ایک مرد کے سامنے یا دس بیس عورتوں کے سامنے جن کے ساتھ کوئی مرد نہ ہو یا ہزار مردوں کے سامنے، مگر ایسی زبان میں جسے وہ (گواہ) نہ سمجھے اور اتنا نہ جانا کہ یہ نکاح ہو رہا ہے تو ہرگز نکاح نہ ہوگا۔ اگر چہ اس کے بعد اپنا نکاح ہو جانا مشہور بھی کریں اگر بغیر اس کے صحبت کی تو وہ صحبت حرام وگناہِ شدید (سخت گناہ) ہے اور جو اولاد ہو، ولد الحرام ہے، مگر ولد الزنا نہیں۔ اسی شخص کی اولاد قرار پائے گی۔

(عرفان شریعت، از اعلیٰ حضرت، ح: سوم، ص: ۹۹)

بوقت اجازت شاہدوں کی حاضری:

سوال نمبر (۹۱):- عرض: ہمارے یہاں اب یہ رواج ہو چلا ہے کہ نکاح کے وقت شاہدین ہمراہی وکیل نہیں جاتے اور قاضی بوکالتِ وکیل اور حاضرین کی شہادت سے نکاح پڑھا دیتا ہے۔ یہ امر عند الشرع محمود (پسند کیا ہوا) ہے یا مردود (رد کیا ہوا)؟ نیز مذہبِ حنفی میں اس طور پر نکاح صحیح بھی ہوگا یا نہیں؟ کیا وکیل کو اپنے ساتھ دو شاہد رکھنا اور ان گواہوں کا عورت کی اجازت سننا ضروری نہیں، اگر بطریقِ اول نکاح ہوا تو سب گنہگار ہوئے یا نہیں؟ (الملفوظ، ح: اول، ص: ۳۸)

جواب:- ارشاد: وکیل کے ساتھ شاہدوں کی کچھ حاجت نہیں۔ اگر واقع میں عورت نے وکیل کو اذن دیا اور اس نے نکاح پڑھا دیا نکاح ہو گیا۔ ہاں اگر عورت انکار کرے گی کہ میں نے اذن نہ دیا تھا تو حاکم کے یہاں گواہوں کی حاجت ہوگی۔ یہ تو کوئی غلطی نہیں، ہاں یہ ضرور غلطی ہے کہ وکیل ہوتا ہے کوئی، اور نکاح پڑھاتا ہے دوسرا۔ مذہب صحیح وظاہر الروایہ میں وکیل بالنکاح دوسرے کو وکیل نہیں کر سکتا اس میں بہت دقتیں ہیں جن کی تفصیل میرے فتاویٰ میں ہے۔ لہٰذا یہ چاہیے کہ جس سے نکاح پڑھوانا منظور ہو اسی کے نام کی اجازت لی جائے یا اذن مطلق لے لیا جائے۔ (الملفوظ، ح: اول، ص: ۳۸)

خطبۂ نکاح کیسے پڑھنا چاہیے؟:-

سوال نمبر (۹۲):- عرض: کیا خطبۂ نکاح بھی کھڑے ہو کر قبلہ رو پڑھنا چاہیے؟

Nurul Hoda Official

جواب:- ارشاد: ہاں کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اور قبلہ رو ہونا کچھ ضروری نہیں۔ سامعین (سننے والے) کی طرف منہ ہونا چاہیے۔ خطبۂ جمعہ بھی تو قبلہ کی جانب پشت (پیٹھ) کر کے پڑھا جانا مشروع (جائز) ہے۔ (احکام شریعت، ح: دوم، ص: ۲۲۵)

خطبۂ نکاح ایجاب وقبول نان ونفقہ:-

سوال نمبر (۹۳):- خطبۂ نکاح کب مستحب ہے؟ اور کیا بوقت ایجاب وقبول نان (روٹی) ونفقہ (کپڑا و خرچہ) اور سکنہ (مکان) کا ذکر اور گواہان کا نام لینا اور ایجاب وقبول کا تین بار ہونا ضروری ہے؟

جواب:- عقد (نکاح) سے پہلے خطبہ پڑھنا مستحب ہے، لیکن اگر خطبہ نہ پڑھا جائے تو بھی نکاح درست ہو جائے گا کہ مستحب (بہتر) کا حکم یہی ہے۔ اسی طرح ایجاب وقبول کے وقت نفقہ اور سکنہ کا تذکرہ بھی ضروری نہیں بلکہ مَہر کا بھی ذکر نہ کیا جائے تب بھی نکاح ہو جائے گا اور مَہرِ مثل واجب ہوگا۔ ایک مرتبہ ایجاب وقبول ہو گیا نکاح ہو گیا، کئی دفعہ کہنے کا رسم پڑ گیا ہے ورنہ ایک ہی دفعہ کافی ہے۔ یوں ہی گواہوں کا نام لینا بھی ضروری نہیں۔
(فتاوی بحر العلوم، ج: ۲، ص: ۳۰۷)

کیا نکاح میں دولہا کو کلمہ وغیرہ پڑھانا ضروری ہے؟:-

سوال نمبر (۹۴):- کیا نکاح سے پہلے دولہا کو کلمہ پڑھانا ضروری ہے؟ زید نے نکاح سے پہلے کلمہ پڑھنے سے انکار کر دیا اور نکاح خواں سے کہا آپ نکاح پڑھانے آئے ہیں یا مسلمان بنانے۔ کلمہ شرائطِ نکاح میں سے نہیں ہے۔ آپ نکاح پڑھائیے۔ ویسے مجھے کلمہ پڑھنے سے انکار نہیں۔ طلب امر یہ ہے کہ اس موقع پر زید کا کلمہ پڑھنے سے انکار صحیح ہے یا غلط؟

جواب:- نکاح سے پہلے دولہا کو کلمہ پڑھانا ضروری نہیں ہے، مگر دولہا یا دولہن کو اس کے پڑھنے سے انکار کرنا غلط ہے کہ اس کا پڑھنا پڑھانا باعثِ برکت اور نزولِ رحمت کا سبب بھی ہے۔
اسی لیے حدیث شریف میں ہے:

Nurul Hoda Official

لقنوا موتاکم لا اله الا الله (محمد رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

"یعنی اپنے مُردوں کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تلقین (تعلیم) کرو"۔

اور خاتم المحققین حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

قد روی عنه علیه السلام انه امر بالتلقین بعد الدفن۔

"یعنی سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث شریف مروی ہے کہ آپ نے دفن کے بعد کلمۂ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تلقین (تعلیم) کا حکم فرمایا۔"

(رد المحتار، ج: اول، ص: ۵۷۱)

حالاں کہ بعد موت ایمان لانا بے کار ہے۔ معلوم ہوا کہ کلمہ کا پڑھنا پڑھانا صرف مسلمان ہی بنانے کے لیے نہیں ہے، جیسا کہ زید نے سمجھا، بلکہ اس کے دیگر فوائد (فائدے) بھی ہیں اور بوقت نکاح بہت سے فوائد (فائدے) کے ساتھ کلمۂ طیبہ وغیرہ پڑھانے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ مومن و کافر کا نکاح نہیں ہوتا ہے تو اگر لاعلمی میں دولہا دولہن کسی سے کفر سرزد (واقع) ہوا ہوگا تو نکاح ہی نہیں ہوگا اور زندگی بھر حرام کاری ہوتی رہے گی۔ اس لیے علمائے محتاطین (احتیاط کرنے والے علماء) نے دولہا دولہن کو نکاح سے پہلے کلمہ پڑھانا جاری فرمایا۔ جیسا کہ خاتم المحدثین حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نکاح سے پہلے کلمۂ طیبہ وغیرہ پڑھانے کے بارے میں جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:

"شریعت مطہرہ کے قانون کے مطابق مومن اور کافر کے درمیان نکاح منعقد نہیں ہو سکتا اور ظاہر ہے کہ دولہا دولہن سے لاعلمی کی حالت میں یا بھول سے اکثر کلمۂ کفر صادر (واقع) ہو جاتا ہے، جس سے وہ لوگ آگاہ نہیں ہوتے۔ اس صورت میں اکثر ان کا نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ اس لیے متاخرین علمائے محتاطین احتیاطاً ایمانِ مجمل و مفصل کے مضمون کو دولہا دولہن کے سامنے پڑھتے اور پڑھاتے ہیں تا کہ نکاح حالتِ اسلام میں منعقد ہو جائے۔ حقیقت میں علمائے متاخرین نے اس احتیاط کو جو عقد نکاح میں بڑھایا ہے وہ اسلام کی برکت سے خالی نہیں ہے، مگر جو لوگ کہ اسلام سے خاص حصہ نہیں رکھتے وہ اس باریکی کو نہیں پہنچ سکتے۔ (فتاوی عزیزیہ، ج: اول، ص: ۲۸)

Nurul Hoda Official

ثابت ہوا کہ اپنی نا سمجھی سے زید نے بوقت نکاح جو کلمہ پڑھنے سے انکار کیا غلط کیا۔
(فتاوی فیض الرسول، ج: اول، ص: ۵٤۹)
(مزید تحقیق کے لیے فتاوی رضویہ، ج: ۵، ص: ۴۳ دیکھیے)

کم از کم مقدار مہر:-

سوال نمبر (۹۵):- مہر کی کم سے کم مقدار کتنی ہوسکتی ہے؟
جواب:- مہر کی کم سے کم مقدار ۱۰ ردرہم چاندی ہے۔ حدیث شریف میں ہے:
لا مهر اقل من عشرة دراهم۔
"یعنی دس درہم سے کم میں مہر نہیں ہے"۔
اور فتاوی عالمگیری، ج: اول، مصری، ص: ۲۸۳ میں ہے:
اقل المهر عشرة دراهم۔
(یعنی سب سے کم مہر کی مقدار دس درہم ہے۔)
اور دس درہم چاندی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ کے برابر ہوتی ہے۔ (یعنی تقریباً ۳۳ رگرام چاندی)۔ لہٰذا اتنی چاندی نکاح کے وقت بازار میں جتنی کی ملے کم سے کم اتنے روپے کا مہر ہوسکتا ہے۔ اس سے کم کا نہیں ہوسکتا۔ (فتاوی فیض الرسول، ج: اول، ص: ۷۱۲)

مہر میں حیثیت کا لحاظ:-

سوال نمبر (۹۶):- مہر میں حیثیت کا لحاظ ضروری ہے یا نہیں اور حیثیت سے زائد (زیادہ) مہر پر جو نکاح ہو وہ نکاح ہوگا یا نہیں؟
جواب:- حیثیت کا لحاظ رکھنا مناسب ہے، مگر نکاح ہر طرح ہو جائے گا اگر چہ نان شبینہ (باسی روٹی) کے محتاج پر تمام خزائنِ (دنیا کے خزانوں) کے برابر مہر باندھا جائے۔ مہر نکاح میں اصل نہیں ولہٰذا نفی مہر کے ساتھ بھی نکاح صحیح ہے۔ مہر مثل لازم ہوگا اور جب رقم معین کردی اگر چہ کسی قدر کثیر (زیادہ) تو وہ ضرور ذمہ پر لازم ہوگی۔ انسان اگر چہ بادشاہِ ہفت اقلیم (کل دنیا کا بادشاہ) ہو اس کی حیثیت محدود (گھیری ہوئی) ہے۔ ذمہ کی وسعت (پھیلاؤ) محدود نہیں، اگر محتاج محض ہو۔ حدیث میں فرمایا: المال غادورا ائح۔

Nurul Hoda Official

وہ کہ جنھیں روٹی نصیب نہ تھی، آنکھوں دیکھتے والیِ ملک (بادشاہ) ہو گئے البتہ یہ ضرور ہے کہ طرفین (دونوں طرف) اسے دین سمجھیں اور شوہر نیت ادا رکھے۔ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ محض مفلس (بہت محتاج) تھے، نکاح کیا مہر کثیر (زیادہ مہر) کی درخواست (گزارش) کی گئی، قبول فرمالی اور فرمایا:

علی اللہ وعلی رسولہ المعول۔

اللہ اور اس کے رسول پر بھروسا ہے یعنی وہ عطا فرمادیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

(فتاوی رضویہ، ج:۵، ص:۹۱)

نکاح قبول کرانے کا طریقہ:-

سوال نمبر (۹۷):- نکاح قبول کرانے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:- امام غزالی علیہ الرحمہ، احیاء العلوم میں فرماتے ہیں:

نکاح سے پہلے خطبے کا ہونا بھی مستحب ہے اور ایجاب وقبول کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا (اور نعتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہو۔ مثلاً یوں کہے:

الحمد للہ والصلوٰۃ علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم۔

میں نے اپنی فلاں لڑکی کا تجھ سے نکاح کیا اور خاوند (شوہر) یوں کہے:

الحمد للہ والصلوٰۃ علی رسول اللہ ﷺ میں نے اس کا نکاح اتنے مہر (مقرر) کے عوض (بدلے) میں قبول کیا۔ (احیاء العلوم، ج:۲، ص:۹۱)

نوٹ:- اور مہر معین تھوڑا ہونا چاہیے اور حمد ونعت خطبہ سے پہلے مستحب ہے۔

(احیاء العلوم، ج:۲، ص:۶۷)

صاحب فتاوی بحر العلوم مفتی عبد المنان علیہ الرحمہ نکاح قبول کرانے کے تحت فرماتے ہیں:

قاضی یوں کہے:

میں نے اپنی مؤکلہ مسماۃ فلانہ بنت فلاں کو بعوض (بدلا) مبلغ (روپیہ کی رقم) اتنا روپیہ سکۂ رائج الوقت (۱) آپ کے نکاح میں دیا، تب بھی نکاح کا ایجاب مکمل ہو جاتا، گواہوں کا نام لینا کچھ ضروری نہ تھا۔ جتنے لوگ اس وقت مجلس (بیٹھک) میں موجود تھے سب شاہد ہو گئے

Nurul Hoda Official

،چاہے نام لیا گیا ہو یا نہ لیا گیا ہو۔ بشرطیکہ مسلمان ہوں۔

ہدایہ میں ہے:

"فاذا سمع ذالك الشاهد اوراٰه وسعه ان يشهد وان لم يشهد عليه" (آخرین،ص:۱۵۸)

جو شخص کسی واقعہ کے وقت حاضر رہا اور اس نے مشاہدہ کیا (دیکھا)، وہ گواہ ہو گیا، گواہ بنایا جائے یا نہ بنایا جائے۔

بقیہ شرائط کو ادائے شہادت کے وقت دیکھا جائے گا اگر ادائے شہادت کے شرائط میں کچھ نقصان ہو تو شہادت مردود ہو جائے گی۔ (فتاویٰ بحر العلوم، جلد چہارم، ص:۵۳۷)

فقیہ ملت مفتی جلال الدین صاحب امجدی فرماتے ہیں:

"نکاح پڑھانے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ دولہن اگر بالغ ہو تو نکاح پڑھانے والا دولہن سے، ورنہ اس کے ولی سے اجازت لے کر مجلسِ نکاح میں آئے۔ دولہا کو پانچوں کلمے، یا کلمۂ طیبہ اور ایمان مجمل و مفصل پڑھائے، پھر کھڑے ہو کر خطبۂ نکاح پڑھے اور بیٹھ کر پڑھنا بھی جائز ہے۔

پھر دولہا کی طرف مخاطب ہو کر یوں کہے کہ:

میں نے بحیثیت وکیل فلانہ بنت فلاں (مثلاً ہندہ بنت زید) کو اتنے مہر کے بدلے آپ کے نکاح میں دیا، کیا آپ نے قبول کیا؟

جب دولہا قبول کر لے تو نکاح پڑھانے والا دولہا دولہن کے درمیان الفت و محبت کی دعا کرے۔ (انوار شریعت، ص:۱۳۲۔۱۳۳)

قبول میں "مع، علاوہ، سوا" کا استعمال:-

سوال نمبر (۹۸):- نکاح خوانی کے وقت بعض قاضی یوں کہتے ہیں کہ "بعوض مہر اتنے روپے دینار سکۂ رائج الوقت سوائے نان ونفقہ کے" اور کوئی بجائے، "سوا" "علاوہ" اور کوئی بجائے ان کے "مع" اور کوئی "بیچ نکاح تمہارے کے آئی اور دی میں نے" کہتے ہیں اور بعض

صرف دی کہتے ہیں۔

لہٰذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ نکاح خوانی میں ایجاب وقبول کے وقت کون سی عبارت استعمال ہو، اور سوا نان ونفقہ کہنے سے شوہر کے ذمہ نان ونفقہ ہوا یا نہیں۔ یوہیں "علاوہ" کہنے میں اور "مع" کہنے سے نان ونفقہ مہر میں شامل ہوگا یا نہیں؟

جواب:- یہ سب اوہام (ذہنی تصور) بھی ہیں اور ان کی بحث فضول بھی۔ اوہام تو یوں ہیں کہ (مہر میں) جو رقم ذکر کی جاتی صرف مہر کے لیے مقصود ہوتی ہے۔ اور علاوہ اور سوا اور مع یہ سب مہر کی صفتیں ہوتی ہیں۔ یعنی وہ مہر کہ نان ونفقہ سے علاوہ یا ان کے سوا، یا ان کے ساتھ ہے۔ علاوہ اور سوا کے یہ معنے کہ اس کا وجوب (واجب ہونا) ان (مہر) کے وجوب پر زائد (زیادہ) ہے اور مع کے یہ معنی کہ یہ اور وہ وجوب میں شریک ہیں۔ یہی مراد ہوتی ہے اور یہی مفہوم اور ان سے بحث فضول۔ یوں کہ نان ونفقہ ومہر ایسی چیز نہیں کہ اگر بالقصد (جان بوجھ کر) ان کی نفی بھی کی جائے تو منتفی (ختم) ہوجائیں یا نکاح میں کچھ خلل آئے۔ نکاح شروطِ فاسدہ سے باطل نہیں ہوتا، بلکہ وہ خود شرطیں ہی باطل (غلط) ہوجاتی ہیں۔ اگر اس شرط پر نکاح کیا جائے کہ مہر کچھ نہ ہوگا جب بھی مہر شرعاً لازم ہوگا، مہر مثل دینا آئے گا۔ اور اگر اس شرط پر نکاح کیا جائے کہ نان نفقہ کچھ واجب نہ ہوگا جب بھی اپنی صورتِ وجوب میں ضرور واجب ہوگا کہ قبل وجوب اسقاط (ختم کرنا) مہمل (بے معنی) ہے بایں ہمہ اگر ایسی عبارت چاہیں جس میں یہ اوہام پیدا نہ ہوں تو یوں کہیں: بعوض اتنے مہر کے کہ نان ونفقہ کا وجوب اس کے علاوہ ہے، تیرے نکاح میں دی اور "آئی" سے "دی" بہتر ہے کہ یہ انشا (کوئی بات پیدا کرنے) میں صریح (صاف) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج:۵، ص:۱۰۱)

چھوہارے لٹانا:-

سوال نمبر (۹۹):- عرض: نکاح کے بعد چھوارے لٹانے کا جو رواج ہے، یہ کہیں ثابت ہے یا نہیں؟

جواب:- ارشاد: حدیث شریف میں لوٹنے کا حکم ہے اور لٹانے میں بھی کوئی حرج نہیں اور یہ حدیث دارقطنی وبیہقی وطحاوی سے مروی ہے۔ (احکام شریعت، ح: دوم، ص:۲۲۶)

Nurul Hoda Official

مسئلہ: نکاح میں چھوہارے لوٹائے جاتے ہیں ایک کے دامن (آنچل) میں گرے تھے اور دوسرے نے اٹھا لیے۔ اس کی دو صورتیں ہیں جس کے دامن میں گرے تھے اگر اس نے اسی غرض (ضرورت) سے پھیلائے تھے تو دوسرے کو لینا جائز نہیں، ورنہ جائز ہے۔
(عالمگیری، بہار شریعت، حصہ:۱۰، ص:۷۹ ۴، مکتبۃ المدینہ)

جہیز کا مطالبہ:-

سوال نمبر (۱۰۰):- کیا لڑکی والے سے جہیز کا مطالبہ کرنا حرام اور رشوت ہے؟

جواب:- لڑکا یا اس کے گھر والوں کا شادی کرنے کے لیے نقد (وہ رقم جو فوراً ادا کی جائے) روپیہ اور سامان جہیز مانگنا یا موٹر سائیکل اور جیپ و کار وغیرہ کا مطالبہ (مانگ) کرنا حرام و ناجائز ہے۔ اس لیے کہ وہ رشوت (ناجائز نذرانہ) ہے۔ (فتاویٰ برکاتیہ، ص:۲۶۷)

جہیز کی کمی پر شادی سے انکار:-

سوال نمبر (۱۰۱):- جہیز کی قلت (کمی) کی بنیاد پر کسی لڑکی سے لڑکے کے والدین کا شادی سے انکار کرنا کیسا ہے؟

جواب:- صرف جہیز کی کمی کی وجہ سے شادی سے انکار کرنا جہالت اور نادانی ہے اور موجودہ زمانے میں تو معاملہ گناہ تک پہنچ گیا ہے کہ اس سلسلہ میں جبر اور ظلم سے کام لیا جاتا ہے۔ پس اگر ایسی صورت میں وہ لڑکا اس لڑکی سے شادی کرلے تو والدین کی نافرمانی میں مبتلا نہیں ہوگا۔ (فتاویٰ بحر العلوم، ج:۴، ص:۵۶)

جہیز کا مالک کون؟:-

سوال نمبر (۱۰۲):- جہیز کا مالک کون ہے؟ نیز شوہر نے طلاق دی تو جہیز کی واپسی اس پر لازم ہے یا نہیں؟

جواب:- جہیز چوں کہ عورت کی ملکیت ہے جیسا کہ ردالمحتار جلد دوم، ص:۳۶۸/ پر ہے:

Nurul Hoda Official

كل احد يعلم ان الجهاز ملك المرأة۔

"لہٰذا شوہر پر جہیز کا پورا سامان واپس کرنا لازم ہے"۔

(رد المحتار، جلد: دوم، صفحه: ٣٦٨ / فتاویٰ برکاتیه، ص:٣٤١)

فتاویٰ امجدیہ میں ہے:

"جہیز میں جو کچھ سامان ملا تھا سب کی مالک عورت تھی بعدِ انتقال عورت وہ سب اس کے ترکہ میں ہے، تمام ورثہ (وارثوں) کو بقدر حصص (حصوں کی مقدار سے) ملے گا"۔

(فتاویٰ امجدیہ، ج:۲، ص:۱۶۲)

نئی دولہن کا پاؤں دھونا:-

سوال نمبر (۱۰۳):- نئی دولہن کو بیاہ کر لائے تو کیا کرنا مستحب ہے؟

جواب:- دولہن کو بیاہ کر لائیں تو مستحب ہے کہ اس کے پاؤں دھو کر پانی مکان کے چاروں گوشوں (کونوں) میں چھڑکیں، اس سے برکت ہوتی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، ج: اول، ص: ۴۵۵، تحقیقات، ح: دوم، ص: ۲۲، از مفتی شریف الحق امجدی)

زندگی بھر کے سانسوں کے برابر نیکیاں:-

سوال نمبر (۱۰۴):- بیوی کے پاس صحبت اور جماع کی نیت سے جائے تو کیا کرے؟

جواب:- جو شخص اپنی بیوی کے پاس جاتے وقت بسم اللہ پڑھ لے، تو اس میں شیطان شریک (ساتھی) نہ ہوگا اور اگر اس صحبت سے حمل قائم ہو جائے تو اس حمل کا بچہ اپنی زندگی میں جس قدر سانس لے گا اس قدر اس کے باپ کے اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (تفسیر نعیمی)

اور نزہۃ المجالس میں اتنا زائد ہے کہ اس اولاد سے جب تک اولاد در اولاد سلسلہ چلتا رہے گا سب کی ہر ہر سانس کے عوض اس کو ایک ایک نیکی ملتی رہے گی۔ ہم بستری کے وقت ستر کھولنے سے پہلے میاں بیوی دونوں بسم اللہ شریف پڑھ لیں، شیطان کی دخل اندازی سے بھی بچیں گے اور ڈھیروں ثواب بھی ہاتھ آئے گا۔ (فیضان سنت، ص: ۶۳)

Nurul Hoda Official

ماہ محرم میں نکاح، ہم بستری کا طریقہ، حقوق الزوجین :-

سوال نمبر (۱۰۵):- (۱) ماہ محرم اور خصوصاً ۹ رتاریخ ماہ مذکورہ کی شب میں نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (۲) اور بی بی سے ہمبستری کس طرح سنت ہے؟ (۳) اور بی بی کے حقوق شوہر پر کیا ہیں؟ (۴) اور شوہر کے بی بی پر کیا ہیں؟ (۵) اور دن میں بی بی سے ہمبستر ہونا کیسا ہے؟

جواب:- (۱) جائز ہے۔ (۲) جو وقت تمام شرعی ممانعتوں سے خالی ہو، اس میں تین نیتوں سے (۱) طلب ولد صالح کہ توحید و رسالت کی شہادت دے، تکثیرِ امتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرے۔ (۲) عورت کا ادائے حق اور اسے پریشان خاطری و پریشان نظری سے بچانا۔ (۳) یادِ الٰہی و اعمالِ صالحہ کے لیے اپنے قلب (دل) کا اس تشویش (پریشانی) سے فارغ کرنا یوں کہ نہ اپنی برہنگی (ننگا ہونا) ہو نہ عورت کی کہ حدیث میں فرمایا:

"ولا یتجر دان تجرد العیر".

"گدھوں کی طرح ننگا نہ ہو جاؤ"۔ اور اس وقت نہ رو بقبلہ (کعبہ کی طرف منھ) ہو، نہ پشت بقبلہ۔ عورت چت ہو اور یہ اکڑو بیٹھے اور بوس و کنار (چومنا اور بغل میں لینا) و مساعی (کوشش) و ملاعبت (کھیل کود) سے شروع کرے، جب اسے بھی متوجہ پائے "بسم الله الرحمٰن الرحیم جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنُ وَجُنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَارَزَقْتَنَا" کہہ کر آغاز (شروع) کرے اور اس وقت کلام اور فرج (شرمگاہ) پر نظر نہ کرے۔ بعدِ فراغ فوراً جدا نہ ہو، یہاں تک کہ عورت کی بھی حاجت پوری ہو۔

حدیث میں اس کا بھی حکم ہے اللہ عزوجلّ کی بے شمار درودیں ان پر، جنھوں نے ہم کو ہر باب میں تعلیمِ خیر دی اور ہماری کُشتی حاجت دینی و دنیوی کو مہمل (بے معنی) نہ چھوڑا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبارك علیه وعلیٰ آله وصحبه اجمعین۔

(۳) (بی بی کے حقوق)- نفقہ سکنی، مہرِ حسن معاشرت، نیک باتوں اور حیا (شرم) و حجاب (پردہ) کی تعلیم و تاکید اور اس کے خلاف سے منع التہدید (سختی سے منع) ہر جائز بات میں اس کی دل جوئی (تسلی) اور مردانِ خدا (اولیاء اللہ) کی سنت پر عمل کی توفیق ہو تو

Nurul Hoda Official

ماورائے مناہی شرعیہ (ناجائز کے علاوہ) میں اس کی ایذا (تکلیف) کا تحمل کمالِ خیر (بڑی بھلائی) ہے اگرچہ یہ حقِ زن (عورت کا حق) نہیں۔

(۴) (شوہر کے حقوق):- امور متعلقہ زن شوی میں مطلقاً اس کی اطاعت کہ ان امور میں اس کی اطاعت والدین پر بھی مقدم ہے اس کے ناموس (عزّت) کی بشدت (سختی سے) حفاظت، اس کے مال کی حفاظت، ہر بات میں اس کی خیر خواہی (بھلائی کی چاہت) ہر وقت امور جائز میں اس کی رضا (خوشی) کا طالب رہنا، اسے اپنا مولیٰ (آقا) جاننا، نام لے کر نہ پکارنا، کسی سے اس کی بے جا شکایت نہ کرنا اور خدا توفیق دے تو بجا (جائز) سے بھی احتراز کرنا، بے اس کی اجازت کے رات کو کہیں نہ رہنا حتیٰ کہ ماں کے یہاں نہ بے اس کی اجازت کے آٹھویں دن سے پہلے والدین یا سال بھر سے پہلے اور محارم کے یہاں جانا، وہ ناراض ہو تو اس کی انتہائی خوشامد (چاپلوسی جھوٹی تعریف) کر کے اسے منانا، اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ کر کہنا کہ یہ میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے، یہاں تک کہ تم راضی ہو یعنی میں تمہاری مملوکہ ہوں جو چاہو کرو مگر راضی ہو جاؤ۔

(۵) (دن میں ہمبستری):- جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۰/ ۲، ص:۱۶۱)

سوال نمبر (۱۰۶):- جس مکان میں آیت کریمہ وغیرہ لکھی ہو کیا وہاں جماع یا برہنگی (ننگا ہونا) بے ادبی ہے؟

جواب:- جہاں قرآن کریم کی کوئی آیت کریمہ لکھی ہوئی ہو کاغذ یا کسی شیے پر اگرچہ اوپر شیشہ ہو جو اسے حاجب نہ ہو، جب تک اس پر غلاف نہ ڈال لیں، وہاں جماع (صحبت) یا برہنگی (ننگا ہونا) بے ادبی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۰، ص:۲۵۸)

قبلہ رو صحبت:-

سوال نمبر (۱۰۷):- قبلہ رو اپنی عورت سے صحبت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:- اگر کپڑا اوڑھے ہے، بدن چھپا ہوا ہے تو کچھ حرج نہیں اور اگر برہنہ (ننگا) ہے تو ایک تو برہنہ جماع کرنا خود مکروہ۔

حدیث میں ہے:

Nurul Hoda Official

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وقت جماع مرد و زن (میاں بیوی) کو کپڑا اوڑھ لینے کا حکم دیا اور فرمایا:

"ولا یتجردان تجرد العیر"

گدھے کی طرح برہنہ نہ ہوں۔ دوسرے بحالت برہنگی قبلہ کو منہ یا پیٹھ کرنا دوسرا مکروہ وخلافِ ادب۔ (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۰/۱، ص:۱۴۰)

دو بیویوں سے ایک مکان میں:-

سوال نمبر (۱۰۸):- دو بیویوں سے ایک مکان میں بے پردہ مباشرت (صحبت) کرنا کیسا ہے؟

جواب:- یہ امر مکروہ و بے حیائی ہے۔ مرد کو بی بی سے حجاب (پردہ) نہیں تو بی بی کو بی بی سے تو ستر (پردہ) فرض اور حیا (شرم) لازم ہے۔

(بحر الرائق، عالمگیری، بحوالہ فتاویٰ رضویہ، ج:۱۰، ص:۲۰۷)

حمل میں صحبت:-

سوال نمبر (۱۰۹):- حمل کی حالت میں اپنی عورت سے جماع (صحبت) جائز ہے یا نہیں؟

جواب:- حمل میں صحبت جائز ہے۔ (عرفان شریعت، ح: سوم، ص:۱۰۰)

مگر نقصان کا خطرہ ہو تو ضرور بچے۔

خوبصورت اور خواہش کے مطابق اولاد کا حصول:-

سوال نمبر (۱۱۰):- خواہش کے مطابق اور خوبصورت اولاد حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:- خواہش کے مطابق اور خوبصورت اولاد حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ میاں بیوی بوقت انزال (منی نکلنے کا وقت) اور ماں قبلِ حمل، دوران حمل اور خصوصاً ابتدائے حمل (حمل کی شروعات) میں اچھے کام اور اچھی اور خوبصورت اولاد کا تصور کریں۔

Nurul Hoda Official

انشاء اللہ بچہ خواہش کے مطابق اور خوبصورت، نیک پیدا ہوگا۔ کیوں کہ یہ دنیا دار الاسباب ہے، اللہ مسبب الاسباب، انسان مسعی الاسباب ہے۔ انسان اگر چاہے تو مسبب الاسباب سے رجوع ہو کر سبب اختیار کر کے اچھی اولاد پیدا کر سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو حقیقی اختیار ہے کہ اگر وہ چاہے تو انسان کے سبب تصور کے مطابق اولاد سے نواز دے۔ اہل قلم نے اس اصول کو مانا ہے کہ حمل کے شروع دنوں میں یا پہلے جس طرح کا اثر ماں کے ذریعہ بچہ پر ڈال سکتے ہیں وہ پڑتا ہے خواہ وہ اثر جسمانی ہو یا اخلاقی یا روحانی۔

مذکورہ بالا نظریات کے ثبوت میں چند عجیب و غریب واقعات ذیل میں ملاحظہ کریں۔

پہلا عجیب واقعہ:-

حضرت امام فاضل نجم الدین حصفی خوارزمی کی صاحبزادی کے ایک ایسا بچہ پیدا ہوا کہ سر اس کا مثل آدمی کے تھا اور باقی بدن سانپ کی طرح۔ وہ بچہ ماں کا دودھ پی کے حوض میں بیٹھ جاتا کچھ وقت اسی طرح گزرا۔ اس کے بعد حضرت مفتی و قاضی وقت نے اس کے قتل ہونے کا فتویٰ دیا۔ بہر حال اس کو قتل کر ڈالا۔ جب اس بچہ کے بارے میں معلوم کیا گیا تو ماں نے سانپ کا خوف بوقتِ انزال ہونا بیان کیا۔ اس کے علاوہ دوسری وجہ نہ بتائی اس واقعہ کو سامنے رکھ کر ہر انسان عبرت و سبق حاصل کرے اور انزال کے وقت اچھا تصور لا کر اولاد کے نیک اچھا ہونے کا خیال لائے۔ (تنہائی کے سبق، ص: ۳۴)

دوسرا عجیب واقعہ:-

ایک اونچے درجہ کی عورت اپنے محل میں شان و شوکت کے ساتھ بیٹھ کر اپنے پاؤں میں سوئی (کپڑے کی سلائی) اور روشنائی (سیاہی) سے کچھ نقش و نگار گود کر لکھ رہی تھی۔ اس خاتون عورت کے شوہر نے دیکھا اور ہنس کر پوچھا یہ کیا بے کار کی زحمت تکلیفیں اٹھا رہی ہو؟ بیوی نے جواب دیا یہ اس لیے تاکہ میرے پیدا ہونے والی اولاد کے بھی یہی نشان نکل آویں اور میری اولاد کے پاس میری نشانی رہے۔ کچھ عرصہ کے بعد ایک لڑکا پیدا ہوا اس کے پاؤں میں بھی نشان موجود تھا۔ یہ لڑکے تھے محمد جلال الدین اکبر بادشاہ اور وہ خاتون ان کی والدہ محترمہ تھیں۔ (تنہائی کے سبق، ص: ۳۵)

Nurul Hoda Official

تیسرا عجیب واقعہ:-

ایک عورت کے بالکل کالا سیاہ لڑکا پیدا ہوا۔ اس کے شوہر کو اپنی بیوی سے بدگمانی پیدا ہوئی اور عدالت تک جانے کی نوبت آگئی۔

عدالت نے کچھ حکیموں کو بلایا اور حکیموں سے اس بارے میں تحقیق لی۔ تحقیق سے عورت کا قصور ثابت نہیں ہوا، پھر مزید تحقیق و تفتیش کی گئی تو پتہ چلا کہ بیڈ روم (سونے و آرام کرنے کے کمرے) میں ایک حبشی سیاہ فام (کالا کلوٹا) شخص کی تصویر لٹکی ہوئی تھی جس کو اکثر دیکھنے سے ایسا بچہ پیدا ہوا، جو مثل حبشی (حبش کا رہنے والا کالا کلوٹا) کے تھا۔

(تنہائی کے سبق، ص:۳۵)

چوتھا عجیب واقعہ:-

یونان کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ جو انتہائی کالا کلوٹا اور بری عورت کا تھا۔ اس بادشاہ کی چاہت تھی کہ میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہو جو شکل وصورت کا خوبصورت ہو۔ اس مقصد کے لیے اس نے حکیم جالینوس سے جو اس زمانہ کا سب سے بڑا نامور حکیم تھا، عرض کیا تو حکیم جالینوس نے مشورہ دیا کہ تین اچھی تصویریں بنائی جائیں اور گھر میں تین جانب رکھ دی جائیں اور بیوی کو کہو کہ وہ ان تصویروں کو دیکھا کرے۔ اس بادشاہ نے حکیم صاحب کے کہنے کے مطابق عمل کیا پھر اس بادشاہ کے یہاں انتہائی خوبصورت لڑکا پیدا ہوا۔

اس واقعہ میں تصویر لگانے کا ذکر ہے، مگر حدیث شریف میں آتا ہے کہ جس جگہ جاندار کی تصویر فوٹو ہوتا ہے اس جگہ اللہ کی رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ اس لیے میں محمد اشرف امروہوی مشورہ دیتا ہوں کہ مباشرت کے وقت اچھی صورت وسیرت کا خیال وتصور باندھا کریں تاکہ اولاد بھی اچھی سیرت وصورت کی پیدا ہو۔ (تنہائی کے سبق، ص:۳۶)

پانچواں مفید واقعہ:-

علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کے والدین بوقت انزال (منی نکلنے کے

Nurul Hoda Official

وقت) اچھی شکل وصورت اور اچھی سیرت کا تصور کرتے حالاں کہ وہ خود خوبصورت نہ تھے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا امام فخر الدین رازی اچھی شکل وصورت کے پیدا ہوئے۔ لوگ بھی حیران ہوئے اور تعجب کیا کہ یہ نہایت خوبصورت پیدا ہوا۔ لوگ والدین کے حسن وجمال کے تصور سے بے خبر تھے۔ اے اللہ تیری شان عجیب تر، تیری قدرت عظیم تر۔ (تنہائی کے سبق، ص:۳۶)

ولیمہ زفاف کی سنت:-

سوال نمبر(۱۱۱):- عرض: ولیمہ نکاح کی سنت ہے یا زفاف (سہاگ رات) کی اور نابالغ کا نکاح ہو تو ولیمہ کب اور کس دن کرے؟

جواب:- ارشاد: ولیمہ (نکاح کے بعد کی دعوت جو دولھا کی طرف سے ہو) زفاف کی سنت ہے اور نابالغ بھی بعد زفاف کے ولیمہ کرے اور ولیمہ شب زفاف کی صبح کو کرے۔

(احکام شریعت، ح: دوم، ص:۲۲۶)

ولیمہ کا حکم:-

سوال نمبر(۱۱۲):- عرض: حضور ولیمہ کا کھانا شریعت کے کس حکم میں داخل ہے اور اس کا تارک کیسا ہے؟

جواب:- ارشاد: ولیمہ بعد زفاف سنت ہے اور اس میں صیغہ امر بھی وارد ہے۔ عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (حضور ﷺ نے) ارشاد فرمایا:

"اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ" ولیمہ کرو اگر چہ ایک ہی دنبہ (مینڈھا) یا اگر چہ ایک دنبہ دونوں معنی محتمل ہیں اور اول اظہر (زیادہ ظاہر ہے۔)

فائدہ: پہلے معنی ایک دنبہ کی قلت پر دلالت کرتے ہیں یعنی زیادہ نہ ہو تو ایک ہی دنبہ سہی، دوسرے معنی اس کی کثرت (زیادتی) پر یعنی اگر چہ پورا دنبہ صرف (خرچ) کرنا پڑے۔

(الملفوظ، ح: اول، ص:۳۸)

تارکینِ ولیمہ:-

سوال نمبر(۱۱۳):- عرض: جس شہر کے لوگوں میں سے ایک بھی ولیمہ نہ کرتا ہو

Nurul Hoda Official

بلکہ نکاح سے پہلے اول روز جیسا رواج ہے کھلا دیتا ہو، توان سب کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب:–ارشاد: تارکانِ سنت ہیں مگر یہ سنن مستحبہ سے ہے تارک (چھوڑنے والا) گناہگار نہ ہوگا اگر اسے حق (سچ) جانے۔ (الملفوظ، ح:اول، ص:۳۸)

زردودھ کا استعمال:-

سوال نمبر (۱۱۴):–زردودھ کا استعمال کیسا ہے؟

جواب:–زردودھ کا استعمال ہمارے نزدیک عزل (جماع کے وقت فرج کے بجائے منی باہر نکالنے) کے معنی میں ہے کہ دونوں میں یہ بات مشترک ہے کہ مادہ تولید (منی) کا اخراج رحم سے باہر ہوتا ہے۔ علمائے احناف رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بیوی کی اجازت سے اس کو جائز فرمایا ہے۔

شامی میں ہے:

"وجاز عزله عن امته بغير اذنها وعن عرسه به"

یعنی باندی (کنیز) سے عزل بے غیر اس کی اجازت کے اور بیوی سے اجازت کے ساتھ جائز ہے۔ (فتاویٰ بحر العلوم، ج:دوم، ص:۶۰۴)

مانع حمل چیزوں کا استعمال:-

سوال نمبر (۱۱۵):– مانع حمل (حمل روکنے والی) چیزوں کا استعمال کب جائز ہے اور اگر جان کا خطرہ ہوتو؟

جواب:– کتب فقہ میں بضرورت شدیدہ (سخت ضرورت کی وجہ سے) ایسی ترکیب کی اجازت ملتی ہے جو مانع حمل ہوں۔

شامی میں ہے: "ويجوز لها سد فم رحمها كما تفعله النساء"

(یعنی جائز ہے عورت اپنے رحم (بچہ دانی) کا منہ بند کردے جیسا کہ عورتیں کرتی ہیں)

ہاں شوہر کی اجازت ضروری ہے۔

"وفي البحر ينبغي ان يكون حرام بغير اذن الزوج"

اور آپریشن جدید مانع حمل ترکیب ہے۔ اس کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ بضرورت شدیدہ اعضاء (ہاتھ پاؤں وغیرہ) بننے سے قبل اسقاط (گرانا) بھی جائز ہے۔

درمختار میں ہے:

"ویکرہ ان یسعی لاسقاط ھا وجازت لعذر حیث لا یتصور"

(یعنی اسقاط حمل کی ترکیب مکروہ اور جہاں عذر شرعی ہے تو حرج نہیں۔) اور یہاں عورت کی سلامتی بلاشبہہ عذر شرعی ہے۔ اس لیے آپریشن کے سوا کوئی دوسرا چارہ کار نہ ہوتو شرعاً اس کی اجازت ہے۔ (فتاویٰ بحر العلوم، ج:۲،ص:۶۰۵)

صاحب فتاویٰ بحر العلوم علیہ الرحمہ مزید فرماتے ہیں:

"کنڈوم (نرودھ) یا مانعِ حمل گولیاں یا ایسی تدابیر (علاج) جس سے استقرار (ٹھہرنا) نہ ہو ہمارے نزدیک عزل ہی کے حکم میں ہیں۔ رہا آپریشن مرد کا ہو یا عورت کا ایسے ذریعہ ومقصد کے لیے کوشش کرنا ناجائز وممنوع ہے۔ اسقاط حمل ناجائز وحرام ہے صرف اس صورت میں اجازت ہے کہ عورت کی جان کو خطرہ ہو اور حمل کے اعضاء (ہاتھ پاؤں وغیرہ) مکمل نہ ہوں یا شیر خوار (دودھ پیتے) بچے کی جان کا خطرہ ہو۔

(فتاویٰ بحر العلوم، ج: دوم، ص:۶۰۷)

اسقاط حمل:-

سوال نمبر (۱۱۶):- ضرورۃً وقتی طور پر مانعِ حمل ادویہ وغیرہ کا استعمال کرنا اور بے ضرورت عورت کا حمل ساقط کرنا کیسا ہے؟

جواب:- چار مہینہ میں جان پڑ جاتی ہے۔ (فتاویٰ برکاتیہ، ص:۲۵۲)

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ عنہ، ربہ القوی تحریر فرماتے ہیں کہ جان پڑ جانے کے بعد اسقاطِ حمل حرام ہے اور ایسا کرنے والا گویا قاتل ہے۔ اور جان پڑنے سے پہلے اگر کوئی ضرورت ہے تو حرج نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۰، ص:۲۶۰)

اس عبارت سے واضح ہوا کہ طفلِ سابق کی مدتِ رضاعت (بچوں کے دودھ پلانے کا

(۱)- وہ سکہ جو ملک میں چل رہا ہو۔

Nurul Hoda Official

زمانہ) گزرنے کے بعد بھی ضرورت پر جان پڑنے سے پہلے حمل گرانے میں حرج نہیں اور جب جان پڑنے سے پہلے ضرورت پر حمل گرانا جائز ہے اور یہ قتل کے حکم میں نہیں تو ضرورۃً وقتی طور پر مانع حمل ادویہ وغیرہ کا استعمال بدرجہ اولیٰ نہ قتلِ اولاد اور نہ حرام وناجائز ہے، البتہ دوا وغیرہ کے ذریعہ قوت تولید ہمیشہ کے لیے ختم کردینا حرام ہے۔ (فتاویٰ برکاتیہ، ص:۳۳۰)

مسئلہ: اسقاطِ حمل کے لیے دوا استعمال کرنا یا دائی (دودھ پلانے والی) سے حمل ساقط کرانا منع ہے۔ بچہ کی صورت بنی ہو یا نہ بنی ہو، دونوں کا ایک حکم ہے۔ ہاں اگر عذر (بہانہ) ہو مثلاً عورت کے شیر خوار (دودھ پیتا) بچہ ہے اور باپ کے پاس اتنا نہیں کہ دایہ مقرر کرے یا دایہ دستیاب نہیں ہوتی اور حمل سے دودھ خشک (ختم) ہوجائے گا اور بچہ کے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہے تو اس مجبوری سے حمل ساقط کیا جاسکتا ہے، بشرطیکہ اس کے اعضاء نہ بنے ہوں اور اس کی مدت ایک سو بیس دن ہے۔ (ردالمحتار، بہارِ شریعت، حصہ:۱۶، ص:۱۰۹)

ماں سے بڑا حق:-

سوال نمبر (۱۱۷):- مرد اور عورت پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟

جواب:- ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

میں نے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی، عورت پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟

فرمایا: شوہر کا۔

میں نے عرض کی اور مرد پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟

فرمایا: اس کی ماں کا۔ (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۰/۱، ص:۵۹)

اولاد پر ماں کا حق زیادہ:-

سوال نمبر (۱۱۸):- اولاد پر حقِ پدر (باپ کا حق) زیادہ ہے یا حقِ مادر (ماں کا حق؟)

جواب:- اولاد پر باپ کا حق نہایت عظیم ہے اور ماں کا حق اس سے اعظم۔
(فتاویٰ رضویہ، ج:۱۰/۱، ص:۵۹)

Nurul Hoda Official

لیکن مرتبہ بہر حال باپ کا زیادہ ہے۔

شوہر کا نام لینا کیسا ہے؟:-

سوال نمبر (۱۱۹):- کیا شوہر کا نام لینے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:- عورت کو یہ مکروہ ہے کہ شوہر کو نام لے کر پکارے۔ (درمختار)

بعض جاہلوں میں یہ مشہور ہے کہ عورت اگر شوہر کا نام لے لے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے، یہ غلط ہے۔ شاید اسے اس لیے گڑھا ہو کہ اس ڈر سے کہ طلاق ہو جائے گی۔ شوہر کا نام نہ لے گی۔ (اسلامی اخلاق و آداب، ص:۳۱۰)

شوہر کا نام لے کر پکارنا بے ادبی ہے لیکن پوچھنے پر نام بتانا نہ بے ادبی ہے نہ مکروہ، نہ اس سے نکاح پر کچھ اثر پڑے گا۔ (راقم الحروف)

کیا بیوی کا دودھ پینے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟:-

سوال نمبر (۱۲۰):- ایک شخص نے جوش کی حالت میں اپنی بیوی کا پستان (عورت کی چھاتی) منہ میں ڈالا اور دودھ منھ میں اتر گیا اور اسے پی لیا تو کیا اس کی بیوی اس پر حرام ہو گئی اور نکاح ٹوٹ گیا؟

جواب:- مرد اپنی بیوی کا دودھ پی جائے تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوتی اور نہ نکاح میں کوئی خلل پیدا ہوتا ہے۔

درمختار مع شامی جلد دوم صفحہ ۴۱۴ رمیں ہے:

"مص رجل ثدی زوجته لم تحرم"۔

لیکن بیوی کا دودھ پینا گناہ ہے۔ لہٰذا شخصِ مذکور توبہ کرے۔ (فتاویٰ برکاتیہ، ص:۱۵۰)

کیا عورت کے کلمۂ کفر بکنے سے طلاق:-

سوال نمبر (۱۲۱):- عرض: عورت سے اگر کلمۂ کفر نکل جائے تو نکاح ٹوٹے گا یا نہیں۔

جواب:- ارشاد: ہاں عملاً باصل المذہب (اصل مذہب پر عمل کرتے ہوئے) یہی ہے کہ نکاح فی الحال فسخ (ختم) ہو جاتا ہے۔ (الملفوظ، ح: چھارم، ص:۸)

Nurul Hoda Official

نوٹ:- اور فتویٰ اس پر ہے کہ ارتدادِ زن (عورت کے کفر) سے عورت نکاح سے نہیں نکلتی وہ توبہ اور شوہر اول کی طرف رجوع پر مجبور کی جائے گی، ورنہ امان (تحفظ دین سے) اٹھ جائے گا۔ (حاشیہ الملفوظ، ح: چہارم، ص: ۸)

تین بار طلاق:-

سوال نمبر (۱۲۲):- طلاق کتنی بار دینے سے عورت نکاح سے باہر ہوسکتی ہے؟

جواب:- تین مرتبہ طلاق ہوجائے تو عورت نکاح سے ایسی باہر ہوجائے کہ بے حلالہ پھر اس سے نکاح نہیں کرسکتا اور تین مرتبہ سے کم کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں کہ ان سے نکاح جاتا رہتا ہے مگر بے حلالہ نکاح پھر کرسکتا ہے اور ابھی عورت سے خلوت (تنہائی) کی نوبت نہیں پہنچی ہوتو کسی لفظ سے ایک ہی طلاق دینے سے عورت نکاح سے باہر ہوجاتی ہے، دوبارہ نکاح کرسکتا ہے۔ (عرفان شریعت، ح: اول، ص: ۸)

مسئلہ: جس عورت کو تین سے کم طلاقِ بائن دی ہے اس سے عدت میں بھی نکاح کر سکتا ہے اور بعد عدت بھی۔ اور اگر تین طلاقیں دیں ہوں تو بغیر حلالہ نکاح نہیں کرسکتا، چاہے دخول نہ کیا ہو۔ (قانون شریعت، دوم، ص: ۱۲۵)

ہنود کے میلوں کا حکم:-

سوال نمبر (۱۲۳):- اہل ہنود (بت پرست لوگ) کے میلوں مثل دسہرہ (ہندوؤں کا ایک تیوہار) وغیرہ میں مسلمانوں کا جانا کیسا ہے؟ کیا میلوں میں جانے سے ان لوگوں کی عورتیں نکاح سے باہر ہوجاتی ہیں؟ کیا تجارت پیشہ (دکاندار) لوگوں کو بھی جانا ممنوع ہے؟

جواب:- ان کا میلہ دیکھنے کے لیے جانا مطلقاً ناجائز ہے، اگر ان کا مذہبی میلا ہے جس میں وہ اپنا کفر وشرک کریں گے، کفر کی آوازوں سے چلائیں گے جب تو ظاہر ہے اور یہ صورت سخت حرام منجملۂ کبائر (بڑے گناہ سے) ہے پھر بھی کفر نہیں اگر کفری باتوں سے نافر (نفرت کرنے والا) ہے۔ ہاں معاذ اللہ! ان میں سے کسی بات کو پسند کرے یا ہلکا جانے تو آپ ہی کافر ہے۔ اس صورت میں عورت نکاح سے نکل جائے گی اور یہ اسلام سے (نکل

Nurul Hoda Official

جائے گا) ورنہ فاسق (گناہ کرنے والا) ہے اور فسق (گناہ) سے نکاح نہیں جاتا پھر بھی وعید شدید (سخت سزا) ہے اور کفریات کو تماشا بنانا ضلال بعید (سخت گمراہی) ہے۔

حدیث میں ہے:

"من كثر سواد قوم فهو منهم ومن رضى عمل قوم كان شريك من عمل به"۔

جو کسی قوم کا جتھا (بھیڑ) بڑھائے وہ انھیں میں سے ہے اور جو کسی قوم کا کوئی کام پسند کرے وہ اس کام کرنے والوں کا شریک (ساتھی) ہے۔ اور اگر مذہبی میلا نہیں لہو ولعب کا ہے جب بھی ناممکن کہ منکرات وقبائح سے خالی ہو اور منکرات کا تماشا بنانا جائز نہیں۔ شعبدہ باز (وہ بازی گر جو حیرت انگیز کرتب دکھائے) بھان متی بازی گر کے افعال حرام ہیں۔ اور اس کا تماشا دیکھنا بھی حرام کہ حرام کو تماشا بنانا حرام ہے خصوصاً اگر کافروں کی کسی شیطانی خرافات کو اچھا جانا تو آفتِ اشد ہے اور اس وقت تجدید اسلام اور تجدید نکاح کا حکم کیا جائے گا، اور اگر تجارت کے لیے جائے تو اگر میلا ان کے کفروشرک کا ہے جانا ناجائز وممنوع ہے کہ اب وہ جگہ ان کا معبد (عبادت گاہ) ہے اور معبدِ کفار میں جانا گناہ۔ اور اگر لہو ولعب کا ہے اور خود اس (لہو ولعب) سے بچے۔ نہ اس میں شریک ہو، نہ اسے دیکھے، نہ وہ چیزیں بیچے جوان کے لہو ولعب ممنوع کی ہوں تو جائز ہے پھر بھی مناسب نہیں کہ ان کا مجمع ہے ہر وقت محل لعنت (لعنت کی جگہ) ہے تو اس سے دوری ہی میں خیر (بھلائی)۔

ولہٰذا علما نے فرمایا کہ ان کے محلہ میں ہو کر نکلے تو جلد لمکتا ہوا (جھٹ پٹ) گزر جائے۔ اور اگر خود شریک ہو یا تماشا دیکھے یا ان کے لہو ممنوع کی چیزیں بیچے تو آپ ہی گناہ وناجائز ہے۔ (عرفان شریعت، ح:اول، ص:۲۸)

بحالت کفر کی صحبت سے اولاد کا حکم:-

سوال نمبر (۱۲۴):- کیا حالت کفر کی صحبت سے جو بچہ پیدا ہوگا حرامی ہوگا؟

جواب:- جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو جائے اس کی عورت حرام ہو جاتی ہے، پھر اسلام لائے تو اس سے جدید نکاح کیا جائے۔ اس سے پہلے اس کلمۂ کفر کے بعد کی صحبت سے جو بچہ

Nurul Hoda Official

ہوگا حرامی ہوگا۔ اور یہ شخص اگر عادت کے طور پر کلمۂ شہادت پڑھتا رہے کچھ فائدہ نہ دے گا جب تک اپنے اس کفر سے توبہ نہ کرے کہ عادت کے طور پر مرتد کے کلمہ پڑھنے سے اس کا کفر نہیں جاتا۔ (فتاوی رضویہ، ج:۶، ص:۳۹)

مذہبی اختلاف کے بنا پر اولاد کا حکم :-

سوال نمبر (۱۲۵) :- اگر بیوی کا مذہب شوہر کے خلاف ہو تو اولاد حرام ہوگی یا حلال؟

جواب :- اگر ان میں سے کسی ایک کی بد مذہبی حدِ کفر (کفر کی حد) تک پہنچی ہو تو اولاد ولد الزنا ہوگی ورنہ ولد الحلال۔ (عرفان شریعت، ح:اول، ص:۷)

ایک عورت دو شوہر :-

سوال نمبر (۱۲۶) :- زن مفقود الخبر (وہ عورت جس کا شوہر لاپتہ ہو) نے نکاح کرلیا اور اولاد بھی پیدا ہوئی، کچھ زمانہ کے بعد شوہر اول آیا تو کیا حکم ہے؟

جواب :- عورت، شوہر اول کو ملے گی کہ یہ اسی کی عورت ہے اور اولاد شوہر ثانی کو کہ اولاد اسی کی ہے۔ (فتاوی امجدیہ، ج:۲، ص:۲۹۱)

بچہ حرامی یا حلالی ؟ :-

سوال نمبر (۱۲۷) :- ایک عورت کا شوہر موجود ہے، اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا، بعض وجوہ بد چلنی وغیرہ کے خیال سے شوہر کہتا ہے کہ یہ لڑکا میرے نطفہ (منی) سے نہیں حرامی ہے، یہ کہاں تک صحیح ہے؟

جواب :- بچہ کہ زوجین میں پیدا ہوا سے ولد الحرام نہیں کہہ سکتے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

"الولد للفراش وللعاهر الحجر"

یہاں تک کہ اگر نکاح کے بعد چھ مہینے سے کم میں پیدا ہو۔ (حالاں کہ اس سے کم مدت حمل نہیں ہوسکتی) تو یہ ٹھرائیں گے پہلے انھوں نے خفیہ (پوشیدہ) نکاح کرلیا تھا یہ بچہ اس

Nurul Hoda Official

نکاح سے ہے جبکہ عورت نکاح سے چھ مہینے بعد ولادت کا دعویٰ کرتی ہو، اگر چہ شوہر کم کا مدعی (دعویٰ کرنے والا) ہو، یہاں تک کہ اگر اس پر گواہ دے گا نہ سنے جائیں گے یہاں تک کہ اگر شوہر دعویٰ کرے کہ یہ بچہ زنا کا ہے اور عورت بھی تصدیق (سچ ہونے کی تائید) کرے جب بھی نہ مانیں گے اور بچہ کو صحیح النسب جانیں گے کہ صحت نسب بچہ کا حق ہے۔ ماں باپ کو اس کے ابطال (ختم کرنے) کا حق نہیں۔ (عرفان شریعت، ح: سوم، ص: ۹۸)

ولد الزنا کا نسب اور وراثت :-

سوال نمبر (۱۲۸):- کیا ولد الزنا کا نسب اور وراثت زانی سے ثابت ہوسکتا ہے جب کہ زانی معلوم و معین ہو؟

جواب :- ولد الزنا کا نسب زانی سے نہیں ثابت ہوسکتا، اگر چہ وہ اقرار بھی کرے۔ حدیث صحیح میں ارشاد فرمایا:

"الولد للفراش وللعاهر الحجر"

جس حدیث کا یہ ٹکڑا ہے اس میں زانی (بدکاری کرنے والے) کا اقرار بھی موجود ہے، پھر بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نسب ثابت نہ فرمایا۔ جب نسب ہی نہیں تو وراثت کیوں کر ہوگا۔ (فتاویٰ امجدیہ، ج: ۲، ص: ۲۹۲)

مہر کی معافی کا حکم :-

سوال نمبر (۱۲۹):- عورت سے اگر مہر معاف کرائے اور معاف کردے تو اس طرح مہر معاف ہوجائے گا یا نہیں؟

جواب :- عورت اگر ہوش و حواس کی درستگی میں راضی خوشی سے مہر معاف کردے تو معاف ہوجائے گا۔ ہاں اگر مارنے کی دھمکی دے کر معاف کرایا اور عورت نے مار کے خوف سے معاف کردیا تو اس صورت میں معاف نہیں ہوگا۔ اور اگر مرض الموت میں معاف کرایا جیسا کہ عوام میں رائج ہے کہ جب عورت مرنے لگتی ہے تو اس سے مہر معاف کراتے ہیں تو اس صورت میں ورثہ (وارثوں) کی اجازت کے بغیر معاف نہیں ہوگا۔

(فتاویٰ فیض الرسول، ج: اول، ص: ۷۱۶)

فتاویٰ امجدیہ میں ہے:

"اگر واقعی جبر و اکراہ (زبردستی) سے معاف کرایا کہ اس نے زدوکوب (مار پیٹ) وغیرہ کی دھمکی دی اور انھیں مارنے وغیرہ پر قدرت بھی تھی کہ عورت کو صحیح اندیشہ تھا کہ اگر معاف نہ کرے گی تو جو کہتے ہیں کر گزریں گے تو معاف نہ ہوا"۔ (فتاویٰ امجدیہ، ج:۲،ص:۱۴۳)

مسئلہ: عورت کل مہر یا جز معاف کرے تو معاف ہو جائے گا بشرطیکہ شوہر نے انکار نہ کر دیا ہو۔ (درمختار)

اور اگر وہ عورت نابالغہ ہے اور اس کا باپ معاف کرنا چاہتا ہے تو نہیں کر سکتا اور بالغہ ہے تو اس کی اجازت پر معافی موقوف ہے۔ (ردالمحتار، بہار شریعت، ح:۷، ص:۶۸، مکتبۃ المدینہ)

موت کے بعد مہر کا حکم:-

سوال نمبر (۱۳۰):- زوجہ (بیوی) نے مہر معاف نہیں کیا اور مر گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب:- مہر کی ادائیگی واجب ہے اور اب اس میں وراثت جاری ہوگی۔

(فتاویٰ بحر العلوم، ج:۲، ص:۴۶۲)

اب مہر ترکہ ہے، باپ ماں، شوہر اور اگر بچے ہوں تو وہ بھی حسب تقسیم حصہ دار ہوں گے۔ (فتاویٰ بحر العلوم، ج:۴، ص:۸۶، فتاویٰ امجدیہ، ج:۲، ص:۱۴۸)

سوال نمبر (۱۳۱):- شوہر زید کے چار بچے ہیں۔ بیوی کا انتقال ہو گیا شوہر نے نہ مہر ادا کیا، اور نہ معاف کرایا تو کیا حکم ہے؟

جواب:- تو کل مہر کا چوتھائی حصہ شوہر کا حق ہوا اور بقیہ تین حصے بچوں پر تقسیم ہوں گے۔ سب لڑکے ہوں تو سب کا برابر حصہ ملے گا۔ اور لڑکیاں بھی ہوں تو لڑکوں کا دوہرا حصہ اور لڑکیوں کا اکہرا حصہ۔ (فتاویٰ بحر العلوم، ج:۲، ص:۴۷۶)

فتاویٰ امجدیہ میں ہے:

"جہیز میں جو کچھ سامان ملا تھا سب کی مالک عورت تھی، بعد انتقال عورت وہ سب اس کے ترکہ میں ہے۔ تمام ورثہ کو بقدر حصص (حصوں کے مطابق) ملے گا۔

(فتاویٰ امجدیہ، ج:۲، ص:۱۶۲)

Nurul Hoda Official

سوال نمبر (۱۳۲):- عورت مرگئی اس کے مہر کی معافی کی صورت کیا ہوگی؟

جواب:- وارثانِ زن (عورت کے وارثوں) میں جو عاقل بالغ معاف کرے گا اس کا حصہ معاف ہو جائے گا، اگر سب عاقل بالغ ہوں اور سب معاف کر دیں تو سب معاف ہو جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ج:۵، ص:۳۳۷)

جنت میں عورت کس شوہر کو ملے گی؟:-

سوال نمبر (۱۳۳):- ایک عورت کے یک بعد دیگر دو سے چار تک شوہر ہوئے تو جنت میں یہ عورت کس شوہر کو ملے گی؟ آیا اول کو یا آخری شوہر کو؟

جواب:- عورت کے اگر متعدد (کئی بار) خاوند (شوہر) ہوئے کہ ایک کے مرنے کے بعد دوسرے سے نکاح کیا اور دونوں جنتی ہیں تو اس میں علما کے دو قول ہیں:

ایک یہ کہ شوہر اول کو ملے گی، اور دوسرا یہ کہ شوہر آخر کو ملے گی اور یہ قولِ (ثانی) قوی ہے۔ (فتاویٰ امجدیہ، ج: چہارم، ص:۳۶۷)

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

عورت اپنے آخر ازواج (شوہروں) کے لیے ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۰/۱، ص:۱۰۵)

نفقہ کی مستحق نہیں:-

سوال نمبر (۱۳۴):- عورت نافرمانی کر کے میکہ (عورت کے ماں باپ کا گھر) چلی جائے اور اس کے بعد شوہر طلاق بھی دے تو کیا حکم ہے؟

جواب:- نفقہ (خرچہ) کی مستحق نہیں۔ ہاں اگر وہ عدت شوہر کے گھر میں آکر گزارے تو نفقہ واجب ہوگا۔ (فتاویٰ بحر العلوم، ج: دوم، ص:۵۳۶)

لاپتہ شوہر کا حکم:-

سوال نمبر (۱۳۵):- مفقود الخبر یعنی لاپتہ اور غائب شوہر کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب:- جب تک (شوہر) کی عمر سے ستر سال نہ گزر لیں اس وقت تک وہ حکم

Nurul Hoda Official

اَحیا (زندوں کے حکم) میں ہے اور اس کی عورت نکاح نہیں کرسکتی ہے۔ اس عورت کو حکم ہے کہ صبر کرے۔

درمختار میں ہے:

"ولا یفرق بینہٗ وبینھا ولوبعد مضی اربع سنین"۔

زنِ مفقود کے بارے میں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب یہ ہے کہ جب تک شوہر کی عمر ستر برس کی نہ ہو، اس وقت تک موت کا حکم نہ دیں گے، نہ اس کی عورت کو نکاح کرنا جائز۔ اور بہت ائمہ کرام وصحابہ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی مذہب۔

لہٰذا حنفی کو اپنے مذہب سے خروج کی اجازت نہیں۔

(فتاویٰ امجدیہ، ج: دوم، ص: ۹۱۔۹۲)

لیکن اگر شوہر کے مفقود الخبر ہونے کی وجہ سے عورت دوسری شادی کرنے پر اتنی مجبور ہوجائے کہ دوسرا کوئی چارۂ کار نہ ہو، حالت ملجیۂ پیدا ہوجائے تو مذہب امام مالک رضی اللہ عنہ پر عمل کرنے کی اجازت ہمارے علماء نے بھی دی ہے۔

"خصوصاً اس دور پرفتن (فتنوں کے زمانے) میں ہمارے علماء کا تقریباً اس پر اتفاق ہے کہ اس خصوص میں امام مالک رضی اللہ عنہ کے مذہب پر فتویٰ دیا جائے، مگر اس خصوص میں چند باتیں قابل لحاظ ہیں۔"

اول یہ کہ مذہب امام مالک رضی اللہ عنہ یہ نہیں کہ شوہر کے غائب ہونے کے دن سے چار سال گذار کر شوہر کے وفات کا حکم دیا جائے بلکہ یوم مرافعہ سے یعنی قاضی کے یہاں درخواست کرنے کے دن سے چار سال انتظار کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ رضویہ، ج: ۵، ص: ۵۰۰ پر کتاب مدونہ کے حوالے سے مذکور ہے۔

دوسرے یہ کہ اس کے لیے قضائے قاضی شرط ہے۔

"اس زمانے میں جب کہ یہاں حاکم اسلام نہیں، علمائے بلد (شہر کے علما) جو مرجع فتویٰ ہو، اس خصوص (معاملہ) میں قاضی کے قائم مقام ہے"۔

(حاشیہ فتاویٰ امجدیہ، ج: ۲، ص: ۹۱۔۹۲)

Nurul Hoda Official

توبہ کی فضیلت واہمیت (بالخصوص دولھا اور دولھن کا توبہ کرنا)

توبہ کی بڑی فضیلت ہے۔لہٰذا ہر مسلمان مرد وعورت ہمیشہ توبہ اور مغفرت کی دعا میں مشغول رہیں اور کبھی توبہ واستغفار سے غافل نہیں رہنا چاہیے۔

توبہ: یعنی گناہوں سے باز آنا اور خداوند تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا ہر ایک انسان (بالخصوص ہر ایک مسلمان) کے لیے بہت ضروری ہے اور زوجین یعنی دولہا اور دولہن سے جانے انجانے میں اگر کفریات صادر ہوئے ہوں تو احتیاطاً انھیں بھی اپنی آنے والی حلالی اور پاکیزہ اولاد کے لیے توبہ واستغفار بے حد ضروری ہے۔

ہر ایک انسان کے لیے توبہ ضروری ہے اس لیے کہ آغاز (شروع) پیدائش سے آخر عمر تک گناہوں سے پاک رہنا فرشتوں ہی سے ہوسکتا ہے (علاوہ پیغمبروں کے) ہر انسان سے ناممکن ہے۔اور تمام عمر معصیت (گناہ) میں گرفتار رہنا اور خداوند تعالیٰ کی اطاعت نہ کرنا شیطان کا کام ہے۔

توبہ سے معصیت (گناہ) کا راستہ ترک کرنا اور اطاعت الٰہی اختیار کرنے کا کام آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کا ہے، جو کوئی توبہ کر کے گذشتہ تقصیرات کا علاج کر لیتا ہے گویا اس نے آدم علیہ السلام سے اپنی نسبت درست کر لی ہے۔(کیمیائے سعادت، ص:۷۰۸)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے تمام مومنوں کو توبہ کا حکم دیا ہے۔چنانچہ ارشاد فرماتا ہے:

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا"۔

یعنی اے ایمان والو اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے۔

(کنزالایمان، پ:۲۸،س:تحریم:۶۶،آیت:۸)

اور فرماتا ہے:

"وَتُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ"۔

یعنی اور اللہ کی طرف توبہ کرو۔اے مسلمانو! سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح (کامیابی) پاؤ۔(کنزالایمان، پ:۱۸،س:نور:۲۴،آیت:۳۱)

"اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا"۔

Nurul Hoda Official

یعنی اپنے رب سے معافی مانگو، وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے۔ (پ:۲۹، نوح، ۱۰)

(۱) حدیث شریف: میں ہے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"جس شخص نے مغرب کی جانب سے آفتاب نکلنے (یعنی قیامت) سے پہلے توبہ کی اس کی توبہ قبول ہوگی"۔ (کیمیائے سعادت مترجم، ص:۷۰۹)

(۲) حدیث شریف: حضور سرور کونین ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ "گناہ سے پشیمان (شرمندہ) ہونا توبہ ہے"۔ (ایضاً ص:۷۰۹)

(۳) حدیث شریف: حضور ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ "میں ہر روز ستر بار استغفار کرتا ہوں"۔ (ایضاً، ص:۷۰۹)

(۴) حدیث شریف: میں آیا ہے کہ جو کوئی گناہ سے توبہ کرتا ہے حق تعالیٰ اس کے گناہ کاتبِ اعمال (عمل لکھنے والے) فرشتوں کو بھلا دیتا ہے۔ ہاتھ پاؤں اور اس محل (جگہ) کو جہاں سے معصیت اور گناہ سرزد ہوا ہے فراموش (ختم) کردیتے ہیں اور جب وہ بندہ حق تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہوتا ہے تو اس کی معصیت پر کوئی گواہ نہیں ہوتا۔ (ایضاً، ص:۷۰۹)

(۵) حدیث شریف: حق تعالیٰ بندہ کی توبہ سکرات موت (موت کے غرغرہ) سے پہلے تک قبول فرمالیتا ہے۔ (ایضاً، ص:۷۰۹)

(۶) حدیث شریف: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص موت سے اتنے وقت پہلے توبہ کرے جتنے وقت میں اونٹنی کا دودھ دوہا جاتا ہے تو اس کی توبہ قبول ہوجاتی ہے۔ (مسلم شریف)

(۷) حدیث شریف: ایک اور حدیث میں آیا ہے "اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے لیے دست کرم فراخ (چوڑا) فرماتا ہے جو دن میں گناہ کرے اور رات تک توبہ کرے یا اور اس کے لیے جو رات میں گناہ کرے اور دن تک توبہ کرلے۔ وہ اس وقت تک توبہ قبول فرمائے گا جب تک آفتاب مغرب سے نکلے۔ (کیمیائے سعادت مترجم، ص:۷۰۹)

(۸) حدیث شریف: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "اے لوگو! توبہ کرو، میں ہر روز ۱۰۰ رسو بار توبہ کرتا ہوں۔

(۹) حدیث شریف: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو گنہ گار نہ ہو، لیکن اچھے گناہ گار وہ ہیں جو توبہ کیا کرتے ہیں۔ (کیمیائے سعادت مترجم ص:۷۰۹)

(۱۰) حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر ابن آدم خطا کار اور خطا کاروں میں بہتر وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔
(سنن ابن ماجہ اردو، ج:۲،ص: ۵۷۳)

(۱۱) حدیث شریف: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جو کوئی گناہ سے توبہ کرتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو۔ (کیمیائے سعادت، ص:۷۰۹)
مزید فرمایا سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ "گناہ سے توبہ یہ ہے کہ پھر کبھی اس کا قصد (ارادہ) نہ کرے۔

(۱۲) حدیث شریف: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آسمان پر لے گئے تو انھوں نے زمین پر ایک مرد کو دیکھا جو ایک عورت سے زنا کر رہا تھا آپ نے اسی وقت اس شخص کے لیے بد دعا کی اور وہ دونوں اسی وقت ہلاک (ختم) ہو گئے۔
ایک دوسرے شخص کو مبتلائے معصیت (گناہ کرتے) دیکھا آپ نے اس کے حق میں بھی بد دعا فرمائی اس وقت وحی آئی اے ابراہیم! ان بندوں سے درگزر (چشم پوشی) کرو! کہ یہ تین کاموں میں سے ایک کام کریں گے یا تو توبہ کریں گے اور میں اس کو قبول کروں گا یا وہ مغفرت پائیں گے میں ان کو بخش دوں گا، یا ان کے ایسا فرزند پیدا ہوگا جو میری بندگی کرے گا کیا تم نہیں جانتے کہ میرے ناموں میں سے ایک نام صَبُور (گنہگاروں پر برباد) ہے"۔ (ایضاً)

(۱۳) حدیث شریف: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: "جس بندے نے اپنے گناہوں سے ندامت (شرمندگی) کا اظہار کیا، ایسا نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو طلبِ مغفرت سے پہلے نہ بخش دیا ہو۔ گناہ پر پشیمان (شرمندہ) ہونے والے کو اللہ تعالیٰ اس کی طلب مغفرت سے پہلے ہی بخش دیتا ہے"۔
(ایضاً:ص:۷۱۰)

(۱۴) حدیث شریف: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جانب

Nurul Hoda Official

مغرب میں ایک دروازہ ہے جس کی وسعت (چوڑائی) ستر سالہ یا چالیس سالہ راہ ہے۔اس دروازہ کو اللہ تعالیٰ نے توبہ کے واسطے کھول دیا ہے۔یہ دروازہ جب سے زمین وآسمان پیدا کیے گئے ہیں کھلا ہے،اور جب تک آفتاب مغرب سے طلوع نہ کرے یہ کھلا رہے گا(یہ دروازہ بند نہیں ہوگا)۔(ایضاً،ص:۱۷۰)

(۱۵) حدیث شریف: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے:"توبہ کرنے والا اللہ کا دوست ہے"۔

حق تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ سے اس اعرابی سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جو لق ودق صحرا میں سو گیا ہو اور اس کا اونٹ جس پر مال ومتاع لدا ہو،جب سو کر اٹھے تو اس اونٹ کو نہ پائے اس کی تلاش میں لگ جائے پھر اس کو یہ خوف پیدا ہو کہ وہ بھوک اور پیاس سے مر جائے گا اور وہ اپنی جان سے بیزار ہو کر کہے کہ اس سے بہتر ہے کہ مجھے موت آجائے اور وہ تلاش سے بازرہ کر پھر اپنی جگہ لوٹ آئے اور ہاتھ پر سر رکھ کر لیٹ کر سو جائے تا کہ اس حال میں موت آجائے اس کو نیند آجائے اور پھر جب وہ سو کر اٹھے تو دیکھے کہ اس کے سرہانے وہ اونٹ تمام سامان کے ساتھ موجود ہے اس وقت وہ شکرِ الٰہی بجالائے اور کہنا چاہے بارِالٰہا! تو میرا آقا ہے میں تیرا بندہ ہوں مگر خوشی کی شدت (تیزی) میں اس کی زبان لڑکھڑائے اور غلطی سے کہے کہ الٰہی تو میرا بندہ ہے میں تیرا خدا ہوں۔خوشی کے مارے صحیح الفاظ زبان سے ادا نہ ہو سکیں تو اس بندے کی خوشی سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو اس بندے کی توبہ سے خوشی ہوتی ہے۔

(کیمیائے سعادت،ص:۱۷۱)

فائدہ: توبہ کے ساتھ ساتھ ہر دن اور ہر لمحہ اپنے ایمان کو بھی تازہ کرتے رہنا چاہیے۔

ایمان تازہ کیسے کریں؟:-

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ذکر کثرت سے کرنے سے ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدنی تاجدار (حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا:"اپنا ایمان تازہ کرو۔

صحابۂ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے عرض کیا،یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم!ایمان کس طرح

Nurul Hoda Official

تازہ کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا اِلٰه اِلَّا الله کثرت سے کہا کرو۔

(طبرانی، فیضان سنت ص:۱۱۵)

ایمان وکفر کا بیان:-

نکاح کے سلسلے میں ایمان وکفر کا بیان ہونا بہت ضروری ہے کیوں کہ کسی بھی مومن اور مسلمان کا نکاح غیر مومن (کافر) اور مرتد کے ساتھ ہر گز نہیں ہوسکتا۔ اور کفریات صادر ہونے کی صورت میں نکاح بھی ٹوٹ جاتا ہے اور اگر حالت کفر میں نکاح ہوا تو نکاح منعقد نہ ہوگا اور بعد نکاح صحبت اور جماع نہیں بلکہ حرام کاری اور زنا ہوگا۔ اور اولاد بھی حرامی ہوگی۔ اس لیے ایمان وکفر کے متعلق جاننا بے حد ضروری ہے کہ ایمان کیا ہے؟ اور کفر وشرک کیا ہے؟ تا کہ کسی کافر یا مرتد کے ساتھ نکاح کرنے سے بچا جاسکے اور ایمان ونکاح کی حفاظت بھی کی جاسکے اور کفریات صادر ہونے کی صورت میں فوراً تجدید ایمان اور تجدید نکاح کر کے حرام کاری اور حرامی اولاد سے بچا جاسکے۔

ایمان کی تعریف میں صاحب بہار شریعت فرماتے ہیں:

"ایمان اسے کہتے ہیں کہ سچے دل سے ان سب باتوں کی صدیق کرے جو ضروریات دین ہیں"۔ (بہار شریعت، ح: اول، ص:۱۷۲، مکتبۃ المدینہ)

صاحب قانون شریعت قاضی شمس الدین جونپوری فرماتے ہیں:

"ایمان یہ ہے کہ اللہ ورسول کی بتائی ہوئی تمام باتوں کا یقین کرے اور دل سے سچ جانے"۔ (قانون شریعت، ح: اول، ص: ۴۳)

شرک کی تعریف: شرک کے معنی ہیں اللہ کے سوا کسی اور کو خدا جاننا یا عبادت کے لائق سمجھنا اور یہ کفر کی سب سے بدتر (سب سے بری) قسم ہے اس کے سوا کیسا ہی سخت کفر کیوں نہ ہو حقیقۃً شرک نہیں۔ (قانون شریعت، ح: اول، ص: ۴۴)

کفر کی تعریف میں صاحب بہار شریعت فرماتے ہیں:

"کسی ایک ضرورتِ دینی کے انکار کو کفر کہتے ہیں"۔

(بہار شریعت، ح: اول، ص:۱۷۲، مکتبۃ المدینہ)

Nurul Hoda Official

قانون شریعت میں ہے:

کفر کی تعریف: اگر کسی ایسی ایک بات کا بھی انکار ہے جس کے بارے میں یقینی طور پر معلوم ہے کہ یہ اسلام کی بات ہے تو یہ کفر ہے جیسے قیامت، فرشتے، جنت دوزخ، حساب کو نہ ماننا یا نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کو فرض نہ جاننا، یا قرآن کو اللہ کا کلام نہ سمجھنا، کعبہ، قرآن یا کسی نبی یا فرشتہ کی توہین کرنا یا کسی سنت کو ہلکا بتانا، شریعت کے حکم کا مذاق اڑانا اور ایسی ہی اسلام کی کسی معلوم ومشہور بات کا انکار کرنا یا اس میں شک کرنا یقیناً کفر ہے۔

(قانونِ شریعت، اول، ص: ۴۳)

کسی کفر کی مغفرت نہ ہوگی، کفر کے سوا سب گناہ اللہ تعالیٰ کی مشیت (چاہت) پر ہیں جسے چاہے بخش دے۔ (قانونِ شریعت اول، حصہ: ۴۴)

مسلمان ہونے کے لیے ایمان واعتقاد کے ساتھ اقرار بھی ضروری ہے جب تک کوئی مجبوری نہ ہو مثلاً منہ سے بولی نہیں نکلتی یا زبان سے کہنے میں جان جاتی ہے یا کوئی عضو کاٹا جاتا ہے تو اس وقت زبان سے اقرار کرنا ضروری نہیں بلکہ صرف زبان سے خلاف اسلام بات بھی جان بچانے کے لیے کہہ سکتا ہے لیکن نہ کہنا ہی اچھا ہے اور ثواب ہے۔ اس کے سوا جب کبھی زبان سے کلمۂ کفر نکالے گا کافر سمجھا جائے گا، اگر چہ یہ کہے کہ خالی زبان سے کہا، دل سے نہیں۔ اسی طرح وہ باتیں جو کفر کی نشانی ہیں جب ان کو کرے گا کافر سمجھا جائے گا جیسے جنیو (وہ بٹا ہوا دھاگا جسے ہندو بدھی کی طرح گلے میں ڈالے رہتے ہیں) ڈالنا، چٹیا (چوٹی کی تصغیر لمبے بال جو ہندو سر منڈانے یا بال کٹوانے پر درمیان میں یا ایک طرف چھوڑ دیتے ہیں) رکھنا، ( )صلیب (اس کی شکل صلیب کی لکڑی جس پر رومی عیسائیوں کو لٹکا کر ہلاک کرتے تھے) لٹکانا۔ (قانون شریعت اول، ص: ۴۴)

صاحب بہار شریعت حضرت صدر الشریعہ مفتی امجد علی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

مسئلہ: اگر معاذ اللہ کلمۂ کفر جاری کرنے پر کوئی شخص مجبور کیا گیا یعنی اسے مار ڈالنے یا اس کا عضو (بدن کا کوئی حصہ) کاٹ ڈالنے کی صحیح دھمکی دی گئی کہ یہ دھمکانے والے کو اس بات کے کرنے پر قادر سمجھے تو ایسی حالت میں اس کو رخصت دی گئی ہے، مگر شرط یہ ہے کہ دل میں وہی اطمنان ایمانی ہو جو پیشتر (پہلے) تھا، مگر افضل جب بھی یہی ہے کہ قتل ہو جائے اور

کلمۂ کفر نہ کہے۔ (بہار شریعت، ح: اول، ص: ۱۷۴، مکتبۃ المدینہ)

عقیدہ: جو چیز بے شبہہ حرام ہو، اس کو حلال جاننا اور جو یقیناً حلال ہو، اس کو حرام جاننا کفر ہے جب کہ یہ حرام و حلال ہونا معلوم و مشہور ہو یا یہ شخص اس کو جانتا ہو۔
(قانونِ شریعت اول، ص: ۴۴)

مسئلہ: عملِ جوارح (انسان کے ہاتھ پاؤں کے عمل) داخل ایمان نہیں البتہ بعض اعمال جو قطعاً منافیِ ایمان (ایمان کے خلاف) ہوں، ان کے مرتکب کو کافر کہا جائے گا۔ جیسے بُت یا چاند، سورج کو سجدہ کرنا اور قتلِ نبی یا نبی کی توہین یا مصحف (قرآن) شریف یا کعبہ معظّمہ کی توہین اور کسی سنت کو ہلکا بتانا یہ باتیں یقیناً کفر ہیں۔ یوہیں بعض اعمال کفر کی علامت ہیں جیسے زُنار (وہ تاگا جو ہندو گلے اور بغل کے درمیان ڈالے رہتے ہیں) باندھنا، سر پر چوٹیا رکھنا، قشقہ (ٹیکا) لگانا۔ ایسے افعال کے مرتکب کو فقہائے کرام کافر کہتے ہیں، تو جب ان اعمال سے کفر لازم آتا ہے تو ان کے مرتکب کو از سر نو اسلام لانے اور اس کے بعد اپنی عورت سے تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔ (بہار شریعت، ح: اول، ص: ۱۷۶، مکتبۃ المدینہ)

عقیدہ: **مسئلہ:** مرتکب کبیرہ (بڑا گناہ کرنے والا) مسلمان ہے اور جنت میں جائے گا خواہ اللہ عزوجل اپنے محض فضل سے اس کی مغفرت فرما دے، یا حضور اقدس ﷺ کی شفاعت کے بعد یا اپنے کیے کی کچھ سزا پاکر، اس کے بعد کبھی جنت سے نہ نکلے گا۔
(بہار شریعت، حصہ اول، ص: ۱۸۵، مکتبۃ المدینہ)

مسئلہ: جو کسی کافر کے لیے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے یا کسی مردہ مرتد کو مرحوم (رحم کیا ہوا) یا مغفور (بخشا ہوا) یا کسی مردہ ہندو کو بیکنٹھ باشی (جنت آشیاں) کہے وہ خود کافر ہے۔ (بہار شریعت حصہ اول، ص: ۱۸۵، مکتبۃ المدینہ)

کتنی بات سے آدمی مسلمان ہوتا ہے؟:-

مسلمان ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ صرف دینِ اسلام ہی کو سچا مذہب مانے اور کسی ضروری دینی کا منکر نہ ہو، اور ضروریات دین سے کسی ضروری دینی کے خلاف عقیدہ نہ رکھتا ہو، اگرچہ تمام ضروریاتِ دین کا اس کو علم نہ ہو۔ لہٰذا بالکل لٹھ گنوار جاہل جو اسلام اور

Nurul Hoda Official

پیغمبرِ اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حق ماننے اور اسلامی عقیدوں کے خلاف کوئی عقیدہ نہ رکھے چاہے کلمہ بھی صحیح نہ پڑھ سکتا ہو، وہ مسلمان ہے، مومن ہے کافر نہیں۔ البتہ نماز، روزہ، حج وغیرہ اعمال کے ترک سے گنہ گار ہوگا لیکن مومن رہے گا۔ اس لیے کہ اعمال ایمان میں داخل نہیں۔

(قانون شریعت حصہ اول، ص: ۴۴)

مسئلہ: مسلمان ہمیشہ جنت میں رہیں گے کبھی نکالے نہ جائیں گے اور کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے کبھی نہ نکالے جائیں گے۔ (قانون شریعت حصہ اول، ص: ۴۵)

مرتد کا بیان

اسلام وایمان سے پھر جانا اور کفر وشرک میں مبتلا ہو جانے کی ایک صورت ارتدادِ دین (اسلام چھوڑنا) بھی ہے یعنی مرتد ہو جانا۔ مرتد کی تعریف کرتے ہوئے صاحب بہار شریعت حضرت صدر الشریعہ مفتی امجد علی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

مرتد: وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو ضروریات دین سے ہو، یعنی زبان سے کلمۂ کفر بکے جس میں تاویلِ صحیح (بچاؤ کی دلیل) کی گنجائش نہ ہو۔ یوہیں بعض افعال (کام) بھی ایسے ہیں جن سے کافر ہو جاتا ہے۔ مثلاً بُت کو سجدہ کرنا، مصحف شریف (قرآن مجید) کو نجاست (ناپاکی) کی جگہ پھینک دینا۔

(بہار شریعت حصہ نہم، ص: ۴۵۵، مکتبۃ المدینہ)

مرتد کے بارے میں خداوند تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

"وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ"۔

(پ: ۲، س: بقرہ: ۲، آیت: ۲۱۷)

ترجمہ: تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے اور کفر کی حالت میں مرے اس کے تمام اعمال دنیا اور آخرت میں رائیگاں (بے کار) ہیں۔ اور وہ لوگ جہنمی ہیں، اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (بہار شریعت حصہ ۹، ص: ۴۵۳، مکتبۃ المدینہ)

حدیث شریف: میں ارتدادِ دین سے آگاہ فرمایا گیا ہے۔

امام بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بندہ کبھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی (خوشی) کی بات کہتا ہے اور اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا (یعنی اپنے نزدیک ایک معمولی بات کہتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے بہت درجے بلند کرتا ہے اور کبھی اللہ (عزوجل) کی ناراضی کی بات کرتا ہے اور اس کا خیال بھی نہیں کرتا اس کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ مشرق و مغرب کے درمیان میں جو فاصلہ ہے اس سے بھی فاصلہ پر جہنم میں گرتا ہے۔

(بہار شریعت حصہ نہم، ص: ۴۵۴، مکتبۃ المدینہ)

مسائل فقہیہ: (۱) مسئلہ: کفر و شرک سے بدتر (زیادہ برا) کوئی گناہ نہیں اور وہ بھی ارتداد کہ یہ کفر اصلی سے بھی باعتبار احکام سخت تر ہے جیسا کہ اس کے احکام سے معلوم ہوگا۔ مسلمان کو چاہیے کہ اس سے پناہ مانگتا رہے کہ شیطان ہر وقت ایمان کی گھات (تاک) میں ہے۔

اور حدیث میں فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح تیرتا ہے۔ آدمی کو کبھی اپنے اوپر یا اپنی طاقت و اعمال پر بھروسا نہ چاہیے۔ ہر وقت خدا پر اعتماد کرے اور اسی سے بقائے ایمان کی دعا چاہے کہ اسی کے ہاتھ میں قلب ہے اور قلب کو قلب اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ لوٹ پوٹ ہوتا رہتا ہے۔ ایمان پر ثابت رہنا اسی کی توفیق سے ہے جس کے دستِ قدرت میں قلب ہے۔ اور حدیث میں فرمایا کہ شرک سے بچو کہ وہ چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے۔ (بہار شریعت حصہ نہم، ص: ۴۵۵، مکتبۃ المدینہ)

(۲) مسئلہ: جو بطور تمسخر اور ٹھٹے کے (ہنسی مذاق کے طور پر) کفر کرے گا وہ بھی مرتد ہے اگرچہ کہتا ہے کہ ایسا اعتقاد نہیں رکھتا۔ (درمختار، بہار شریعت حصہ نہم، ص: ۴۵۵، مکتبۃ المدینہ)

(۳) مسئلہ: کسی کلام میں چند معنے بنتے ہیں بعض کفر کی طرف جاتے ہیں، بعض

Nurul Hoda Official

اسلام کی طرف، تو اس شخص کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ ہاں اگر معلوم ہو کہ قائل (کہنے والے) نے معنیٔ کفر کا ارادہ کیا۔ مثلاً وہ خود کہتا ہے کہ میری مراد یہی ہے تو کلام کا محتمل ہونا نفع نہ دے گا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ کلمہ کے کفر ہونے سے قائل کا کافر ہونا ضرور نہیں۔

(ردالمحتار وغیرہ، بہارشریعت حصہ نہم، ص:۴۵۵، مکتبۃ المدینہ)

(۴) **مسئلہ**: کہنا کچھ چاہتا تھا اور زبان سے کفر کی بات نکل گئی تو کافر نہ ہوا یعنی جب کہ اس امر سے اظہارِ نفرت کرے کہ سننے والوں کو بھی معلوم ہو جائے کہ غلطی سے یہ لفظ نکلا ہے اور اگر بات کی پچ (ضد) کی تو اب کافر ہو گیا کہ کفر کی تائید کرتا ہے۔

(بہارشریعت حصہ نہم، ص:۴۵۶، مکتبۃ المدینہ)

(۵) **مسئلہ**: کفری بات کا دل میں خیال پیدا ہوا، اور زبان سے بولنا بُرا جانتا ہے تو یہ کفر نہیں بلکہ خاص ایمان کی علامت ہے کہ دل میں ایمان نہ ہوتا تو اسے بُرا کیوں جانتا۔

(بہارشریعت حصہ نہم، ص:۴۵۶، مکتبۃ المدینہ)

(۶) **مسئلہ**: مرتد ہونے کی چند شرطیں ہیں۔

(۱) **عقل**: ناسمجھ بچہ اور پاگل سے ایسی بات نکلی تو حکم کفر نہیں۔

(۲) **ہوش**: اگر نشہ میں بکا تو کافر نہ ہوا۔

(۳) **اختیار** مجبوری اور اکراہ کی صورت میں حکم کفر نہیں۔ مجبوری کے یہ معنے ہیں کہ جان جانے یا عضو کٹنے یا ضربِ شدید (سخت مار) کا صحیح اندیشہ ہو، اس صورت میں صرف زبان سے اس کلمہ کے کہنے کی اجازت ہے۔ بشرطیکہ دل میں وہی اطمنان ایمانی ہو۔

"اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ"۔

(پ: ۱۴، س: نحل: ۱۶ آیت: ۱۰۶)

ترجمہ: سوا اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو۔

(کنزالایمان، بہارشریعت حصہ نہم، ص:۴۵۶)

(۷) **مسئلہ**: جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو گیا تو (ص:۴۵۶، مکتبۃ المدینہ) ایسے لوگوں سے بالکل میل جول چھوڑ دیں۔ سلام، کلام ترک کر دیں (چھوڑ دیں) ان کے پاس اٹھنا

Nurul Hoda Official

بیٹھنا، ان کے ساتھ کھانا پینا، ان کے یہاں شادی بیاہ کرنا غرض ہر قسم کے تعلقات ان سے قطع (ختم) کردیں۔ گویا سمجھیں کہ وہ اب رہا ہی نہیں۔ واللہ الموفق۔

(بہار شریعت حصہ نہم، ص: ۴۵۷، مکتبۃ المدینہ)

(۸) مسئلہ: کسی دین باطل کو اختیار کیا مثلاً یہودی یا نصرانی ہوگیا، ایسا شخص مسلمان اس وقت ہوگا کہ اس دین باطل سے بیزاری (ناخوشی) ونفرت ظاہر کرے اور دین اسلام قبول کرے اور اگر ضروریات دین میں سے کسی بات کا انکار کیا ہو تو جب تک اس کا اقرار نہ کرے جس سے انکار کیا ہے محض (صرف) کلمۂ شہادت پڑھنے پر اس کے اسلام کا حکم نہ دیا جائے گا کہ کلمۂ شہادت کا اس نے بظاہر انکار نہ کیا تھا۔ مثلاً نماز یا روزہ کی فرضیت سے انکار کرے یا شراب اور سور کی حرمت نہ مانے تو اس کے اسلام کے لیے یہ شرط ہے کہ جب تک خاص اُس امر کا اقرار نہ کرے اس کا اسلام قبول نہیں۔ یا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں گستاخی کرنے سے کافر ہوا تو جب تک اس سے توبہ نہ کرے مسلمان نہیں ہوسکتا۔

(درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت حصہ نہم، ص: ۴۵۷، مکتبۃ المدینہ)

(۹) مسئلہ: عورت یا نابالغ سمجھ وال بچہ مرتد ہوجائے تو قتل نہ کریں گے بلکہ قید کریں گے یہاں تک کہ توبہ کرے اور مسلمان ہوجائے۔

(عالمگیری، بہار شریعت حصہ نہم، ص: ۴۵۸، مکتبۃ المدینہ)

(۱۰) مسئلہ: مرتد اگر ارتداد سے توبہ کرے تو اس کی توبہ مقبول ہے، مگر بعض مرتدین مثلاً کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا کہ اس کی توبہ مقبول نہیں، توبہ قبول کرنے سے مراد یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد بادشاہ اسلام اسے قتل نہ کرے گا۔

(بہار شریعت حصہ نہم، ص: ۴۵۸، مکتبۃ المدینہ)

یعنی گستاخِ رسول کو توبہ کے بعد بھی قتل کریں گے اس لیے کہ اس کی توبہ مقبول نہیں۔

(راقم الحروف)

(۱۱) مسئلہ: مرتد اگر اپنے ارتداد سے انکار کرے تو یہ انکار بمنزل توبہ ہے اگرچہ گواہان عادل سے اس کا ارتداد ثابت ہو یعنی اس صورت میں یہ قرار دیا جائے گا کہ ارتداد تو کیا مگر اب توبہ کرلی، لہٰذا قتل نہ کیا جائے گا۔ اور ارتداد کے باقی احکام جاری ہوں گے۔ مثلاً اس کی

Nurul Hoda Official

عورت نکاح سے نکل جائے گی، جو کچھ اعمال کیے تھے سب اکارت ہو جائیں گے، حج کی استطاعت (حیثیت) رکھتا ہے تو اب پھر حج فرض ہے کہ پہلا حج جو کر چکا تھا بیکار ہو گیا۔

(درمختار، بحر الرائق، بہارِ شریعت حصہ نہم، ص:۴۵۸، مکتبۃ المدینہ)

اگر اس قول سے انکار نہیں کرتا مگر لایعنی (بے فائدہ) تقریروں سے اس امر کو صحیح بتاتا ہے جیسا زمانۂ حال کے مرتدین کا شیوہ (طور طریقہ) ہے تو یہ نہ انکار ہے، نہ توبہ مثلاً قادیانی کہ نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اور خاتم النبیین کے غلط معنے بیان کر کے اپنی نبوت کو برقرار رکھنا چاہتا ہے یا حضرت سیدنا مسیح عیسیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا کی شان پاک میں سخت سخت حملے کرتا ہے پھر حیلے (بہانے) گڑھتا ہے یا بعض عمائد وہابیہ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ رفیع (بلند شان) میں کلماتِ دشنام (گالی) استعمال کرتے اور تاویل غیر مقبول کر کے اپنے اوپر سے کفر اٹھانا چاہتے ہیں ایسی باتوں سے کفر نہیں ہٹ سکتا۔ کفر اٹھانے کا جو نہایت آسان طریقہ ہے کاش اسے برتتے تو ان زحمتوں میں نہ پڑتے اور عذاب آخرت سے بھی ان شاء اللہ رہائی کی صورت نکلتی۔ وہ صرف توبہ ہے کہ کفر و شرک سب کو مٹا دیتی ہے مگر اس میں وہ اپنی ذلت سمجھتے ہیں حالانکہ یہ خدا کو محبوب اس کے محبوبوں کو پسند تمام عقلا (عقل مندوں) کے نزدیک اس میں عزت۔ (بہارِ شریعت حصہ نہم، ص:۴۵۸، مکتبۃ المدینہ)

(۱۲) مسئلہ: زمانۂ اسلام میں کچھ عبادات قضا ہو گئیں اور ادا کرنے سے پہلے مرتد ہو گیا پھر مسلمان ہوا تو ان عبادات کی قضا کرے اور جو ادا کر چکا تھا اگرچہ ارتداد سے باطل (خراب) ہو گئی مگر اس کی قضا نہیں۔ البتہ اگر صاحب استطاعت ہو تو حج دوبارہ فرض ہوگا۔

(درمختار، بہارِ شریعت حصہ نہم، ص:۴۵۸، مکتبۃ المدینہ)

(۱۳) مسئلہ: اگر کفر قطعی ہو تو عورت نکاح سے نکل جائے گی پھر اسلام لانے کے بعد اگر عورت راضی ہو تو دوبارہ اس سے نکاح ہو سکتا ہے ورنہ جہاں پسند کرے نکاح کر سکتی ہے۔ اس کا کوئی حق نہیں کہ عورت کو دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے سے روک دے اور اگر اسلام لانے کے بعد عورت کو بدستور رکھ لیا، دوبارہ نکاح نہ کیا تو قربت (صحبت) زنا ہوگی اور بچے ولد الزنا۔ اور اگر کفر قطعی نہ ہو یعنی بعض علما کافر بتاتے ہوں اور بعض نہیں یعنی فقہا (علم فقہ کے علما) کے

Nurul Hoda Official

نزدیک کافر ہو، اور متکلمین (وہ لوگ جو مذہبی امور عقلی دلائل سے ثابت کرتے ہیں) کے نزدیک نہیں تو اس صورت میں بھی تجدیدِ اسلام اور تجدیدِ نکاح کا حکم دیا جائے گا۔

(درمختار، بہارشریعت حصہ نہم، ص:۴۵۹، مکتبۃ المدینہ)

(۱۴) مسئلہ: عورت کو خبر ملی کہ اس کا شوہر مرتد ہو گیا تو عدت گزار کر نکاح کر سکتی ہے۔ خبر دینے والے دو مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں، بلکہ ایک عادل (جو کبائر سے بچتا ہو صغیرہ پر اصرار نہ کرتا ہو) کی خبر کافی ہے۔

(درمختار، ردالمحتار، بہارشریعت حصہ نہم، ص:۴۵۹، مکتبۃ المدینہ)

(۱۵) مسئلہ: عورت مرتد ہو گئی پھر اسلام لائی تو شوہر اول سے نکاح کرنے پر مجبور کی جائے گی۔ یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ دوسرے سے نکاح کرے اسی پر فتویٰ ہے۔

(درمختار، بہارشریعت حصہ نہم، ص:۴۵۹، مکتبۃ المدینہ)

(۱۶) مسئلہ: جس شخص کو اپنے ایمان میں شک ہو یعنی کہتا ہے کہ مجھے اپنے مومن ہونے کا یقین نہیں یا کہتا ہے معلوم نہیں میں مومن ہوں یا کافر وہ کافر ہے۔ ہاں اگر اس کا مطلب یہ ہو کہ معلوم نہیں میرا خاتمہ ایمان پر ہوگا یا نہیں تو کافر نہیں۔ جو شخص ایمان و کفر کو ایک سمجھے یعنی کہتا ہے کہ سب ٹھیک ہے، خدا کو سب پسند ہے وہ کافر ہے۔ یوہیں جو شخص ایمان پر راضی نہیں یا کفر پر راضی ہے وہ بھی کافر ہے۔ (عالمگیری، بہارشریعت حصہ نہم، ص:۴۶۱، مکتبۃ المدینہ)

(۱۷) مسئلہ: ایک شخص گناہ کرتا ہے لوگوں نے اسے منع کیا تو کہنے لگا اسلام کا کام اسی طرح کرنا چاہیے یعنی جو گناہ و معصیت (گناہ) کو اسلام کہتا ہے وہ کافر ہے۔ یوہیں کسی نے دوسرے سے کہا میں مسلمان ہوں اس نے جواب میں کہا تجھ پر بھی لعنت اور تیرے اسلام پر بھی لعنت۔ ایسا کہنے والا کافر ہے۔ (عالمگیری، بہارشریعت حصہ نہم، ص:۴۶۱، مکتبۃ المدینہ)

(۱۸) مسئلہ: اگر یہ کہا خدا مجھے اس کام کے لیے حکم دیتا جب بھی نہ کرتا تو کافر ہے۔ یوہیں ایک نے دوسرے سے کہا، میں اور تم خدا کے حکم کے موافق کام کریں۔ دوسرے نے کہا میں خدا کا حکم نہیں جانتا، یا کہا یہاں کسی کا حکم نہیں چلتا (وہ بھی کافر ہے۔)

(عالمگیری، بہارشریعت حصہ نہم، ص:۴۶۱، مکتبۃ المدینہ)

Nurul Hoda Official

(۱۹) مسئلہ: کوئی شخص بیمار نہیں ہوتا یا بہت بوڑھا ہے مرتا نہیں اس کے لیے یہ کہنا کہ اسے اللہ میاں بھول گئے ہیں یا کسی زبان دراز (منہ پھٹ) آدمی سے یہ کہنا کہ خدا تمہاری زبان کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتا، میں کس طرح کروں یہ کفر ہے۔ (خلاصۃ الفتاویٰ)

یوہیں ایک نے دوسرے سے کہا، اپنی عورت کو قابو میں نہیں رکھتا اس نے کہا عورتوں پر خدا کو تو قدرت ہے نہیں، مجھ کو کہاں سے ہوگی۔ (وہ بھی کافر ہے۔)

(بہار شریعت حصہ نہم، ص:۴۶۱، مکتبۃ المدینہ)

(۲۰) مسئلہ: خدا کے لیے مکان ثابت کرنا کفر ہے کہ وہ مکان سے پاک ہے۔ یہ کہنا کہ اوپر خدا ہے نیچے تم۔ یہ کلمۂ کفر ہے۔ (خانیہ) (بہار شریعت حصہ نہم، ص: ۴۶۲، مکتبۃ المدینہ)

(۲۱) مسئلہ: کسی سے کہا گناہ نہ کر، ورنہ خدا تجھے جہنم میں ڈالے گا۔ اس نے کہا میں جہنم سے نہیں ڈرتا، یا کہا خدا کے عذاب کی کچھ پرواہ نہیں، یا ایک نے دوسرے سے کہا تو خدا سے نہیں ڈرتا؟ اس نے غصہ میں کہا نہیں۔ یا کہا خدا کیا کر سکتا ہے؟ اس کے سوا کیا کر سکتا ہے کہ دوزخ میں ڈال دے، یا کہا خدا سے ڈر، اس نے کہا خدا کہاں ہے؟ یہ سب کفر کے کلمات ہیں۔ (عالمگیری، بہار شریعت حصہ نہم، ص: ۴۶۲، مکتبۃ المدینہ)

(۲۲) مسئلہ: کسی سے کہا انشاء اللہ تم اس کام کو کروگے۔ اس نے کہا میں بغیر انشاء اللہ کروں گا۔ یا ایک نے دوسرے پر ظلم کیا، مظلوم (ستایا ہوا) نے کہا خدا نے یہی مقدر کیا تھا۔ ظالم نے کہا میں بغیر اللہ (عزوجل) کے مقدر کیے کرتا ہوں، یہ کفر ہے۔

(عالمگیری، بہار شریعت حصہ نہم، ص: ۴۶۲، مکتبۃ المدینہ)

(۲۳) مسئلہ: کسی مسکین نے اپنی محتاجی کو دیکھ کر یہ کہا: اے خدا! فلاں بھی تیرا بندہ ہے اس کو تو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قدر رنج و تکلیف دیتا ہے، آخر یہ کیا انصاف ہے؟ ایسا کہنا کفر ہے۔ (عالمگیری)

حدیث میں ایسے ہی کے لیے فرمایا:

"کاد الفقر ان یکون کفرا"

محتاجی کفر کے قریب ہے کہ جب محتاجی کے سبب ایسے نا ملائم (کڑے سخت) کلمات

Nurul Hoda Official

صادر ہوں جو کفر ہیں تو گویا خود محتاجی قریب بکفر ہے۔ (بہار شریعت حصہ نہم، ص: ۴۶۲، مکتبۃ المدینہ)

(۲۴) مسئلہ: اللہ عزوجل کے نام کی تصغیر کرنا کفر ہے۔ جیسے کسی کا نام عبداللہ یا عبد الخالق یا عبدالرحمٰن ہو، اسے پکارنے میں آخر میں الف وغیرہ ایسے حروف ملا دیں جس سے تصغیر سمجھی جاتی ہے، (کفر ہے۔) (بحر الرائق، بہار شریعت حصہ نہم، ص: ۴۶۲، مکتبہ المدینہ)

(۲۵) مسئلہ: ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے، اس کا لڑکا باپ کو تلاش کر رہا تھا اور روتا تھا کسی نے کہا چپ رہ تیرا باپ اللہ اللہ کرتا ہے یہ کہنا کفر نہیں کیوں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ خدا کی یاد کرتا ہے۔ (عالمگیری)

اور بعض جاہل یہ کہتے ہیں کہ لا الہ پڑھتا ہے، یہ بہت قبیح (برا) ہے کہ یہ نفی محض ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ کوئی خدا نہیں اور یہ معنی کفر ہیں۔ (بہار شریعت حصہ نہم، ص: ۴۶۳، مکتبۃ المدینہ)

(۲۶) مسئلہ: انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنا، ان کی جناب میں گستاخی کرنا یا ان کو فواحش (برائیوں) وبے حیائی کی طرف منسوب کرنا کفر ہے۔ مثلاً معاذ اللہ! یوسف علیہ السلام کو زنا کی طرف نسبت کرنا۔ (بہار شریعت حصہ نہم، ص: ۴۶۳، مکتبۃ المدینہ)

(۲۷) مسئلہ: جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیا میں آخر نبی نہ جانے یا حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی کسی چیز کی توہین کرے یا عیب لگائے، آپ کے موئے مبارک کو تحقیر (ذلت) سے یاد کرے، آپ کے لباس مبارک کو گندہ اور میلا بتائے، حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ناخن بڑے بڑے کہے، یہ سب کفر ہے۔ بلکہ اگر کسی کے اس کہنے پر کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کدو پسند تھا کوئی یہ کہے مجھے پسند نہیں تو بعض علما کے نزدیک کافر ہے۔ اور حقیقت یہ کہ اگر اس حیثیت سے اسے ناپسند ہے کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو پسند تھا تو کافر ہے یوہیں کسی نے یہ کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانا تناول فرمانے کے بعد تین بار انگشت (انگلی) ہائے مبارک چاٹ لیا کرتے تھے اس پر کسی نے کہا یہ ادب کے خلاف ہے، یا کسی سنت کی تحقیر کرے۔ مثلاً داڑھی بڑھانا، مونچھیں کم کرنا، عمامہ باندھنا، یا شملہ لٹکانا ان کی اہانت (بے عزتی) کفر ہے جب کہ سنت کی توہین مقصود ہو۔
(بہار شریعت حصہ نہم، ص: ۴۶۳، مکتبۃ المدینہ)

(۲۸) مسئلہ: اب جو اپنے کو کہے میں پیغمبر ہوں اور اس کا مطلب یہ بتائے کہ میں

Nurul Hoda Official

پیغام پہنچاتا ہوں وہ کافر ہے یعنی یہ تاویل مسموع نہیں کہ عرف میں یہ لفظ رسول و نبی کے معنے میں ہے۔ (عالمگیری، بہارِ شریعت حصہ نہم، ص: ۴۶۳، مکتبۃ المدینہ)

(۲۹) مسئلہ: حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شانِ پاک میں سب وشتم کرنا تبرّا کہنا یا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت یا امامت وخلافت سے انکار کرنا کفر ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شانِ پاک میں قذف (زنا کی تہمت لگانا) جیسی ناپاک تہمت لگانا یقیناً قطعاً کفر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ نہم، ص: ۴۶۳، مکتبۃ المدینہ)

(۳۰) مسئلہ: دشمن ومبغوض (نفرت کے قابل شخص) کو دیکھ کر یہ کہنا ملک الموت آگئے یا کہا اسے ویسا ہی دشمن جانتا ہوں جیسا ملک الموت کو۔ اس میں اگر ملک الموت کو برا کہنا ہے تو کفر ہے اور موت کی ناپسندیدگی کی بنا پر ہے تو کفر نہیں۔ یوہیں جبرئیل یا میکائیل یا کسی فرشتے کو جو شخص عیب لگائے یا توہین کرے کافر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ نہم، ص: ۴۶۴، مکتبۃ المدینہ)

(۳۱) مسئلہ: قرآن کی کسی آیت کو عیب لگانا یا اس کی توہین کرنا یا اس کے ساتھ مسخرہ پن (مذاق کی باتیں کرنا) کفر ہے۔ مثلاً داڑھی مونڈانے سے منع کرنے پر اکثر داڑھی منڈے کہہ دیتے ہیں "كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ" جس کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ کلا صاف کرو۔ یہ قرآن مجید کی تحریف وتبدیل بھی ہے اور اس کے ساتھ مذاق اور دل لگی بھی اور یہ دونوں باتیں کفر۔ اسی طرح اکثر باتوں میں قرآن مجید کی آیتیں بے موقع پڑھ دیا کرتے ہیں اور مقصود ہنسی کرنا ہوتا ہے جیسے کسی کو نماز جماعت کے لیے بلایا، وہ کہنے لگا میں جماعت سے نہیں بلکہ تنہا پڑھوں گا کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى"۔
(بہارِ شریعت حصہ نہم، ص: ۴۶۴، مکتبۃ المدینہ)

(۳۲) مسئلہ: کسی سے نماز پڑھنے کو کہا اس نے جواب دیا نماز پڑھتا تو ہوں مگر اس کا کچھ نتیجہ نہیں، یا کہا تم نے نماز پڑھی کیا فائدہ ہوا؟ یا کہا نماز پڑھ کے کیا کروں، کس لیے پڑھوں؟ ماں باپ تو مر گئے یا کہا بہت پڑھ لی اب دل گھبرا گیا یا کہا پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہے۔ غرض اسی قسم کی بات کرنا جس سے فرضیت کا انکار سمجھا جاتا ہو یا نماز کی تحقیر

Nurul Hoda Official

(ذلت) ہوتی ہو یہ سب کفر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ نہم، ص: ۴۶۴، مکتبۃ المدینہ)

(۳۳) مسئلہ: کوئی شخص صرف رمضان میں نماز پڑھتا ہے بعد میں نہیں پڑھتا اور کہتا یہ ہے کہ یہی بہت ہے یا جتنی پڑھی یہی زیادہ ہے کیوں کہ رمضان میں ایک نماز ستر نماز کے برابر ہے ایسا کہنا کفر ہے۔ اس لیے کہ اس سے نماز کی فرضیت کا انکار معلوم ہوتا ہے۔
(بہارِ شریعت حصہ نہم، ص: ۴۶۵، مکتبۃ المدینہ)

(۳۴) مسئلہ: اذان کی آواز سن کر یہ کہنا کیا شور مچا رکھا ہے اگر یہ قول بروجہ انکار ہو کفر ہے۔ (عالمگیری، بہارِ شریعت حصہ نہم، ص: ۴۶۵، مکتبۃ المدینہ)

(۳۵) مسئلہ: روزۂ رمضان نہیں رکھتا اور کہتا یہ ہے کہ روزہ وہ رکھے جسے کھانا نہ ملے یا کہتا ہے جب خدا نے کھانے کو دیا ہے تو بھوکے کیوں مریں؟ یا اسی قسم کی اور باتیں جن سے روزہ کی ہتک (بے عزتی) وتحقیر ہو، کہنا کفر ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ نہم، ص: ۴۶۵، مکتبۃ المدینہ)

(۳۶) مسئلہ: علمِ دین اور علما کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ سے کہ عالمِ علمِ دین ہے کفر ہے یوہیں عالمِ دین کی نقل کرنا مثلاً کسی کو منبر وغیرہ کسی اونچی جگہ پر بٹھائیں اور اس سے مسائل بطورِ استہزاء (ہنسی مذاق) دریافت کریں پھر اسے تکیہ وغیرہ سے ماریں اور مذاق بنائیں یہ کفر ہے۔ (عالمگیری)

یوہیں شرع کی توہین کرنا مثلاً کہے میں شرع ورع نہیں جانتا یا عالمِ دین محتاط کا فتویٰ پیش کیا گیا اس نے کہا میں فتویٰ نہیں مانتا یا فتویٰ کو زمین پر پٹک دیا (کفر ہے۔)
(بہارِ شریعت حصہ نہم، ص: ۴۶۵، مکتبۃ المدینہ)

(۳۷) مسئلہ: کسی شخص کو شریعت کا حکم بتایا کہ اس معاملہ میں یہ حکم ہے اس نے کہا ہم شریعت پر عمل نہیں کریں گے ہم تو رسم کی پابندی کریں گے۔ ایسا کہنا بعض مشائخ کے نزدیک کفر ہے۔ (عالمگیری، بہارِ شریعت حصہ نہم، ص: ۴۶۵، مکتبۃ المدینہ)

لہٰذا توبہ وتجدیدِ نکاح کا حکم دیا جائے گا۔ (راقم)

(۳۸) مسئلہ: شراب پیتے وقت، یا زنا کرتے وقت، یا جوا کھیلتے وقت، یا چوری کرتے وقت بسم اللہ کہنا کفر ہے۔ دو شخص جھگڑ رہے تھے ایک نے کہا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ

Nurul Hoda Official

اِلَّا بِاللهِ دوسرے نے کہا لَاحَوْلَ کا کیا کام ہے یا لَاحَوْلَ کو میں کیا کروں یا لاحول روٹی کی جگہ کام نہ دے گا، یوہیں سُبْحَانَ اللهِ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کے متعلق اسی قسم کے الفاظ کہنا کفر ہے۔ (عالمگیری، بہار شریعت حصہ نہم، ص: ۴۶۵، مکتبۃ المدینہ)

(۳۹) مسئلہ: بیماری میں گھبرا کر کہنے لگا تجھے اختیار ہے چاہے کافر مار یا مسلمان مار، یہ کفر ہے۔ یوہیں مصائب (مصیبتوں) میں مبتلا ہو کر کہنے لگا تو نے میرا مال لیا اور اولاد لے لی اور یہ لیا، وہ لیا اب کیا کرے گا اور کیا باقی ہے جو تو نے نہ کیا؟ اس طرح بکنا کفر ہے۔

(بہار شریعت حصہ نہم، ص: ۴۶۵، مکتبۃ المدینہ)

(۴۰) مسئلہ: مسلمان کو کلماتِ کفر کی تعلیم و تلقین کرنا کفر ہے اگرچہ کھیل اور مذاق میں ایسا کرے، یوہیں کسی کی عورت کو کفر کی تعلیم کی اور یہ کہا تو کافر ہو جا، تاکہ شوہر سے پیچھا چھوٹے تو عورت کفر کرے یا نہ کرے یہ کہنے والا کافر ہو گیا۔

(خانیہ، بہار شریعت حصہ نہم، ص: ۴۶۶، مکتبۃ المدینہ)

(۴۱) مسئلہ: ہولی اور دیوالی پوجنا کفر ہے کہ یہ عبادت غیر اللہ ہے۔ کفار کے میلوں تہواروں میں شریک ہو کر ان کے میلے اور جلوسِ مذہبی کی شان و شوکت بڑھانا کفر ہے۔ جیسے رام لیلا اور جنم اشٹمی اور رام نومی وغیرہ کے میلوں میں شریک ہونا، یوہیں ان کے تہواروں کے دن محض اس وجہ سے چیزیں خریدنا کہ کفار کا تہوار ہے یہ بھی کفر ہے۔ جیسے دیوالی میں کھلونے اور مٹھائیاں خریدی جاتی ہیں کہ آج خریدنا دیوالی منانے کے سوا کچھ نہیں۔ یوہیں کوئی چیز خرید کر اس روز مشرکین کے پاس ہدیہ (تحفہ) کرنا جبکہ مقصود اس دن کی تعظیم ہو تو کفر ہے۔

(بحر الرائق، بہار شریعت حصہ نہم، ص: ۴۶۶، مکتبۃ المدینہ)

مسلمانوں پر اپنے دین و مذہب کا تحفظ (بچاؤ) لازم ہے، دینی حمیت (لحاظ، پچ) اور دینی غیرت (لاج، شان) سے کام لینا چاہیے۔ کافروں کے کفری کاموں سے الگ رہیں، مگر افسوس کہ مشرکین تو مسلمانوں سے اجتناب (پرہیز) کریں اور مسلمان ہیں کہ ان سے اختلاط (میل جول) رکھتے ہیں اس میں سراسر (مکمل) مسلمانوں کا نقصان ہے۔ اسلام خدا کی بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو اور جس بات میں ایمان کا نقصان ہے اس سے دور بھاگو ورنہ شیطان گمراہ کر دے گا اور یہ دولت تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے گی، پھر کفِ افسوس (افسوس کا ہاتھ) ملنے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

اے اللہ (عزوجل)! تو ہمیں صراط مستقیم پر قائم رکھ اور اپنی ناراضی کے کاموں سے بچا اور جس بات میں تو راضی ہے اس کی توفیق دے، تو ہر دشواری کو دور کرنے والا ہے اور ہر سختی کو آسان کرنے والا۔ (بہار شریعت حصہ نہم، ص:۴۶۶، مکتبۃ المدینہ)

کفری اشعار

اب درج ذیل میں چند کفری اشعار پیش کیے جاتے ہیں۔ جنھیں دلچسپی سے سننے اور گانے والا شخص کافر و مرتد ہوجاتا ہے۔ لہٰذا ان کفری اشعار کو خط کشیدہ الفاظ کے ساتھ بغور ملاحظہ کریں۔

-(۱)-

سیپ کا موتی ہے تو یا آسماں کی دھول ہے
تو ہے قدرت کا کرشمہ یا خدا کی بھول ہے

-(۲)-

دل میں تجھے بٹھا کر کرلوں گی بند آنکھیں
پوجا کروں گی تیری دل میں رہوں گی تیرے

-(۳)-

ہائے تجھے چاہیں گے		اپنا خدا بنائیں گے

-(۴)-

دل میں ہو تم، آنکھوں میں تم بولو تمھیں کیسے چاہوں؟
پوجا کروں یا سجدہ کروں جیسے کہو ویسے چاہوں

-(۵)-

تمھارے سوا کچھ نہ چاہت کریں گے
کہ جب تک جئیں گے محبت کریں گے
سزا رب جو دے گا وہ منظور ہوگی

Nurul Hoda Official

بس اب تو تمہاری عبادت کریں گے

-(۶)-

یا رب تو نے یہ دل توڑا کس موسم میں

-(۷)-

کیسے کیسے کو دیا ہے ایسے ویسے کو دیا ہے
اب تو چھپڑ پھاڑ مولا اپنی جبیں جھاڑ مولا

-(۸)-

بے چینیاں سمیٹ کر سارے جہان کی
جب کچھ نہ بن سکا تو مرا دل بنا دیا

-(۹)-

دنیا بنانے والے دنیا میں آکے دیکھ
صدمے سہے جو میں نے تو بھی اٹھاکے دیکھ

-(۱۰)-

دنیابنانے والے کیاتیرے من میں سمائی
تونے کاہے کو دنیا بنائی

-(۱۱)-

اے خدا ان حسینوں کی پتلی کمر کیوں بنائی
ترے پاس مٹی کم تھی یا تونے رشوت کھائی

-(۱۲)-

اس حور کا کیا کریں جو ہزاروں سال پرانی ہے

-(۱۳)-

حسینوں کو آتے ہیں کیا کیا بہانے خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانیں؟

Nurul Hoda Official

-(۱۴)-

خدا بھی آسماں سے جب زمیں پر دیکھتا ہوگا
مرے محبوب کو کس نے بنایا سوچتا ہوگا؟

-(۱۵)-

رب نے مجھ پر ستم کیا ہے زمانے کا غم اس نے مجھے دیا ہے

-(۱۶)-

تجھ کو دی صورت پری سی دل نہیں تجھ کو دیا
ملتا خدا تو پوچھتا یہ ظلم تو نے کیوں کیا؟

-(۱۷)-

او میرے رب ار بار ے ربا یہ کیا غضب کیا
جس کو بنانا تھا لڑکی اسے لڑکا بنا دیا

-(۱۸)-

اب آگے جو بھی ہو انجام دیکھا جائے گا
خدا تراش لیا اور بندگی کرلی

-(۱۹)-

میری نگاہ میں کیا بن کے آپ رہتے ہیں
قسم خدا کی خدا بن کے آپ رہتے ہیں

-(۲۰)-

کسی پتھر کی مورت سے محبت کا ارادہ ہے
پرستش کی تمنا ہے عبادت کا ارادہ ہے

-(۲۱)-

مجھے بتا او جہاں کے مالک یہ کیا نظارے دکھا رہا ہے
ترے سمندر میں کیا کمی تھی کہ آج مجھ کو رلا رہا ہے

-(۲۲)-

ہر دکھ کو ہے گلے لگایا، ہر مشکل میں ساتھ نبھایا
ان کی کیا تعریف کروں میں فرصت سے ہے رب نے بنایا

-(۲۳)-

اے خدا بہتر ہے یہ کہ تو چھپا پردے میں ہے
پیچ ڈالیں گے تجھے یہ لوگ اسی چکر میں ہیں

-(۲۴)-

اب یہ جان لے لے یارب یا ایمان لے لے یارب
دو جہان لے لے یارب، یا خدا فنا فنا یہ دل ہوا فنا

-(۲۵)-

جب سے تیرے نیناں میرے نینوں سے لاگے رے
تب سے دیوانہ ہوا، سب سے بیگانہ ہوا
رب بھی دیوانہ لاگے رے

-(۲۶)-

جو بھرتا نہیں وہ زخم دیا ہے مجھ کو نہیں پیار کو بدنام تو نے کیا ہے
جسے میں پوجا مسیحا بنا کر نہ تھا یہ پتا پتھروں کا بنا ہے

-(۲۷)-

رکھوں گا تمھیں دھڑکنوں میں بسا کے
تمھیں چاہتوں کا خدا میں بنا کے

-(۲۷)-

تم سا کوئی دوسرا اس زمیں پہ ہوا تو رب سے شکایت ہوگی
تمہاری طرف رخ غیر کا ہوا تو قیامت سے پہلے قیامت ہوگی

-(۲۹)-

محبت کی قسمت بنانے سے پہلے، زمانے کے مالک تو رویا تو ہوگا
محبت پہ یہ ظلم ڈھانے سے پہلے، زمانے کے مالک تو رویا تو ہوگا

-(۳۰)-

تجھے بھی کسی سے اگر پیار ہوتا، ہماری طرح تو بھی قسمت کو روتا
یہ اشکوں کے میلے لگانے سے پہلے، زمانے کے مالک تو رویا تو ہوگا

-(۳۱)-

مرے حال پر یہ جو ہنستے ہیں تارے، یہ تارے ہیں تیری ہنسی کے نظارے
ہنسی میرے غم کی اڑانے سے پہلے، زمانے کے مالک تو رویا تو ہوگا

-(۳۲)-

زمانے کے مالک یہ تجھ سے گلہ ہے، خوشی ہم نے مانگی تھی رونا ملا ہے
گلہ میرے لب پہ بھی آنے سے پہلے، زمانے کے مالک تو رویا تو ہوگا

-(۳۳)-

میں پیار کا پجاری مجھے پیار چاہیے
رب جیسا ہی مجھے سُندَر یار چاہیے

-(۳۴)-

حسن خدا ہے، حسن نبی ہے حسن ہے ہر گلزار میں
حسن نہ ہو تو کچھ بھی نہیں ہے اس سارے سنسار میں

-(۳۵)-

قسمت بنانے والے ذرا سامنے تو آ
میں تجھ کو یہ بتاؤں کہ دنیا تری ہے کیا

-(۳۶)-

میرے صنم تیری قسم تو ہی مرا خدا ہے

مذکورہ بالا کفری اشعار اوران کے ہم مثل گانوں کے استفتاء اور سوال کے جواب میں حکم شرع بیان کرتے ہوئے شارح بخاری فقیہ عصر علامہ مفتی شریف الحق صاحب امجدی فرماتے ہیں:

الجواب:- جتنے اشعار سوال میں درج کیے گئے ہیں سب میں کوئی نہ کوئی کفر صریح (کھلا کفر) ہے۔ جو لوگ ان اشعار کو پڑھتے ہیں وہ سب کے سب اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گئے۔ ان کے تمام نیک اعمال اکارت (برباد) ہو گئے، ان کی بیویاں نکاح سے نکل گئیں۔ ان سب پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر ان اشعار میں جو کفریات ہیں ان سے توبہ کریں، کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہوں، اپنی بیویوں کو رکھنا منظور ہو تو ان سے دوبارہ نئے مہر کے ساتھ نکاح کریں۔ ایسی کیسٹیں جن میں ایسے کفری اشعار ہوں ان کو بجانا حرام، سخت حرام منجر الی الکفر (کفر کی طرف لے جانے والا) ہے اور ان کیسٹوں کو سننا بھی حرام بلکہ ایسی کیسٹوں کو ضائع کر دینا فرض۔ اگر معاذ اللہ ایسی کفری اشعار کی کیسٹوں کو پسندیدہ اور اچھی سمجھ کر لگایا یا کسی نے ان اشعار کو سن کر پسند کر لیا تو وہ بھی کافر ہو جائے گا۔ رضا بالکفر (کفر سے راضی ہونا) کفر ہے، ارشاد ہے:

"اِنَّكُمْ اِذاً مِّثْلُهُمْ"۔

(پ: ٤، س: نساء، آیت: ١٤، فتاویٰ شارح بخاری، ج: اول، ص: ٢٥٨)

ترجمہ: ورنہ تم بھی انھیں جیسے ہو۔

امیر اہل سنت بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری کفریہ گانوں کے متعلق فرماتے ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو یاد رکھیے! قطعی کفر پر مبنی (کسی) ایک بھی (کفری) شعر جس نے دلچسپی کے ساتھ پڑھا، سنایا گایا وہ کفر میں جا پڑا اور اسلام سے خارج ہو کر کافر و مرتد ہو گیا، اس کے تمام نیک اعمال اکارت (برباد) ہو گئے یعنی پچھلی ساری نمازیں، روزے، حج وغیرہ تمام نیکیاں ضائع (بے فائدہ) ہو گئیں۔ شادی شدہ تھا تو نکاح بھی ٹوٹ گیا، اگر کسی کا مرید تھا تو بیعت (بے عت) بھی ختم ہو گئی۔ اس پر فرض ہے کہ اس شعر میں جو کفر ہے اس سے فوراً توبہ کرے اور کلمہ پڑھ کر نئے سرے سے مسلمان ہو۔ مرید ہونا چاہے تو اب نئے سرے سے کسی بھی جامع شرائط پیر

Nurul Hoda Official

کا مرید ہو، اگر سابقہ (پہلی والی) بیوی کو رکھنا چاہے تو دوبارہ نئے مہر کے ساتھ اس سے نکاح کرے۔جس کو یہ شک ہو کہ آیا میں نے اس طرح کا شعر دلچسپی کے ساتھ گایا، سنایا پڑھا ہے یا نہیں، مجھے تو بس یوہیں فلمی گانے سننے اور گنگنانے کی عادت ہے تو ایسا شخص بھی احتیاطاً توبہ کرکے نئے سرے سے مسلمان ہو جائے۔نیز تجدید بیعت اور تجدید نکاح کرلے کہ اسی میں دونوں جہان کی بھلائی ہے۔(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص:۵۲۵)

شارح بخاری فقیہ عصر مفتی شریف الحق صاحب امجدی علیہ الرحمہ مزید فرماتے ہیں:

اس قسم کے کفریہ اور بے ہودے اشعار اگر کوئی گائے، پڑھے تو بہر حال کافر۔اگر چہ وہ یہ کہے کہ میرا یہ اعتقاد نہیں۔کفر بکنے کے بعد یہ بہانہ کام نہیں دے گا۔

(فتاویٰ شارحِ بخاری، ج:اول، ص:۲۵۸)

فتاویٰ مصطفویہ میں ہے:

کسی شخص نے عمداً (جان بوجھ کر) کلمۂ کفر بولا، لیکن کفر کا اعتقاد نہیں کیا تو ہمارے بعض علماء کے نزدیک کافر نہیں، لیکن بعض دیگر علماء نے اس کو کافر کہا ہے اور یہی میرے نزدیک صحیح ہے۔(فتاویٰ عالمگیری مع خانیہ، ج:دوم، ص:۲۷۶) (بحوالہ فتاویٰ مصطفویہ، ص:۲۲؍۶)

اسی میں ہے:

کسی شخص نے زبان سے کفر بکا، لیکن دل میں ایمان تھا تو وہ کافر ہے، اللہ کے نزدیک بھی مومن نہیں۔(فتاویٰ عالمگیری، قاضی خان، فتاویٰ خانیہ، بحوالہ فتاویٰ مصطفویہ، ص:۶۲۲)

صاحب بہار شریعت صدر الشریعہ مفتی امجد علیؒ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

اگر کفر قطعی ہو تو عورت نکاح سے نکل جائے گی، پھر اسلام لانے کے بعد اگر عورت راضی ہو تو دوبارہ اس سے نکاح ہو سکتا ہے ورنہ (عورت) جہاں پسند کرے نکاح کر سکتی ہے، اس کا کوئی حق نہیں کہ عورت کو دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے سے روک دے اور اگر اسلام لانے کے بعد عورت کو بدستور رکھ لیا، دوبارہ نکاح نہ کیا تو قربت (صحبت) زنا ہوگی اور بچے ولد الزنا۔(درمختار، بہار شریعت حصہ نہم، ص:۴۵۹، مکتبۃ المدینہ)

بحر العلوم مفتی عبد المنان مبارک پوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

Nurul Hoda Official

کفر کلامی بکنے والے کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ شامی میں ہے:
"وَمَا یَکُوْن کفرا اتفاقاً یبطل العمل والنکاح واَوْلَادُہٗ اولاد الزنا"

(درمختار، ج:۳، ص:۲۹۹)

بہار شریعت میں ہے: (بحوالہ فتاویٰ بحر العلوم، ج: چہارم، ص: ۱۳۳)
اور اگر کفر قطعی نہ ہو یعنی بعض علما کافر بتاتے ہوں اور بعض نہیں یعنی فقہا (علم فقہ کے علماء) کے نزدیک کافر ہو، اور متکلمین کے نزدیک نہیں تو اس صورت میں بھی تجدیدِ اسلام وتجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔ (درمختار، بحوالہ بہار شریعت حصہ نہم، ص: ۱۶۷، ص: ۴۵۹، مکتبۃ المدینہ)
متکلمین وہ فقہا ہیں جو احتمالات وتاویلات سے دور صریح کفر پر حکم لگاتے ہیں جب کہ فقہا کے حکم کفر کے بعد تاویل کی گنجائش رہتی ہے۔ (راقم)

مذکورہ بالا تمام احکام مثلاً کفر وارتداد اور تجدید ایمان وتجدید نکاح اس وقت ہے جب کہ صدور کفر منجاب مرد ہو، اور اگر عورت سے کوئی کفری قول وفعل سرزد (واقع) ہو جائے تو اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

لہٰذا ذیل میں اس کے بھی احکام ملاحظہ کریں۔

عرض: عورت سے اگر کلمۂ کفر نکل جائے تو نکاح ٹوٹے گا یا نہیں؟ بعد توبہ کے پھر تجدید نکاح کرے؟

ارشاد: ہاں، عملاً باصل المذہب یہی ہے کہ نکاح فی الحال فسخ (ختم) ہو جاتا ہے۔
(الملفوظ، ح: چھارم، ص: ۸)

مسئلہ: عورت نے اس غرض (مقصد) سے کفر کیا کہ شوہر سے جدائی ہو جائے تو اسے سزا دی جائے اور اسلام لانے اور اسی شوہر سے نکاح کرنے پر مجبور کی جائے، دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی۔ (درمختار بحوالہ بہار شریعت حصہ نہم، ص: ۴۱۱، مکتبۃ المدینہ)

مسئلہ: عورت مرتد ہو گئی پھر اسلام لائی تو شوہر اول سے نکاح کرنے پر مجبور کی جائے گی، یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ دوسرے سے نکاح کرے۔ اسی پر فتویٰ ہے۔
(درمختار بحوالہ بہار شریعت حصہ نہم، ص: ۴۵۹، مکتبۃ المدینہ)

نوٹ:- اور فتویٰ اس پر ہے کہ ارتدادزن سے عورت نکاح سے نہیں نکلتی وہ توبہ اور شوہراول کی طرف رجوع پر مجبور کی جائے گی، ورنہ امان اٹھ جائے گا۔
(حاشیہ الملفوظ، ح: چہارم، ص:۸)

جہالت میں کفر کی باتیں

اس زمانے میں جہالت کی وجہ سے کچھ مرد اور عورتیں اس قدر بے لگام ہیں کہ جواُن کے منہ آتا ہے بول دیا کرتے ہیں چنانچہ بعض کفر کے الفاظ بھی لوگوں کی زبانوں سے نکل جاتے ہیں اور لوگ کافر ہو جاتے ہیں اور ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے مگر انھیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ وہ کافر ہو گئے اور ان کا نکاح ٹوٹ گیا۔ (جنتی زیور، ص:۱۳۲)

جہالت ولاعلمی میں صدور کفر کا حکم:-

اگر کسی شخص سے جہالت ولاعلمی میں کوئی کفری قول وفعل صادر (واقع) ہو جائے تو ایسے شخص کا شرعی حکم کیا ہے؟ آیا وہ کافر ہو جائے گا یا نہیں؟

یہ ایک قابل غور اور تحقیق طلب مسئلہ ہے جس کا جاننا ہر مومن ومسلم پر ضروری ہے۔ کیوں کہ لاعلمی میں صدور کفر کا معاملہ خاص لوگوں میں خاص اور عام لوگوں میں عام وشائع ہے یعنی کھلم کھلا اور ظاہر ہے۔

اسی لیے جہالت ولاعلمی کی بنیاد پر کفر ونفاق کی شدت (یعنی سختی) کا تذکرہ کرتے ہوئے قرآن کریم میں باری تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۔" (پ: ۱۱، س: توبہ، آیت: ۹۷)

یعنی گنوار (ان پڑھ، جاہل) کفر ونفاق میں زیادہ سخت ہیں اور اسی قابل ہیں کہ اللہ نے جو حکم اپنے رسول پر اتارے اس سے جاہل رہیں، اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔ (کنزالایمان)

تفسیر: مفسر قرآن حضرت مولانا مفتی نعیم الدین مرادآبادی مذکورہ آیت کے تحت فرماتے ہیں۔ کیوں کہ وہ مجالسِ علم (علم کی محفل) اور صحبتِ علماء سے دور رہتے ہیں۔

Nurul Hoda Official

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اور بندہ کبھی اللہ (عزوجل) کی ناراضی کی بات کرتا ہے اور اس کا خیال بھی نہیں کرتا اس کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ مشرق ومغرب کے درمیان میں جو فاصلہ ہے اس سے بھی فاصلے پر جہنم میں گرتا ہے۔

(صحیح بخاری بحوالہ بہار شریعت حصہ نہم، ص: ۴۵۴، مکتبۃ المدینہ)

علامت قیامت سے یہ بھی ہے کہ قرب قیامت میں کثرت گمراہی اور صدور کفر کی زیادتی کا ایک بڑا سبب جہالت ہوگی۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قیامت سے پہلے ایک فتنہ ظاہر ہوگا جو اندھیری رات کے ایک حصے کی طرح ہوگا۔ اس میں صبح کے وقت ایک آدمی مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہوجائے گا اور کوئی شام کو مومن ہوگا، صبح کو کفر اختیار کرلے گا۔ (ترمذی شریف)

حضرت حسن اس حدیث کے ضمن میں فرمایا کرتے تھے:

صبح کو ایک شخص مومن ہوگا شام کو کفر اختیار کرے گا اور شام کو مومن ہوگا جب کہ صبح کافر ہوجائے گا۔ فرمایا: صبح اپنے بھائی کے خون، عزت اور مال کو حرام سمجھنے والا ہوگا اور شام کو حلال سمجھے گا۔ (ترمذی شریف، مترجم، ج:۲، ص:۴۸)

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں جہالت اُتر آئے گی اور علم اٹھالیا جائے گا۔

(بخاری شریف)

جہل کے اُتارنے سے مراد یہ ہے کہ علم دین سے لوگ بے بہرہ (محروم) ہوں گے۔

(نزہۃ القاری، شرح بخاری، از مفتی شریف الحق، ج:۸، ص:۲۲۵)

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

علم کا اٹھ جانا، جہل کا ہونا شراب نوشی اور زنا کا ظہور قیامت کی علامات (نشانی) سے

ہے۔(شرح مسلم شریف، کتاب العلم، ص:۴۰۲)

علامہ بدر الدین عینی (متوفی ۸۵۵ھ) لکھتے ہیں:

قاضی عیاض متوفی (۵۴۴ھ) نے کہا، نبی ﷺ نے جس طرح خبر دی ہے اس کا مصداق ہمارے زمانے میں متحقق ہو گیا۔

شیخ قطب الدین نے کہا، قاضی عیاض نے یہ کیسے کہہ دیا، کہ حالانکہ ان کے زمانہ میں علماء بکثرت تھے اور اگر ان کے زمانہ میں علم اٹھ چکا تھا تو ہمارے زمانہ کے متعلق کیا کہا جائے گا؟

شارح مسلم شریف، علامہ سعیدی فرماتے ہیں:

اللہ اکبر! چھٹی صدی اور نویں صدی کے یہ علماء اپنے اپنے زمانوں میں علم کے اٹھنے اور جہل (جہالت) کے پھیلنے کا ذکر کر رہے ہیں تو ہم لوگ جو پندرہویں صدی میں جاہلوں کے عروج (ترقی) اور علماء کی ناقدری کے مصائب (مصیبتوں) سے دو چار ہیں، زیادہ یہ کہنے کے حق دار ہیں کہ نبی ﷺ کی یہ پیش گوئی (پہلے خبر دینا) در اصل ہمارے زمانہ کے لیے ہے۔(شرح مسلم، کتاب العلم، ص:۴۰۷)

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے نہیں چھینے گا، لیکن علماء کو اٹھا کر علم کو اٹھا لے گا۔ حتیٰ کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنا لیں گے، ان سے سوال کیا جائے گا، وہ بغیر علم کے جواب دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(شرح مسلم شریف، کتاب العلم، ص:۴۰۵)

صاحب بہار شریعت حضرت علامہ مفتی امجد علی صدر الشریعہ علیہ الرحمہ علامت قیامت شمار کراتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

(۲) علم اٹھ جائے گا یعنی علما اٹھا لیے جائیں گے۔ یہ مطلب نہیں کہ علما تو باقی رہیں اور ان کے دلوں سے علم محو (ختم) کر دیا جائے۔ (بہارِ شریعت حصہ اول، ص:۱۱۶، مکتبۃ المدینہ)

(۳) جہل کی کثرت (زیادتی) ہوگی۔ (بہارِ شریعت حصہ اول، ص:۱۱۶، مکتبۃ المدینہ)

(۱۰) دین پر قائم رہنا اتنا دشوار ہوگا جیسے مٹھی میں انگارا (جلتا ہوا بڑا کوئلہ) لینا۔

Nurul Hoda Official

یہاں تک کہ آدمی قبرستان میں جا کر تمنا کرے گا کہ کاش میں اس قبر میں ہوتا۔

(بہار شریعت ح: اول،ص: ۱۱۸، مکتبۃ المدینہ)

جہالت عذر ہے یا نہیں؟

مسئلہ: کافر کا جہل (جہالت) اس کے عدم ایمان کے لیے عذرِ مسموع (قابل قبول) نہیں ایسے ہی اصحابِ الہویٰ (نفس کی پیروی کرنے والے) کا جہل صفاتِ الٰہیہ اور احکامِ آخرت نہ ماننے میں عذر نہیں۔ (بہار شریعت، ح:۱۹،ص:۱۰۷۷)

اسی کے تحت امام اعظم ابوحنیفہ فرماتے ہیں:

"اگر باری تعالیٰ عز اسمہٗ کوئی رسول نہ بھیجتا تب بھی عقلاء (عقل مندوں) پر اپنی عقلوں کے ذریعہ اس کی معرفت واجب (ضروری) ہوتی۔" (اصول الشاشی،ص:۳۴)

اور اسی علم وجہالت کی بنا پر ایمان وکفر کی تعریف اور ان کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب بہار شریعت فرماتے ہیں:

"ایمان اسے کہتے ہیں کہ سچے دل سے ان سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریات دین ہیں اور کسی ایک ضرورت دینی کے انکار کو کفر کہتے ہیں اگر چہ باقی تمام ضروریات کی تصدیق کرتا ہو۔

ضروریاتِ دین وہ مسائلِ دین ہیں جن کو ہر خاص وعام جانتے ہوں۔ جیسے اللہ عزوجل کی وحدانیت، انبیا کی نبوت، جنّت ونار، حشر ونشر وغیرہا۔ مثلاً یہ اعتقاد کہ حضور اقدس ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا۔

عوام سے مراد وہ مسلمان ہیں جو طبقۂ علما میں نہ شمار کیے جاتے ہوں مگر علما کی صحبت سے شرفیاب (عزت پانے والے) ہوں اور مسائل علمیہ سے ذوق (شوق) رکھتے ہوں۔ نہ وہ کہ کوردہ یعنی (کم آباد اور چھوٹا گاؤں جسے کوئی نہ جانتا ہو، اور نہ ہی وہاں تعلیم کا کوئی سلسلہ ہو) اور جنگل اور پہاڑوں کے رہنے والے ہوں جو کلمہ بھی صحیح نہ پڑھ سکتے کہ ایسے لوگوں کا

Nurul Hoda Official

ضروریاتِ دین سے ناواقف ہونا اس ضروری کو غیر ضروری نہ کر دے گا البتہ ان کے مسلمان ہونے کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ ضروریات دین کے منکر نہ ہوں اور یہ اعتقاد رکھتے ہوں کہ اسلام میں جو کچھ ہے حق ہے۔ ان سب پر اجمالاً ایمان لائے ہوں۔

(بہار شریعت حصہ اول، ص: ۱۷۳، مکتبۃ المدینہ)

ضروریات دین کی مزید وضاحت کرتے ہوئے شارح بخاری فقیہ عصر حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد اول، ص: ۲۳۹ر میں فرماتے ہیں:

"ایمان کی تعریف میں جو ضروریات دین کا لفظ آیا ہے اس سے مراد وہ دینی باتیں ہیں جن کا دین سے ہونا ایسی قطعی یقینی دلیل سے ثابت ہو جس میں ذرہ برابر شبہہ (شک) نہ ہو، اور ان کا دینی بات ہونا ہر عام وخاص کو معلوم ہو۔

خواص سے مراد علماء ہیں اور عوام سے مراد وہ لوگ ہیں جو عالم نہیں مگر علماء کی صحبت میں رہتے ہوں۔ اس بنا پر وہ دینی باتیں جن کا دینی بات ہونا سب کو معلوم ہے مگر ان کا ثبوت قطعی نہیں تو وہ ضروریات دین سے نہیں۔ مثلاً عذابِ قبر، اعمال کا وزن یوہیں وہ باتیں جن کا ثبوت قطعی ہے مگر ان کا دین سے ہونا عوام وخواص سب کو معلوم نہیں تو وہ بھی ضروریات دین سے نہیں جیسے صلبی بیٹیوں کے ساتھ اگر پوتی ہو تو پوتی کو چھٹا حصہ ملے گا۔

جن دینی باتوں کا ثبوت قطعی ہو، اور وہ ضروریات دین سے نہ ہوں ان کا منکر (یعنی انکار کرنے والا) اگر اس کے ثبوت کے قطعی ہونے کو جانتا ہو تو کافر ہے اور اگر نہ جانتا ہو تو اسے بتایا جائے۔ بتانے پر اگر حق مانے تو مسلمان اور بتانے کے بعد بھی اگر انکار کرے تو کافر۔ (شامی، ج: ۳، ص: ۳۰۹)

وہ باتیں جن کا دین سے ہونا سب کو معلوم ہے مگر ان کا ثبوت قطعی نہیں ان کا منکر کافر نہیں اگر یہ باتیں ضروریات مذہب اہلسنت سے ہوں تو انکار کرنے والا گمراہ ؛ور اگر اس سے بھی نہ ہوں تو خاطی (یعنی خطا کار)۔ (نزہۃ القاری، ج: ۱، ص: ۲۳۹)

Nurul Hoda Official

ضروریاتِ مذہبِ اہلِ سنت

مذہب اہلِ سنت کی ضروریات کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کا مذہب اہلسنت سے ہونا سب عوام وخواص اہلِ سنت کو معلوم ہو۔ جیسے یہی عذابِ قبر، اعمال کا وزن۔
(نزہۃ القاری، شرح صحیح البخاری، ج:۱، ص:۲۳۹)

مسئلہ: جس چیز کی حلت (حلال ہونا) نص قطعی (یعنی یقینی دلیل) سے ثابت ہو اس کو حرام کہنا اور جس کی حرمت یقینی ہو، اسے حلال بتانا کفر ہے، جب کہ یہ حکم ضروریاتِ دین سے ہو، یا منکر اس حکمِ قطعی سے آگاہ ہو۔ (بہار شریعت، ح: اول، ص:۱۷۷، مکتبۃ المدینہ)

عقیدہ: مسئلہ: جو چیز بے شبہہ حرام ہو، اس کو حلال جاننا اور جو یقیناً حلال ہو، اس کو حرام جاننا کفر ہے۔ جب کہ یہ حرام وحلال ہونا معلوم ومشہور ہو، یا یہ شخص اس کو جانتا ہو۔
(قانون شریعت، ح: اول، ص:۴۴)

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

"کتب عقائد میں تصریح ہے کہ تحلیلِ حرام (حرام کو حلال کرنا) وتحریم حلال (حلال کو حرام کرنا) دونوں کفر ہیں یعنی جو شئ مباح (جائز) ہو جسے اللہ ورسول نے منع نہ فرمایا اسے ممنوع جاننے والا کافر ہے جبکہ اس کی اباحت وحلت (حلال ہونا) ضروریات دین سے ہو، یا کم از کم حنفیہ کے طور پر قطعی ہو، ورنہ اس میں شک نہیں کہ بے منعِ خدا اور رسول منع کرنے والا شریعتِ مطہرہ پر افتراء (جھوٹا الزام) کرتا ہے اور اللہ عزوجل پر بہتان اٹھاتا ہے اور اس کا ادنیٰ درجہ فسقِ شدید وکبیرہ وخبیثہ (سخت ناپاک بڑا گناہ) ہے۔
(فتاویٰ رضویہ بحوالہ حاشیہ بہار شریعت، ص:۱۷۷، مکتبۃ المدینہ)

شرح عقائد میں ہے: "أو بحکم الجھل لا یکفر"
یعنی اگر جہالت کی وجہ سے کسی حرام کے متعلق کہا کہ یہ حلال ہے تو کافر نہیں ہوگا۔
(شرح عقائد، ص:۱۶۰)

مذکورہ عبارت اور "بحکم الجھل لایکفر" کی وضاحت کرتے ہوئے محشی شرح

عقائد حضرت مولانا صدر الوریٰ قادری مصباحی فرماتے ہیں:

"ای بعدم العلم بکونه حراماً قالَ فی البحر اما الجاهل فلا یفرق بین الحلال والحرام لعینه وغیرہ وانما الفرق فی حقه اِن کان قطعیاً کفر به والا فلا فیکفر اذا قال! الخمر لیس بحرام انتهیٰ" (جمع الفرائد، ص:۱۶۰)

یعنی اس کے حرام ہونے میں عدم علم (جہالت) کی وجہ سے بحر میں کہا ہے:

"رہا جاہل تو وہ حلال وحرام لعینہ وغیرہ کے مابین تمیز نہیں کر پاتا ہے۔ اور بے شک اس کے حق میں فرق یہ ہے کہ اگر وہ حکم قطعی ہو تو اس کی وجہ سے وہ کافر ہو گا، ورنہ یعنی اگر قطعی نہ ہو تو کافر نہ ہو گا تو جب اس نے کہا شراب حرام نہیں تو کافر ہو جائے گا (کیونکہ یہ حرمت شراب) حکم قطعی ہے اور اس کا انکار کفر ہے۔)

لاعلمی میں کلمۂ کفر بکنے کا حکم

اس مخصوص مسئلہ کے تحت بحر الرائق میں ہے کہ:

"کسی نے کلمۂ کفر کہا اور اس کو علم نہیں تھا مگر اس نے یہ اپنے اختیار سے بولا تھا تو عام علماء کے نزدیک کافر ہے۔ اس کا عذر (جہالت) قابلِ قبول نہیں لیکن بعض نے کافر نہیں کہا"۔

(فتاویٰ عالمگیری مع خانیہ، ج: دوم، ص: ۲۷۶، بحوالہ فتاویٰ مصطفویہ، ص: ۲۲۲)

شرح عقائد کے حاشیہ جمع الفرائد، ص: ۱۶۰ (مجلس برکات) میں ایک نفیس اور عمدہ قول مذکور ہے۔

"وقال العلامة القاری فی شرح الفقه الاکبر امّا اذاتکلم بکلمة ولم یدر انها کلمة کفر ففی فتاویٰ قاضی خاں حکایة خلاف من غیر ترجیح حیث قال قیل لایکفر لعذرہ بالجهل وقیل یکفر ولا یعذر بالجهل اقول والا ظهر الاول الا اذا کان من قبیل مایعلم من الدین بالضرورة فانه حینئذ یکفر ولا یعذر بالجهل"

(جمع الفرائد حاشیہ شرح عقائد، ص: ۱۶۰)

یعنی علامہ علی قاری نے فقہ الاکبر کی شرح میں فرمایا کہ جب کسی نے کوئی کلمہ کہا اور

Nurul Hoda Official

اسے معلوم نہ ہوا کہ وہ کلمۂ کفر ہے تو فتاویٰ قاضی خاں میں اختلاف کی حکایت بغیر کسی راجح (بہتر) قول کے نقل ہے۔ چنانچہ انھوں نے فرمایا:

ایک قول ہے کہ قائل کافر نہ ہوگا کیوں کہ جہالت اس کے لیے عذر ہے۔ اور ایک قول ہے کہ قائل کافر ہو جائے گا اور جہالت اس کے لیے عذر نہ ہوگی۔ میں کہتا ہوں، اول قول زیادہ ظاہر اور راجح ہے مگر جب کہ یہ کلمۂ کفر اس قبیل سے ہو جو معلوم ہو کہ یہ ضروریات دین سے ہے تو اس وقت وہ کافر ہوگا اور جہالت عذر نہ بنے گی۔

الحاصل: (خلاصہ) مذکورہ بالا آیت قرآنیہ سے معلوم ہوا کہ جہالت کفر و نفاق کی شدت کا سبب ہے اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پتہ چلا کہ جہالت کفر و گمراہی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اور جہالت ہی آثار (نشان) قیامت اور قیامت یعنی اس فنا ہونے والی دنیا کے فنا (ختم) ہونے کا باعث ہے۔ اور اقوال فقہا اور مسائل فقہیہ سے یہ سراغ ملا کہ کافر کے عدم ایمان کے لیے جہالت عذر نہیں۔ اور ضروریات دین کے منکر کو کفر سے بچانے کے لیے جہالت مسموع نہیں ہے۔ ہاں فقط ایک صورت ایسی ہے جس میں جہالت عذر ہے وہ یہ ہے کہ ضروریات دین کے علاوہ چیزوں میں منکر و مرتکب کے لیے جہالت عذر ہے مگر ایسے منکر کے انکار کا ادنیٰ درجہ فسقِ شدید، کبیرہ و خبیثہ ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ ہر انسان خصوصاً ہر مسلمان کے لیے جہالت ایک مرض مہلک (ہلاک کرنے والا) اور بہت ہی بڑی بیماری ہے، جو دنیا و آخرت میں بہت بڑے نقصان و خسارہ اور گھاٹے کا باعث اور موجب ہے۔ العیاذ باللہ اور یہ بات بھی متحقق ہوگئی۔ اگر کسی شخص سے جہالت و لاعلمی میں کوئی کفری قول و فعل صادر ہو جائے تو ایسے شخص کا شرعی حکم یہی ہے کہ کافر نہ ہوگا جب کہ اس کا وہ کفر ضروریات دین سے متعلق نہ ہو، اور اگر اس کا کفر ضروریات دین سے متعلق ہے تو کافر ہو ہی جائے گا اور اس کی جہالت عذر و مانع نہ ہوگی۔

عمدۃ القاری میں ہے:

"ہر اس انسان کی تکفیر کی جائے گی (یعنی اس کو کافر قرار دیا جائے گا) جو صریح کلمہ کفر منہ سے نکالے یا پھر ایسا فعل کرے جو کفر کا باعث ہو، اگر چہ وہ یہ جانتا نہ ہو کہ یہ کلمہ یا فعل کفر ہے"۔ (عمدۃ القاری، ج:۱، ص: ۴۰۳، بحوالہ کفریہ کلمات کے بارے میں سوال و جواب، ص: ۳۰)

جو بلا اکراہ کلمۂ کفر بکے، بلا فرقِ نیت مطلقاً قطعاً یقیناً اجماعاً کافر ہے۔ عورت اس کی، نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے جب تک از سر نو اسلام نہ لائے اور اپنے ان کلمات ملعونہ سے براءت و توبہ صادقہ نہ کرے، ہرگز اس سے نکاح نہیں ہو سکتا اور اگر اسلام لے آئے توبہ کر لے اور پھر نکاح سابق کی بنا پر عورت کو زوجہ بنائے تو قطعاً زنائے خالص (صاف زنا) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج:۶، ص:۱۱۲)

مذکورہ بالا اصول اور شرعی مسائل کی بنا پر زوجین (دولہا دولہن) سے متعلق ایک مخصوص مسئلہ کی وضاحت کرتے ہوئے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"درحالت لاعلمی یا از روئے سہوا اکثر کلمۂ کفر صادر می گردد کہ ایشاں براں متنبہ نمی شوند دریں صورت اکثر نکاح متناکحین منعقد نمی گردد"

یعنی دولھا دولھن سے لاعلمی کی حالت میں یا بھول سے اکثر کلمۂ کفر صادر ہو جاتا ہے جس سے وہ لوگ آگاہ نہیں ہوتے اس صورت میں اکثر ان کا نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

(فتاویٰ عزیزیہ، ج: اول، ص: ۲۸ بحوالہ فتاویٰ فیض الرسول، ج: اول، ص: ۵۴۹)

اور حضرت مفتی جلال الدین صاحب امجدی فرماتے ہیں:

"اگر لاعلمی میں دولہا دولہن کسی سے کفر سرزد ہوا ہوگا تو نکاح ہی نہیں ہوگا اور زندگی بھر حرام کاری ہوتی رہے گی"۔ (فتاویٰ فیض الرسول، ج: اول، ص: ۵۴۸)

اسی لیے ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے کہ وہ علم دین حاصل کرے، کفر و اسلام کو پہچانے، ضروریاتِ دین اور ضروریاتِ اہلِ سنت سے واقفیت رکھے تا کہ ایسی غلطی نہ ہونے پائے کہ آدمی کا ایمان ہی جاتا رہے۔ (فتاویٰ شارح بخاری، ج: اول، ص: ۲۵۸)

صاحب بہار شریعت حصہ ۱۹، از سید ظہیر احمد زیدی امجدی صاحب فرماتے ہیں:

"شرعی نقطہ نگاہ سے حصول علم کی کئی قسمیں ہیں۔

(۱) پہلی قسم تو وہ علم ہے، جس کا حاصل کرنا شریعت میں ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرضِ عین ہے۔ جیسے عقائد اسلام کا علم کہ اگر وہ اسلام کے ضروری عقائد کو نہ جانے گا جو کہ اسلام کی بنیاد ہیں تو وہ کس طرح اسلام پر قائم رہے گا۔

(بہار شریعت، ح:۱۹، ص: ۱۰۳۵، مکتبہ المدینہ، از سید ظہیر احمد زیدی)

Nurul Hoda Official

اور مزید فرماتے ہیں:

اور محرکات الفاظ کا علم اور کفریہ کلمات کا علم بھی حاصل کرنا ضروری ہے۔ فرماتے ہیں:

بخدا یہ اہم ترین چیز ہے۔ اس زمانے میں محرمات الفاظ اور مکفّر کلمات کا علم حاصل کرنا بہت ضروری ہے کیوں کہ اب عوام بلا خوف و بلا جھجھک ایسے الفاظ اور ایسے جملے بے تکلف بول دیتے ہیں جو انھیں دائرۂ اسلام سے خارج (نکال) کر دیتے ہیں اور وہ اپنی غفلت، لاعلمی اور بے توجہی سے ان کی خطرناکی کو نہیں سمجھتے اور اپنا ایمان ضائع کر بیٹھتے ہیں۔ اس لیے احتیاط کا تقاضا ہے کہ وہ روزانہ ہی اپنے ایمان کی تجدید کر لیا کریں کہ کہیں لاعلمی میں کوئی کفری کلمہ یا کفری عمل کا صدور تو نہیں ہو گیا۔ (ردالمحتار، بحوالہ بہار شریعت، ح:۱۹، از سید ظہیر احمد زیدی)

چنانچہ ہر مومن و مسلمان کے لیے خصوصاً اور ہر انسان کے لیے عموماً کفر و شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔ اس لیے ارتداد دین اور کفر و شرک کے مرتکب کے احکام بیان فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے:

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔

(پ: ۲، س: بقرہ، آیت: ۲۱۷)

ترجمہ: اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے اور کفر کی حالت میں مرے اس کے تمام اعمال دنیا و آخرت میں رائیگاں (بے کار) ہیں اور وہ لوگ جہنمی ہیں۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

تفسیر: (مسئلہ): اس آیت سے معلوم ہوا کہ ارتداد سے تمام عمل باطل ہو جاتے ہیں۔ آخرت میں تو اس طرح کہ ان پر کوئی اجر و ثواب نہیں اور دنیا میں اس طرح کہ شریعت مرتد کے قتل کا حکم دیتی ہے۔ اس کی عورت اس پر حلال نہیں رہتی، وہ اپنے اقارب کا ورثہ پانے کا مستحق نہیں رہتا، اس کا مال معصوم (محفوظ) نہیں رہتا، اس کی مدح و ثنا (تعریف) و امداد جائز نہیں۔ (روح البیان وغیرہ بحوالہ خزائن العرفان)

اور دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے:

Nurul Hoda Official

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۔

(پ:۵،س:نساء،آیت:۴۸)

یعنی بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے۔ (کنزالایمان)

تفسیر: معنی یہ ہیں کہ جو کفر پر مرے اس کی بخشش نہیں، اس کے لیے ہمیشگی کا عذاب ہے۔ اور جس نے کفر نہ کیا ہو وہ خواہ کتنا ہی گنہگار مرتکب کبائر ہو، اور بے توبہ بھی مر جائے تو اس کے لیے خلود (ہمیشگی) نہیں، اس کی مغفرت اللہ کی مشیت (مرضی) میں ہے۔ چاہے معاف فرمائے یا اس کے گناہوں پر عذاب کرے، پھر اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے۔ اس آیت میں یہود کو ایمان کی ترغیب (شوق) ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

تیسری جگہ ارشاد فرماتا ہے:

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔ (پ:۱، س: بقرہ، آیت:۸۱)

ترجمہ: یعنی ہاں، کیوں نہیں جو گناہ کمائے اور اس کی خطا اسے گھیر لے، وہ دوزخ والوں میں ہے۔ انھیں ہمیشہ اس میں رہنا۔ (کنزالایمان)

تفسیر: اس آیت میں گناہ سے شرک و کفر مراد ہے اور احاطہ (گھیراؤ) کرنے سے یہ مراد ہے کہ نجات کی تمام راہیں بند ہو جائیں اور کفر و شرک ہی پر اس کو موت آئے کیوں کہ مومن خواہ کیسا بھی گنہگار ہو، گناہوں سے گھرا نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ ایمان جو اعظم طاعت (بندگی) ہے وہ اس کے ساتھ ہے۔ (کنزالایمان، پ:۱،س:بقر،آیت:۸۱)

تجدیدِ ایمان کا بیان

جب کسی مومن شخص اور مسلم مرد و زن (مرد و عورت) سے قصداً، خطئاً، سہواً یا جہالتاً کوئی قولی اور عملی کفر سرزد ہو جائے تو اس پر ضروری ہے کہ موقع کو غنیمت جانتے ہوئے جلدی سے اسی وقت اس کفر قولی اور کفر عملی سے توبہ کرے اور کلمۂ طیب پڑھ کر از سرِ نو اسلام لائے کیوں کہ

Nurul Hoda Official

کفر ومعاصی (گناہوں) کے معافی کا سب سے بڑا وسیلہ تجدید ایمان واسلام اور توبہ ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ۔

(پ:۹،س:انفال،آیت:۳۸)

تم کافروں سے فرماؤ اگر وہ باز رہے تو جو ہو گزرا، وہ انھیں معاف فرما دیا جائے گا۔

(کنز الایمان)

تفسیر: صاحب تفسیر نعیمی مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمہ اس آیت سے تجدید ایمان کے فوائد کے تحت فرماتے ہیں:

"ساتواں فائدہ اسلام کی برکت سے کفر کے زمانے کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔" (تفسیر نعیمی، ج:۹،ص:٦٧٦)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ کافر جب کفر سے باز آئے اور اسلام لائے تو اس کا پہلا کفر اور معاصی معاف ہو جاتے ہیں۔

تجدید ایمان اور تجدید اسلام کے متعلق باری تعالیٰ دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ۔ (پ: ۵، س: نساء، آیت: ۱۳۶)

یعنی اے ایمان والو! ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اپنے ان رسول پر اتاری اور اس کتاب پر جو پہلے اتاری۔ (کنز الایمان)

تفسیر: یعنی ایمان پر ثابت رہو یہ معنی اس صورت میں ہیں کہ "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا" کا خطاب مسلمانوں سے ہو، اگر خطاب یہود ونصاریٰ سے ہو تو معنی یہ ہیں، اے بعض کتابیوں، بعض رسولوں پر ایمان لانے والو! تمھیں یہ حکم ہے۔ اگر خطاب منافقین (وہ کفار جو بظاہر مسلمان ہوں) سے ہو تو معنی یہ ہیں کہ اے ایمان کا ظاہری دعویٰ کرنے والو! اخلاص کے ساتھ ایمان لے آؤ۔

بر بنائے توبہ واستغفار اور بوسیلہ شفاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بندۂ عاصی (گنہگار) پر

Nurul Hoda Official

رحمت و بخشش اور قبولیت توبہ کا وعدہ من جانب اللہ ہے۔

قرآن کریم میں حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّاباً رَّحِيماً۔ (پ: ٥، س: نساء، آیت: ٦٤)

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں۔ اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (کنز الایمان)

تفسیر: (وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں) یعنی معصیت ونافرمانی کرکے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بارگاہ الٰہی میں رسول اللہ ﷺ کا وسیلہ اور آپ کی شفاعت کار برآری (کام بنانے) کا ذریعہ ہے۔ سید عالم ﷺ کی وفات شریف کے بعد ایک اعرابی روضۂ اقدس پر حاضر ہوا اور روضۂ شریفہ کی خاک پاک اپنے سر پر ڈالی اور عرض کرنے لگا، یارسول اللہ! جو آپ نے فرمایا ہم نے سنا۔ جو آپ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے "وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا" میں نے بیشک اپنی جان پر ظلم کیا اور میں آپ کے حضور میں اللہ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہنے حاضر ہوا، تو میرے رب سے میرے گناہ کی بخشش کرائیے۔ اس پر قبر شریف سے ندا آئی کہ تیری بخشش کی گئی۔ (خزائن العرفان)

حدیث شریف: امام مسلم اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرو بن عاص سے فرمایا:

اَمَا علمت یا عمرو اَنَّ الاسلام یَهْدِم مَاکان قَبْلَهٗ۔

یعنی اے عمرو کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام پہلے (کے) تمام گناہ مٹادیتا ہے۔

(صحیح مسلم، ج:۱، ص:۷۶) شرح مسلم شریف ج: اول، کتاب الایمان، ص:۵۸۱)

تشریح: علامہ یحییٰ بن شرف نوی لکھتے ہیں:

"قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے یہ ثابت ہے کہ جو شخص مسلمان ہو گیا اس کے زمانہ کفر کے تمام گناہ مطلقاً معاف کردیے جاتے ہیں خواہ اس نے اسلام قبول کرنے کے بعد نیک

Nurul Hoda Official

عمل کیے ہوں یا نہیں۔ (شرح مسلم شریف، ج:اول، ص:۵۸۱)

حدیث شریف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الایمان لیخلق فی جوف احدکم کما یخلق الثوب فاسألوا اللہ تعالیٰ ان یجدد الایمان فی قلوبکم۔

بے شک ایمان تم میں کسی کے باطن (اندر) میں پرانا پڑ جاتا ہے جیسے کپڑا کہنہ (پرانا) ہو جاتا ہے تو اللہ عزوجل سے مانگو کہ تمہارے دلوں میں ایمان کو تازہ فرمائے۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم:

جددوا ایمانکم اکثر وامن قول لا الہ الا اللہ۔

اپنے ایمان تازے کرو، لا الہ الا اللہ بکثرت کہو۔ رواہ الامام احمد والحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (فتاویٰ رضویہ، ج:۵، ص:۴۳)

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدنی تاجدار (حضور نبی کریم) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اپنا ایمان تازہ کرو۔ صحابۂ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ایمان کس طرح تازہ کریں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لا الہ الا اللہ کثرت سے کہا کرو۔ (طبرانی بحوالۂ فیضان سنت، ص:۱۱۵)

مسئلہ: وہ گنہگار جس نے عمر بھر گناہ کیے ہوں، مرتد ہو جاوے پھر توفیقِ خداوندی سے دوبارہ مسلمان ہو تو اس کے سارے گناہ معاف ہو گئے۔ یہ مذہب امام مالک کا ہے۔ (روح المعانی)

ان کے نزدیک ہر کفر کے گناہ اسلام لانے سے معاف ہو جاتے ہیں، کفر اصلی ہو یا کفر طاری۔ (تفسیر نعیمی، ج:۹، س:انفال، آیت:۳۸)

مسئلہ: اگر کسی مسلمان پر نمازیں، روزے واجب تھے جو اس نے ادا نہ کیے پھر وہ مرتد ہو گیا، پھر مسلمان ہوا تو اس پر وہ نماز، روزے قضا کرنا واجب ہے۔ اس دوبارہ اسلام سے پہلے اسلام کے زمانہ کے حقوق شرعیہ معاف نہ ہوں گے۔ (خانیہ، روح المعانی بحوالۂ تفسیر نعیمی، ج:۹، آیت:۳۸، ص:۶۷۷)

Nurul Hoda Official

تجدید ایمان کا حکم کب ہے؟

جب لفظ معنیٔ کفر میں ظاہر ہو تو نیت وعدم نیت کا فرق نہیں ہوتا اس کے قائل (کہنے والے) پر توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح ہی کا حکم ہوتا ہے۔ (فتاویٰ مصطفویہ، ص:۱۶)

(صدور کفر اور لزوم کفر سے) ان کے مرتکب کو از سرِ نو اسلام لانے اور اس کے بعد اپنی عورت سے تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔ (بہار شریعت، ح:اول، ص:۵۳)

فتاویٰ شارحِ بخاری میں ہے:

(مرتکب کفر وشرک) ان سب پر فرض ہے کہ فوراً بلا تاخیر ان اشعار میں جو کفریات ہیں ان سے توبہ کریں۔ کلمہ پڑھ کر پھر سے مسلمان ہوں، اپنی بیویوں کو رکھنا منظور ہو تو ان سے دوبارہ نئے مہر کے ساتھ نکاح کریں۔ (فتاویٰ شارح بخاری، ص:۲۵۸)

مسئلہ: اگر بطور عادت اس نے کلمہ طیبہ پڑھ لیا، تو یہ اس کے لیے فائدہ مند نہیں ہوگا جب تک کہ توبہ نہ کرے، کیوں کہ بغیر توبہ صرف کلمہ پڑھ لینے سے کفر ختم نہیں ہو جاتا۔

(مجمع الانہر، شرح ملتقی الابحر بحوالہ فتاویٰ مصطفویہ، ص:۶۱۹)

توبہ کرنے کا طریقہ

توبہ: یہ ہے کہ آدمی نے اگر تنہائی میں خطا کی ہے تنہائی اور مجمع (بھیڑ) میں خطا کی ہے تو مجمع میں (کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

توبة السر بالسر والعلانية بالعلانية۔

یعنی پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ اور علانیہ کی علانیہ ہوتی ہے۔) کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے کہے، یا اللہ! میں اپنے گناہ پر نادم (شرمندہ ہونے والا) ہوں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور مغفرت کا طالب ہوں اور یہ عہد کرتا ہوں کہ آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔

تجدید ایمان: یہ ہے کہ تمام خلافِ اسلام عقائد واقوال اور اعمال سے نام لے کر براءت ظاہر کرے۔

Nurul Hoda Official

(یعنی یوں کہے: اے اللہ! میں بے زار ہوا تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کرنے سے، اور بے زار ہوا کفر و شرک سے اور تمام بد مذہبوں اور کافروں کے کفری عقیدوں اور تمام کفر و شرک کی باتوں اور کاموں سے۔) اور کلمۂ توحید کی تلاوت کرے۔

(فتاویٰ بحر العلوم، ج: چہارم، ص: ۳۰۱)

تجدید ایمان کا طریقہ

امیر اہلِ سنت مولانا محمد الیاس عطار قادری تجدید ایمان کا طریقہ تحریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اب میں آپ کی خدمت میں نئے سرے سے ایمان لانے کا طریقہ عرض کرتا ہوں۔ (سب سے پہلے) توبہ دل کی تصدیق کے ساتھ ہونی ضروری ہے، صرف زبانی توبہ کافی نہیں۔ مثلاً کسی ایک نے کفر بک دیا اس کو دوسرے نے اس طرح توبہ کرادی کہ اس کو معلوم تک نہیں ہوا کہ میں نے فلاں کفر کیا ہے جس سے میں اب توبہ کر رہا ہوں، اس طرح توبہ نہیں ہوسکتی۔ بہر حال جس کفر سے توبہ مقصود ہے وہ اسی وقت مقبول ہوگی جب کہ وہ اس کفر کو کفر تسلیم کرتا ہو، دل میں اس کفر سے نفرت و بیزاری بھی ہو۔ بہتر ہے جو کفر سرزد ہوا توبہ میں اس کا تذکرہ بھی ہو۔ مثلاً گانے کے اس کفریہ مصرع:

"خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانیں"

سے توبہ کرنا چاہتا ہے تو اس طرح کہے یا اللہ عزوجل! میں نے یہ کفر بک دیا کہ "خدا بھی نہ جانے" میں اس سے بے زار ہوں اور اس کفر سے توبہ کرتا ہوں۔

"لا اله الا الله محمد رسول الله (ﷺ)" اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، محمد ﷺ اللہ عزوجل کے رسول ہیں۔

اس طرح مخصوص کفر سے توبہ بھی ہوگئی اور تجدید ایمان بھی۔ اگر معاذ اللہ کئی کفریات بکے ہوں اور یاد نہ ہو کہ کیا کیا بکا ہے تو یوں کہے:

یا اللہ عزوجل! مجھ سے جو جو کفریات صادر ہوئے ہیں میں ان سے توبہ کرتا ہوں، پھر

Nurul Hoda Official

کلمہ پڑھ لے۔ اگر کلمہ شریف کا ترجمہ معلوم ہے تو زبان سے ترجمہ دہرانے کی حاجت نہیں۔ اگر یہ معلوم ہی نہیں کہ کفر بکا بھی ہے یا نہیں تب بھی اگر احتیاطاً توبہ کرنا چاہے تو اس طرح کہے:

یا اللہ عزوجل! مجھ سے اگر کوئی کفر ہو گیا ہو تو میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔ یہ کہنے کے بعد کلمہ پڑھ لیجیے۔ (گانوں کے ۳۵ کفریہ اشعار، ص:۲۹)

مزید فرماتے ہیں:

"مدنی مشورہ ہے روزانہ ہی سونے سے قبل احتیاطی توبہ و تجدید ایمان کر لینا چاہیے۔ یاد رکھیے! معاذ اللہ عزوجل جس کا کفر پر خاتمہ ہوا وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم کی آگ میں جلتا اور عذاب پاتا رہے گا۔ (گانوں کے ۳۵ کفریہ اشعار، ص:۲۹)

حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن غزالی توبہ کرنے کا ایک عمدہ اور بے حد نفیس طریقہ منہاج العابدین میں نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"جب تو توبہ شروع کرے تو تو اپنے دل کو تمام گناہوں سے بری کرے، اس طور پر کہ دل کو قطعاً کبھی بھی گناہ کی طرف نہ لوٹنے پر جمائے اور مضبوط کرے سب سے پہلے غسل کر اور اپنے کپڑے دھو اور چار رکعتیں نماز پڑھ جس طرح واجب ہے اور اپنے چہرے کو ایسے خالی مکان میں زمین پر رکھ جہاں اللہ کے سوا کوئی نہ دیکھے، پھر اپنے سر پر مٹی ڈال اور اپنے اس چہرہ کو جو تمام اعضا (ہاتھ پاؤں وغیرہ) میں سب سے معزز (پیارا) ہے بہتے ہوئے آنسو کے ساتھ اور غمگین دل کے ساتھ اور بلند آواز کے ساتھ مٹی میں آلودہ کر اور گناہوں کو ایک ایک کر کے یاد کر جو تجھے ممکن ہو، اور اپنے نافرمان نفس کو اس پر ملامت کر اور اسے زجر و توبیخ (ڈانٹ ڈپٹ) کر اور کہہ اے نفس! کیا تجھے شرم نہیں آئی؟ کیا تیرا وقت نہیں آیا کہ تو توبہ کرے؟ کیا تجھے اللہ تعالیٰ کا عذاب برداشت کرنے کی طاقت ہے؟ کیا تجھے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی ضرورت ہے؟ اور تو اسے خوب یاد کر اور رو، پھر مہربان رب کی بارگاہ میں اپنے ہاتھوں کو اٹھا اور کہہ اے میرے معبود! تیرا بھگوڑا غلام تیرے دروازہ کی طرف لوٹا اور تیرا نافرمان بندہ صلح کی طرف لوٹا تیرا خطا کار بندہ عذر لے کر آیا تو، تو اپنی سخاوت سے مجھے معاف کر دے اور اپنے فضل سے مجھے مقبول فرما، اور میری طرف اپنی نظر رحمت فرما۔

Nurul Hoda Official

اے اللہ! میرے گزشتہ گناہ بخش دے اور ان چیزوں میں مجھے محفوظ رکھ جو موت سے باقی ہے کیوں کہ تمام بھلائی تیرے دستِ قدرت میں ہے اور تو ہم پر مہربان، رحم کرنے والا ہے۔ پھر شدت (سختی) سے دعا کر اور وہ یہ کہے:

اے بڑے بڑے امور کو دور کرنے والے، اے غمزدوں کی ہمت کی منتہیٰ، اے وہ ذات کہ جب تو کسی امر کا ارادہ کرے تو اس سے کہتا ہے ہو جا، تو ہو جاتا ہے۔ مجھے گناہوں نے گھیر لیا ہے تو اس کے لیے جمع کیا گیا ہے۔ اے ہر مصیبت کے جمع کیا ہوا میں نے تجھے اس وقت کے لیے جمع کیا تھا تو تو میری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔ خوب روؤ، عاجزی اور گریہ وزاری کرو اور کہو، اے وہ ذات جسے ایک کام دوسرے کام سے مشغول نہیں کرتا اور ایک کا سننا دوسرے کے سننے سے مشغول نہیں کرتا۔ اے وہ ذات جسے کثیر مسائل غلطی میں نہیں ڈالتے۔ اے وہ ذات جسے اصرار کرنے والوں کا اصرار اکتاہٹ میں نہیں ڈالتا تو مجھے اپنی رحمت سے اپنی مغفرت کی حلاوت (مٹھاس) اور اپنی معافی کی ٹھنڈ چکھا۔ اے ارحم الراحمین بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور ان کی آل پر درود بھیج اور تمام مومنین و مومنات کے لیے مغفرت مانگ اور اللہ جل جلالہ کی اطاعت کی طرف رجوع کر، تو تم سچی توبہ کر چکے اور تم تمام گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہو کر نکل چکے جس دن تمہاری ماں نے تمہیں جنا۔

(منہاج العابدین، ص: ۱۴، مطبوعہ مجلس برکات)

فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”سچی توبہ کے یہ معنیٰ ہیں کہ گناہ پر اس لیے کہ وہ اس کے رب عزوجل کی نافرمانی تھی، نادم و پشیمان ہو کر فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اس گناہ کے پاس نہ جانے کا سچے دل سے پورا عزم کرے۔“

اور سچی توبہ کا فائدہ ذکر کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

سچی توبہ اللہ عزوجل نے وہ نفیس (پاکیزہ) شی بنائی ہے کہ ہر گناہ کے ازالے (مٹانے) کو کافی وافی ہے۔ کوئی گناہ ایسا نہیں کہ سچی توبہ کے بعد باقی رہے یہاں تک کہ شرک و کفر۔

(فتاویٰ رضویہ، ج: ۱۰، ص: ۹۷)

کفر سے تائب بندۂ مومن کے احکام بتاتے ہوئے ایک سوال کے جواب میں حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان ارشاد فرماتے ہیں:

جب بفضلہٖ تعالیٰ عمرو سے عالم نے توبہ لے لی بکرمہ تعالیٰ الزامِ کفر اٹھ گیا۔

فَاِنَّ التائب من الذنب کمن لا ذنب لهٗ کما فی الحدیث۔

یعنی جو شخص گناہ سے توبہ کرے وہ اس کے مثل ہے جس کا گناہ نہ ہو۔ (مسلم شریف)

مگر اس تجدید اسلام سے اسے عورت پر دسترس حاصل نہ ہوئی کہ اس کلمۂ کفر سے جو نکاح ٹوٹ گیا وہ اس تجدید اسلام سے جڑ نہ گیا، نہ اس سے عمرو کو عورت پر کوئی جبر کا موقع۔ عورت اگر راضی ہو تو اس سے نکاح جدید کرے اور راضی نہ ہو تو وہ مثل اجنبیہ ہے۔ اس کا اس پر کوئی قبضہ واختیار نہیں اور جب وہ عمرو ہی کے کیے سے اجنبیہ محضہ ہو چکی تو اگر برضائے زن (عورت کی مرضی سے) عمرو اس سے نکاح جدید کرے گا تو مہر بھی جدید ہوگا اور اتنا ہی ہوگا جتنے پر عورت راضی ہو۔ (فتاویٰ مصطفویہ، ص:۱۸)

مسئلہ: اگر کفر قطعی ہو تو عورت نکاح سے نکل جائے گی، پھر اسلام لانے کے بعد اگر عورت راضی ہو تو دوبارہ اس سے نکاح ہوسکتا ہے ورنہ جہاں پسند کرے نکاح کر سکتی ہے، اس کا کوئی حق نہیں کہ عورت کو دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے سے روک دے۔ اور اگر اسلام لانے کے بعد عورت کو (بے نکاح جدید کے) بدستور رکھ لیا دوبارہ نکاح نہ کیا تو قربت (صحبت) زنا ہوگی اور بچے ولد الزنا۔

(فتاویٰ مصطفویہ، ص:۶۱۹، درمختار، بحوالہ بہار شریعت، ح: نہم، ص:۴۵۹، مکتبۃ المدینہ)

مسئلہ: عورت مرتد ہوگئی پھر اسلام لائی تو شوہر اول سے نکاح کرنے پر مجبور کی جائے گی، یہ نہیں ہوسکتا ہے کہ دوسرے سے نکاح کرے، اسی پر فتویٰ ہے۔

(درمختار، بحوالہ بہار شریعت، ح: نہم، ص:۴۵۹، مکتبۃ المدینہ)

مسئلہ: صحیح یہ ہے کہ عورت کے مرتد ہونے سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔ ہاں اس سے جماع حرام ہو جاتا ہے اور عورت کو اسلام لانے اور تجدیدِ نکاح پر مجبور کیا جائے گا۔

(تفسیر نعیمی، پ: بقرہ، ص:۴۵۲)

Nurul Hoda Official

مسئلہ: مرتدہ مہر پائے گی ترکہ نہ پائے گی کہ مرتدہ مسلم کی وراثت نہیں۔ اگرچہ آج کل مفتیٰ بہ یہی قول ہے کہ وہ ارتداد کے سبب نکاح سے نہ نکلی بدستور زوجہ ہی رہی مگر میراث نہ پائے گی۔ (فتاویٰ مصطفویہ، ص: ۵۴۹)

فتاویٰ رضویہ میں مرتدہ کا حکم بیان کرتے ہوئے جواباً امام اہلِ سنت اعلیٰ حضرت احمد رضا قادری قدس سرہ فرماتے ہیں:

الجواب: ہندہ مرتدہ کافرہ ہوگئی، شوہر پر حرام ہوگئی۔ جب تک توبہ کر کے اسلام نہ لائے اس سے جماع حرام ہے۔ اس جماع سے جو اولاد ہوگی ولد الحرام ہوگی اگرچہ ولد الزنا نہ کہیں۔ ہندہ پر فرض ہے کہ اس ملعون ناپاک لفظ (کفری بات) سے توبہ کرے اور از سر نو مسلمان ہو، اس کے بعد زید دو گواہوں کے سامنے اس سے دوبارہ نکاح کرے۔

(فتاویٰ رضویہ، ص: ۱۳۸، ج: ۶)

مذکورہ بالا مسائلِ فقہیہ سے معلوم ہوا کہ اگر کفری قول وفعل من جانب مرد ہو تو نکاح فوراً ٹوٹ جاتا ہے اور بیوی سے قربت زنا ہوتی ہے اور بچے ولد الزنا۔ اور اگر کفری قول وفعل عورت کی طرف سے ہو تو نکاح نہیں ٹوٹتا لیکن قربت حرام ہو جاتی ہے اور اس سے جماع حرام ہوتا ہے اور اس جماع سے جو اولاد ہوگی ولد الحرام ہوگی اگرچہ ولد الزنا نہ کہیں گے۔

خلاصہ یہ کہ مرد کا ارتکاب کفر زیادہ سخت اور بُرا ہے۔ عورت کے ابتلائے کفر سے بہر حال میاں بیوی دونوں کو کفر وشرک جیسی منحوس اور ناپاک چیز سے سخت اور بہت ہی سخت پرہیز کرنا چاہیے اور اپنی آنے والی بہت ہی عزیز اور پیاری اولاد ونسل کو کفر وشرک کی نحوست اور اس کے بُرے اثرات سے دور رکھنا بھی چاہیے۔

تجدید نکاح کا بیان

تجدید نکاح کا معنی "نئے مہر سے نیا نکاح کرنا" تجدید نکاح کی ضرورت اس لیے پڑتی ہے کہ جس طرح کفر وشرک سے ایمان ختم ہو جاتا ہے اسی طرح نکاح بھی ٹوٹ جاتا ہے اور جس طرح کفر وشرک دور کرنے اور اسلامی زندگی اور اخروی اعلیٰ حیات کے لئے توبہ واستغفار اور تجدید

Nurul Hoda Official

ایمان (یعنی نئے سرے سے اسلام وایمان لانے) کی حاجت ہوتی ہے اسی طرح میاں بیوی کے درمیان سے بدنگاہی، بدکاری اور حرام کاری دور کرنے اور حلالی اور صالح اولاد کے واسطے نئے مہر کے ساتھ نصاب گواہ کی حاضری میں تجدید نکاح یعنی زوجین کی طرف سے ایجاب وقبول کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اور حدیث شریف میں ہے جس طرح بیشک ایمان تم میں کسی کے باطن میں پرانا پڑ جاتا ہے جیسے کپڑا کہنہ (پرانا) ہوجاتا ہے تو اللہ عزوجل سے مانگو کہ تمہارے دلوں میں ایمان کو تازہ فرمائے اور اپنے ایمان تازے کرو لا الہ الا اللہ بکثرت کہو۔ (فتاویٰ رضویہ)

ٹھیک اسی طرح نکاح بھی فرسودہ اور بوسیدہ (پرانا) ہوجاتا ہے۔ تازہ کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً یعنی ہفتہ میں ایک بار اور ہر مہینے دو یا تین بار تجدید نکاح بھی کرتے رہنا چاہیے۔ تاکہ نکاح کے فوائد اور برکتوں سے محرومی نہ ہو۔

تجدید ایمان اور تجدیدِ نکاح سے متعلق ایک سوال کے جواب میں شامی کے حوالے سے فقیہ عصر مفتی شریف الحق صاحب امجدی فرماتے ہیں:

"اُن الفاظ کا جاننا جن کا بولنا حرام ہے یا کفر ہے فرض ہے اور یہ اس زمانہ میں تمام اہم چیزوں سے بڑھ کر اہم ہے اس لیے کہ تم بہت سے عوام کو سنتے ہو کہ وہ کفری کلمات بکتے ہیں اور اس سے غافل رہتے ہیں اور احتیاط یہ ہے کہ جاہل روز آنہ تجدید ایمان کرے اور دو گواہوں کے سامنے اپنی عورت سے ہر مہینے ایک یا دو بار تجدید نکاح کرے اس لیے کہ غلطی بالفرض اگر مرد سے نہ ہو تو عورتوں سے بہت ہوتی ہے۔" (ردالمحتار)

اس سے ظاہر ہوگیا کہ حضرت علامہ شامی نے یہ ہدایت صرف جاہلوں کے لیے کی ہے اور وہ بھی بطور احتیاط اس بنیاد پر کہ جاہل کلمات کفر کو نہیں جانتا خصوصاً عورتیں۔ جاہل کلماتِ کفر تک بک دیتا ہے اور اسے احساس تک نہیں ہوتا کہ اس نے کفر بکا ہے کلمہ کفر بکنے سے ایمان بھی جاتا رہا ہے اور عورت بھی نکاح سے نکل جاتی ہے اب اگر کسی مرد یا عورت نے کلمہ کفر بکا اور اسے اس کا احساس بھی نہ ہوا کہ میں نے کلمہ کفر بکا ہے۔ اب اگر معاذ اللہ اسی حال میں مرگیا تو دنیا سے کافر گیا اپنی عورت سے جتنی صحبت کی زنا ہوئی احتیاط اس میں ہے روز آنہ تجدید ایمان کرے اگر بالفرض کوئی کلمہ کفر بکا ہے تو ایمان درست ہوجائے، مرے تو مسلمان مرے،

Nurul Hoda Official

تجدید ایمان میں کوئی دقت نہیں۔ تنہا بھی ہوسکتا ہے۔ پہلے استغفار کرے پھر کلمہ پڑھے اور صرف اتنا کہہ دے کہ میں مذہبِ اسلام کو حق جانتا ہوں، مذہبِ اہلِ سنت و جماعت کو حق مانتا ہوں اس کا حکم حدیث میں بھی ہے فرمایا:

"جددوا ایمانکم بقول لا الہ الا اللہ"

کلمہ طیبہ پڑھ کر اپنے ایمان کی تجدید کرو۔ تجدیدِ نکاح میں یہ ہے کہ اگر بالفرض کوئی کفر صادر ہوگیا ہے جس کی وجہ سے عورت نکاح سے نکل چکی ہے تو تجدید نکاح کے بعد اس سے وطی جائز ہوجائے گی۔ اس میں چوں کہ عورت کی رضا اور دو گواہوں کا موجود ہونا ضروری ہے جس میں تھوڑی سی دقت ہے اس لیے اس کے لیے مہینے میں ایک دو بار کی ہدایت کی۔ پھر یہ دونوں حکم بر بنائے احتیاط ہیں۔ (فتاویٰ شارح بخاری، ج:۲، ص:۵۲۹)

مذکورہ بالا نکاح کے فوائد اور برکتوں کے ہی بنا پر گذشتہ زمانے میں بعض سلف صالحین کا یہ برابر کا معمول تھا کہ وقتاً فوقتاً بطور احتیاط تجدید ایمان کے ساتھ ساتھ تجدید نکاح کا بھی اہتمام کیا کرتے تھے۔

تجدید نکاح کا سبب کیا ہے؟ اس کی حاجت کب ہوتی ہے اور تجدید نکاح کا طریقہ کیا ہے؟ ان تمام سوالوں سے متعلق ایک استفتاء مع جواب فتاویٰ رضویہ میں مذکور ہے اسے یہاں ملاحظہ کریں۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت اور مرد میں سے کسی سے بے علمی کی وجہ سے ایسا کلمہ منہ سے نکل جائے کہ کفر میں شمار ہو تو طلاق ہوجاتی ہے یا نہیں؟ اور اگر ایسا ہوجائے تو کیا کرنا چاہیے؟ کیوں کہ ظاہر میں نکاح دوسری بار پڑھانے سے شرم کرتا ہو۔ بغیر گواہوں کے ایسی نکاح پھر درست ہوسکتی ہے یا نہیں؟ کہ صرف مرد عورت دونوں ہی نکاح قائم کرلیں۔ کوئی صورت آسان ہو تو بتلائیں۔ کیوں کہ اکثر لوگ بے علمی کی وجہ سے کوئی کلام کہہ دیتے ہیں اور وہ کفر ہوتا ہے اور ان کو کچھ معلوم نہیں ہوتا ہے۔

الجواب: معاذ اللہ! جس سے کلمۂ کفر صادر ہوا سے بعد توبہ تجدید نکاح کا حکم ضرور ہے اور نکاح بے غیر دو گواہوں کے نہیں ہوسکتا۔ دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں عاقل بالغ، آزاد

Nurul Hoda Official

اور مسلمان عورت کے نکاح میں ان کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے وہ ایجاب وقبول کو ایک سلسلہ میں سنیں اور سمجھیں کہ یہ نکاح ہو رہا ہے بغیر اس کے نکاح نہیں ہوسکتا۔ ہاں یہ کچھ ضرور نہیں کہ وہ غیر ہی لوگ ہوں۔ زن وشوہر کے جوان بیٹا بیٹی، بہن بھائی نوکر چاکر ان میں سے اگر دو مردوں یا ایک مرد، دو عورتوں کے سامنے ایجاب وقبول کرلیں کافی ہے۔ تجدید نکاح کوئی شرم کی بات نہیں۔ یہ وسوسہ شیطانی ہے۔ شرم کی بات یہ ہے کہ نکاح میں خلل پڑ جائے اور بغیر تجدید (نکاح) کے زن وشوہر کا علاقہ (تعلق) باقی رکھیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج: ششم، ص: ۴۹)

تجدیدِ نکاح کا طریقہ

تجدید نکاح کی یہ صورت ہے کہ کم از کم دو گواہوں کے سامنے میاں بیوی ایجاب وقبول کریں۔ مثلاً عورت کہے کہ اتنے مہر کے بدلے میں نے خود کو تیرے نکاح میں دیا اور شوہر کہے میں نے قبول کیا۔ گواہ عزیز واقارب اور رشتہ دار بھی ہوسکتے ہیں۔ مطلب یہ کہ اس کے لیے بارات، ولیمہ اور عام اعلان کا حکم نہیں۔ (فتاویٰ بحر العلوم، ج: ۴، ص: ۳۰۱)

تجدید نکاح کا طریقہ تحریر فرماتے امیر دعوت اسلامی حضرت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی فرماتے ہیں:

تجدید نکاح کا معنیٰ ہے "نئے مہر سے نیا نکاح کرنا"۔ اس کے لیے لوگوں کو اکٹھا کرنا ضروری نہیں۔ نکاح نام ہے ایجاب وقبول کا۔ ہاں بوقت نکاح بطور گواہ کم از کم دو مرد مسلمان یا ایک مرد مسلمان اور دو مسلمان عورتوں کا حاضر ہونا لازمی ہے۔ خطبۂ نکاح شرط نہیں بلکہ مستحب ہے۔ خطبہ یاد نہ ہو تو اعوذ باللہ اور بسم اللہ شریف کے بعد سورہ فاتحہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ کم از کم دس درہم یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ (نیا وزن تقریباً ۳۰/۶۱۸ گرام) چاندی یا اس کی رقم مہر واجب ہے تو اب مذکورہ گواہوں کی موجوگی میں آپ ایجاب کیجیے یعنی عورت سے کہیے "میں نے (دس درہم یعنی ۳۰/۶۱۸ گرام چاندی یا اس کے برابر) روپے" مہر کے بدلے آپ سے نکاح کیا۔ عورت کہے، میں نے قبول کیا، نکاح ہوگیا۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عورت ہی (اگر تعلیم یافتہ ہو) خطبہ یا سورہ فاتحہ پڑھ کر ایجاب کرے۔ (یعنی عورت یوں کہے: میں نے دس درہم یعنی

Nurul Hoda Official

۳۳ر گرام چاندی یا اس کے برابر روپے مہر کے بدلے اپنے کو تیرے نکاح میں دیا۔) مرد کہے میں نے قبول کیا، نکاح ہو گیا۔ بعد نکاح اگر عورت چاہے تو مہر معاف بھی کر سکتی ہے مگر مرد بلا حاجت شرعی عورت سے مہر معاف کرنے کا سوال نہ کرے۔

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب، ص: ۶۲۳)

امیر اہلِ سنت مزید فرماتے ہیں:

حالتِ ارتداد میں ہونے والے نکاح کا مسئلہ

مرتد ہو جانے کے بعد کوئی شخص اگرچہ بظاہر نیک راستے پر آ گیا، داڑھی، زلفوں، عمامے اور سنتوں بھرے لباس سے بھی آراستہ ہو گیا مگر اس نے اپنے اس کفر سے توبہ وتجدید ایمان نہ کیا تو بدستور مرتد ہے۔ توبہ وتجدید ایمان سے پہلے جو بھی نیک عمل کیا وہ مقبول نہیں۔ بیعت کی تو نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ اگر نکاح بھی کیا تو نہ ہوا۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ، جلد گیارہ، صفحہ ۱۵۳ر پر فرماتے ہیں:

معاذ اللہ! اگر مرد یا عورت نے پیش از نکاح (یعنی نکاح سے قبل) کفر صریح کا ارتکاب کیا تھا اور بے توبہ و (نئے سرے سے قبول) اسلام ان کا نکاح کیا گیا تو قطعاً نکاح باطل اور اس سے جو اولاد ہوگی ولد الزنا۔ اسی طرح اگر بعد نکاح ان میں کوئی معاذ اللہ مرتد ہو گیا اور اس کے بعد کے جماع سے اولاد ہوئی تو وہ بھی حرامی ہوگی۔

لہٰذا کسی نے ارتداد کے بعد اگر نکاح کیا ہو، اور نکاح کے بعد اگرچہ توبہ وتجدید ایمان کر چکا ہو تو بھی اب نئے سرے سے نکاح کرنا ہوگا۔ اس کے لیے دھوم دھام شرط نہیں۔ گھر کی چار دیواری میں بھی نکاح ہو سکتا ہے۔ اس کا طریقہ آگے گزر چکا ہے۔ ہاں اگر لوگوں کے سامنے مرتد ہوا تھا پھر اسی حال میں نکاح کیا تھا تو پھر سب کے سامنے توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح کرے۔

حدیث پاک میں ہے: (رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:)
جب تم کوئی گناہ کرو تو توبہ کر لو "السر بالسر والعلانية بالعلانية" یعنی پوشیدہ گناہ کی توبہ پوشیدہ اور علانیہ گناہ کی توبہ علانیہ۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، ج: ۲، ص: ۱۵۹) (کفریہ

Nurul Hoda Official

کلمات کے بارے میں سوال و جواب، ص: ۶۲۴۔۶۲۵، از محمد الیاس عطار قادری)

احتیاطی تجدیدِ ایمان کب کب کریں؟

امیر اہلِ سنت احتیاطی تجدید ایمان کے متعلق فرماتے ہیں:

مدنی مشورہ ہے، روزانہ کم از کم ایک بار مثلاً سونے سے قبل (یا جب چاہیں) احتیاطی توبہ و تجدید ایمان کر لیجیے اور اگر بآسانی گواہ دستیاب ہوں تو میاں بیوی توبہ کر کے گھر کے اندر ہی کبھی کبھی احتیاطاً تجدید نکاح کی ترکیب بھی کر لیا کریں۔ ماں باپ، بہن بھائی اور اولاد وغیرہ عاقل بالغ مسلمان مرد و عورت نکاح کے گواہ بن سکتے ہیں۔ احتیاطی تجدید نکاح بالکل مفت ہے اس کے لیے مہر کی بھی ضرورت نہیں۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال و جواب، ص: ۶۲۷)

مسئلہ: اگر محض احتیاطاً تجدید نکاح کی تو دوبارہ نکاح کا مہر واجب نہ ہوا۔
(در مختار خانیہ، بہار شریعت ح: ہفتم، ص: ۶۸، مکتبۃ المدینہ)

انعقادِ نکاح کے لیے وقت کا معیار

وقت: خداوند تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے لیے ایک انمول تحفہ ہے بالخصوص وہ اوقات اور بھی زیادہ قیمتی اور اہم ہیں جو اللہ کی عبادت اور دیگر نیک کاموں میں صرف ہوتے ہیں۔ حدیث شریف میں وقت کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "موت سے پہلے زندگی کو غنیمت جانو"۔ اس لیے ہر انسان بالخصوص ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے اوقات کے زیادہ تر حصوں کو بلکہ پورے حصے کو خاص کر اللہ کی عبادت اور دیگر نیک کاموں میں خرچ کریں اور جن عبادتوں کے لیے جو اوقات مقرر ہیں ان عبادتوں کو خوب اطمنان و سکون سے ادا کریں اور جن عبادتوں کے لیے وقت خود متعین کریں انھیں بھی اطمنان و سکون سے ہی ادا کریں۔ عجلت اور جلد بازی سے پرہیز کریں ورنہ ان عبادتوں کی نہ کوئی اہمیت ہوگی اور نہیں ان پر کوئی اجر و ثواب مرتب ہوگا۔

اسی طرح نکاح بھی ایک اہم عبادت ہے۔ اس کے لیے بھی ایک خاص مناسب اور

Nurul Hoda Official

اطمنان بخش وقت متعین کرنا چاہیے تا کہ نکاح کے ارکان وافعال اطمنان وسہولت سے پایۂ تکمیل کو پہنچ سکیں۔

عموماً لوگوں کا یہ مزاج اور معمول بن گیا ہے کہ شادی اور بیاہ کی تیاریاں تو برسوں اور مدتوں سے کرتے ہیں اور ان تیاریوں میں اپنا پورا کا پورا وقت بھی صرف کرتے ہیں مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ نکاح پڑھوانے کا کام جو شادی بیاہ کی تمام رونقوں اور بہاروں کا دارومدار ہے اس میں خوب عجلت وسرعت (جلد بازی) کے خواہش مند ہوتے ہیں اور جلد بازی چاہتے ہوئے نکاح خواں (قاضی) اور گواہوں سے کہتے ہیں کہ حضرت ذرا جلدی کیجیے گا۔ ابھی بہت کام دیکھنا ہے۔ گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نکاح پڑھانے اور کرانے کے لیے ان کے پاس فرصت ہی نہیں۔ باقی دوسری خرافات اور بے ہودہ لہو ولعب اور بے کار کاموں کے لیے ان کے پاس وقت ہی وقت ہوتا ہے۔ ان میں وقت ضائع کرنے میں ذرا بھی جھجھک محسوس نہیں کرتے۔ اور ہر انسان کی زندگی میں گنے چنے دو چار ہی اوقات ایسے آتے ہیں جن میں ان کے اوقات وافر مقدار میں صرف ہوتے ہیں۔ جیسے بچے کی پیدائش، عقیقہ، ختنہ اور اولاد کی شادی بیاہ اور ولیمے کے وقت یا کسی عزیز واقارب کے موت وانتقال اور میت کے کفن دفن کے وقت وافر مقدار میں اوقات صرف ہوتے ہیں۔ خاص طور پر شادی کے دن بارات کے آنے اور لے جانے میں خوب تاخیر کرتے ہیں۔ اکثر وبیشتر بارات تاخیر سے اور بے وقت پہنچتی بھی ہے اور آتی بھی ہے، پھر پانی پینے اور پلانے میں تاخیر اور کھانا کھانے اور کھلانے میں تاخیر، پھر رخصتی کرنے کرانے میں تاخیر کرتے ہیں۔

الغرض مذکورہ تمام امور میں لوگوں کو تاخیر کا احساس اور خیال بھی نہیں ہوتا اور اگر تاخیر کا خیال دلایا جائے تو کہتے ہیں کیا کیا جائے شادیوں میں تاخیر تو ہو ہی جاتی ہے۔ ایسے مواقع روز روز تھوڑے ہی آتے ہیں، مگر نکاح پڑھانے کے لیے جو تمام تقریبات کا سرچشمہ (بنیاد) ہے اور جو شادی بیاہ کی بنیادی ستون ہے اس میں عجلت، سرعت اور جلد بازی کے خواہش مند ہوتے ہیں۔

یہ بھی خیال رہے کہ نکاح پڑھانے کا کام کوئی معمولی کام نہیں ہے بلکہ ایک بہت ہی عظیم کام ہے کیوں کہ نکاح کا اثر ایک یا دو یا تین نسلوں تک ہی ختم نہیں ہو جاتا، بلکہ اس کا اثر صبح قیامت تک آنے والی تمام نسلوں پر ہوتا ہے کہ اگر زوجین یعنی دولہا اور دولہن خوش عقیدہ

Nurul Hoda Official

اور سنی صحیح العقیدہ ہوں اور جانے انجانے کفری باتوں سے احتیاطاً توبہ واستغفار کرلیا اور اسلامی کلمے پڑھ کر ایمان تازہ کرلیا تب نکاح یعنی ایجاب وقبول ہوا تو انھوں نے آگے کی نسلوں واولاد کو ولد الزنا اور حرامی ہونے سے محفوظ کرلیا۔ اور اگر دولہا دولہن میں سے کوئی ایک بھی جانے انجانے میں کسی بھی کفری قول وفعل پر قائم اور برقرار رہا تو نکاح ہرگز نہیں ہوگا اور اگر حالتِ کفر میں نکاح ہوا تو نکاح منعقد ہی نہ ہوگا۔ اس کے بعد وطی اور صحبت نہیں بلکہ حرام کاری اور زنا ہوگا اور اولاد ولد الزنا اور حرامی ہوگی، پھر اس حرامی اولاد سے ہونے والی تمام اولاد کو ہمیشہ کے لیے اس ایک حرامی باپ کی جانب منسوب کیا جائے گا۔ خواہ بعد کی نسلوں میں اولاد حرامی ہوں یا حلالی۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا علیہ الرحمہ فتاویٰ رضویہ ج:۱۱،ص:۱۵۳/ پر فرماتے ہیں:

معاذ اللہ اگر مرد یا عورت نے پیش از نکاح (یعنی نکاح سے قبل) کفر صریح کا ارتکاب کیا تھا اور بے توبہ و (نئے سرے سے قبول) اسلام ان کا نکاح کیا گیا تو قطعاً نکاح باطل اور اس سے جو اولاد ہوگی ولد الزنا۔ اسی طرح اگر بعد نکاح ان میں سے کوئی معاذ اللہ مرتد ہوگیا اور اس کے بعد کے جماع سے اولاد ہوئی تو وہ بھی حرامی ہوگی (فتاویٰ رضویہ، ج:۱۱،ص:۱۵۳)

اس لیے قاضی صاحب کو چاہیے کہ لوگوں کی باتوں پر بالکل توجہ نہ دیں اور نکاح کے ارکان وافعال اور سنن ومستحبات کا بھرپور خیال کریں۔ مثلاً دولہا اور دولہن کو توبہ واستغفار کرائے اور اسلامی کلمے پڑھا کر تب ایجاب وقبول کرائیں۔

حاصل یہ کہ نکاح کے تمام ارکان وافعال اطمنان وسکون کے ساتھ ادا کرائے، عجلت وسرعت اور جلد بازی سے پرہیز کرے کیوں کہ ہماری تھوڑی سی بے توجہی سے بڑا نقصان ہوسکتا ہے۔

نیز نکاح کا یہ طریقہ بیعت اور پیری مریدی کے بھی بہت مشابہ ہے کہ جس طرح ایک پیر اپنے ہونے والے مرید کو توبہ واستغفار کرا کے اور اسلامی کلمے پڑھا کر ایمان تازہ کراتا تب اپنے سلسلے میں داخل کرتا ہے تا کہ اس کے سلسلۂ خاص میں پہلے کے بزرگان دین اور

Nurul Hoda Official

مشائخ عظام کے وسیلے سے جو فیوض و برکات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے ملے تو ان فیوض و برکات سے ان کا مرید بھی مکمل طور پر مستفیض ہو۔

اسی طرح نکاح پڑھانے کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ قاضی سب سے پہلے دولہا دولہن کو توبہ واستغفار کرائے اور اسلامی کلمے پڑھائے تب ایجاب وقبول کرائے تاکہ نکاح جیسی عظیم عبادت کامل ادا ہو اور خوب بابرکت ہو۔

خطبۂ نکاح (اول)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا۔
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ نَحۡمَدُهٗ وَنَسۡتَعِيۡنُهٗ وَنَسۡتَغۡفِرُهٗ وَنُؤۡمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيۡهِ وَنَعُوۡذُ
تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کو ہم اس کی ثنا کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے مغفرت کے
بِاللّٰهِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَيِّئَاتِ اَعۡمَالِنَا مَنۡ يَّهۡدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ
طالب ہیں اس کے گرویدہ ہوتے ہیں اور اس پر بھروسہ کرتے ہیں اور پناہ لیتے ہیں اللہ کی اپنے
وَمَنۡ يُّضۡلِلۡهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ
نفسوں کی بُرائیوں سے اور اپنے اعمال کی قباحتوں سے جس کو ہدایت دے تو اس کا گمراہ کرنے والا کوئی
وَنَشۡهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ۔ اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطَانِ
نہیں اور جس کو راستہ سے ہٹا دے تو اس کا کوئی ہادی نہیں اور ہم شہادت دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی
الرَّجِيۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمُ الَّذِيۡ
معبود نہیں وہ یکتا اس کا کوئی ساجھی نہیں اور ہم شہادت دیتے ہیں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس
خَلَقَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا كَثِيۡرًا
کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں پناہ میں آیا اللہ کی شیطان مردود سے اللہ کے نام سے شروع
وَّنِسَآءً ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ وَالۡاَرۡحَامَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيۡكُمۡ

Nurul Hoda Official

جونہایت مہربان رحم والا۔ اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا

رَقِيْبًا ط يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ

اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد وعورت پھیلا دیے اور اللہ سے ڈرو جس

مُّسْلِمُوْنَ ط يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ

کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو، بے شک اللہ ہر وقت تمھیں دیکھ رہا ہے۔ (نساء/۱) اے

اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا

ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔ (آل عمران/

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ

۱۰۲) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو وہ تمہارے اعمال تمہارے لیے سنوار دے گا

سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ صَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمابرداری کرے اس نے بڑی

وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا۔ (انوار شریعت، ص: ۱۳۳۔۱۳۴)

کامیابی پائی۔ (احزاب/۷۱) حضور نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ نکاح کرنا میری سنت ہے جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ ہم میں سے نہیں۔ اللہ نے سچ فرمایا اور رسول اللہ نے سچ فرمایا ﷺ کہ خوب خوب درود وسلام نازل ہو۔

خطبۂ نکاحِ فاطمہ (دوم)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحم والا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَحْمُوْدِ بِنِعْمَتِهٖ الْمَعْبُوْدِ بِقُدْرَتِهٖ الْمُطَاعِ بِسُلْطَانِهٖ الْمَرْهُوْبِ

تمام تعریف اس خدا کی جو نعمتیں بخشنے والا، بڑی قدرت والا اور سلطنت والا ہے جس کے

مِنْ عَذَابِهٖ وَسَطْوَتِهٖ اَلنَّافِذِ اَمْرُهٗ فِيْ سَمَآئِهٖ وَاَرْضِهٖ الَّذِيْ خَلَقَ الْخَلْقَ

Nurul Hoda Official

عذاب وسطوت سے ہر وقت ڈرنا چاہیے اس کا حکم آسمان وزمین میں نافذ ہے اس نے اپنی قدرت

بِقُدْرَتِهٖ وَمَيَّزَهُمْ بِاَحْكَامِهٖ فَاَعَزَّهُمْ بِدِيْنِهٖ وَاَكْرَمَهُمْ بِنَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ

سے مخلوقات کو پیدا کیا پھر احکام بھیج کر ان میں بُرے بھلے کی تمیز کر دی اور دین کی بدولت ان کو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ اسْمُهٗ وَتَعَالَتْ عَظَمَتُهُ الَّذِىْ جَعَلَ

عزت دی اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے ان کو کرامت بخشی۔ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے

الْمُصَاهَرَةَ سَبَبًا لَاحِقًا وَاَمْرًا مُفْتَرَضًا اَوْشَجَ بِهِ الْاَرْحَامَ وَاَلْزَمَ بِهِ الْاَنَامَ

ازدواجی رشتہ کو قرابت کا ذریعہ مقرر کیا ہے اور ایک ضروری امر قرار دیا ہے جس سے رشتہ مظبوط ہوجاتا

عَزَّ مَنْ قَائِلٍ وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ

ہے اور تمام لوگوں کو عقد وازدواج پر فطرتاً مائل بنایا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا ہے خدا وہ ذات ہے جس

قَدِيْرًا۔ (فرقان/ ٥٤) فَاَمْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى يَجْرِىْ اِلٰى قَضَائِهٖ وَقَضَاؤُهٗ يَجْرِىْ اِلٰى

نے پانی سے انسان کو پیدا کر کے اس کے لیے نسب اور دامادی کے دو رشتے مقرر کیے اور تیرا

قَدْرِهٖ وَلِكُلِّ قَدَرٍ اَجَلٌ وَلِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ

پروردگار بڑی قدرت والا ہے پس اوامر الٰہی کا تعلق قضائے الٰہی سے ہے اور قضائے الٰہی تقدیر پر

وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ۔ (رعد: ٣٩)

منتج ہوتی ہے۔ ہر قضا کے لیے قدر ہے ہر قدر کے لیے ایک خاص وقت مقرر ہے اور ہر کام کا وقت
مقرر لکھا جا چکا ہے۔ جس کو خدا چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے اور اسی کے
پاس ام الکتاب (لوح محفوظ) ہے۔ (مواہب لدنیہ، ج:۱،ص:۹۰/ خطبات نبوی، ص:۱۱۷)

نوٹ: یہ خطبہ خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کے موقعہ پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا۔

Nurul Hoda Official

قرآنی خطبۂ نکاح (سوم) مختصر

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

میں اللہ کی پناہ میں آیا شیطان مردود سے۔ اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان، رحم والا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ (فاتحہ ۱/۲،۳،۴)

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا، بہت مہربان رحمت والا، روزِ جزا کا مالک

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ تو اللہ ہے اللہ کے سوا کوئی

اِلَّا اَنْتَ الْغَنِیُّ الْوَحِیْدُ۔ نَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

معبود نہیں تو تنہا بے نیاز ہے ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود

وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ

نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ

بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلاً۔ (آل عمران، ۱۶۴) ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَ

ان میں انھیں میں سے ایک رسول بھیجا۔ وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین

دِیْنِ الْحَقِّ (توبہ، ۳۳) وَقَالَ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ

کے ساتھ بھیجا۔ (توبہ، ۳۳) محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں

رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔ (احزاب، ۴۰) وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَ

اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ ہم شہادت دیتے ہیں کہ ہمارے

مَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ الَّذِیْ اَرْسَلَہُ اللّٰہُ بِالْحَقِّ بَشِیْراً

سردار ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس نے انھیں

وَّنَذِیْراً صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

Nurul Hoda Official

حق کے ساتھ بشیر (خوشخبری سناتا) اور نذیر (ڈر سناتا) بھیجا اللہ ان پر، اور ان کی آل پر اور ان کے تمام اصحاب

وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَداً۔ يَاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ

پر رحمت نازل کرے اور مسلسل برکت وسلامتی۔ اے لوگو! اپنے رب کو پوجو جس نے تمھیں

الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔

اور تم سے اگلوں کو پیدا کیا یہ امید کرتے ہوئے کہ تمھیں پرہیز گاری ملے۔ (بقرۃ/۲۱)

فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ

(بیشک) ہم نے تمھیں پیدا کیا مٹی سے، پھر پانی کے بوند سے پھر خون کی

مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى

پھٹک سے پھر گوشت کی بوٹی سے نقشہ بنی اور بے بنی تا کہ ہم تمہارے لیے اپنی نشانیاں ظاہر فرمائیں اور

ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلاً ثُمَّ لِتَبْلُغُوْآ اَشُدَّكُمْ • فَخَلَقَ فَسَوّٰى • فَتَبٰرَكَ اللهُ اَحْسَنُ

ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہے ایک مقرر میعاد تک پھر تمھیں نکالتے ہیں بچہ پھر

الْخَالِقِيْنَ • لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ۔

اس لیے کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو۔ (حج/۵) تو اس نے پیدا فرمایا پھر ٹھیک بنایا۔ (قیامۃ/۳۸)
تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا۔ (مومنون/۱۴) بے شک ہم نے آدمی کو
اچھی صورت پر بنایا۔ (تین/۴)

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ۔ (بنی اسرائیل:۷۰) اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ اَتْقٰكُمْ۔

اور بیشک ہم نے اولاد آدم کو عزت دی۔ بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ

يَآاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ

پرہیز گار ہے۔ اے لوگو! ہم نے تمھیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمھیں شاخیں اور قبیلے کیا

شُعُوْباً وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا۔ وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَراً

کہ آپس میں پہچان رکھو۔ (حجرات/۱۳) اور وہی ہے جس نے پانی سے بنایا آدمی پھر اس کے رشتے اور

فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْراً۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلاً مِّنْ قَبْلِكَ وَ

Nurul Hoda Official

سسرال مقرر کی۔ (فرقان/ ۵۴) اور بیشک ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے لیے بیبیاں

جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجاً وَّذُرِّيَّةً • وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ

اور بچے کیے۔ (رعد/ ۳۸) اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہارے لیے تمہاری

مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجاً لِّتَسْكُنُوْا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً۔

ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ ان سے آرام پاؤ اور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی۔ (روم/۲۱)

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ

تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمھیں خوش آئیں دو دو، اور تین تین اور چار چار پھر اگر ڈرو کہ

خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً۔ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ

دو بیویوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کرو۔ (نساء ۴/ ۳) ان کے بندھے ہوئے مہر انھیں دو۔

فَرِيْضَةً۔ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحاً حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ

(نساء/ ۲۴) اور چاہیے کہ بچے رہیں وہ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ مقدور والا کردے

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ۔ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً

اپنے فضل سے (نور: ۳۳) اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بُری

وَّسَآءَ سَبِيْلاً۔ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ

راہ۔ (بنی اسرائیل: ۳۲) مرد افسر ہیں عورتوں پر اس لیے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی

بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ۔ نِسَآءُكُمْ

اور اس کے لیے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کیے۔ (نساء: ۳۴) تمہاری عورتیں تمہارے

حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ

لیے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتوں میں جس طرح چاہو، اور اپنے بھلے کا کام پہلے کرو (بقرہ: ۲۲۳)

فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ۔ وَلَهُنَّ مِثْلُ

تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو۔ (بقرہ: ۱۸۷) اور عورتوں

الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ

کا بھی حق ایسا ہی ہے جیسا ان پر ہے شرع کے موافق اور مردوں کو ان پر فضیلت ہے۔ (بقرہ: ۲۲۸)

Nurul Hoda Official

نوٹ: یہاں پر نکاح سے متعلق آیات قرآنیہ اور احادیث رسول ﷺ کا اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا۔ یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔ تمہارے اعمال تمہارے لیے

وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔ وَمَنْ

سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے

یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ یَدْخُلُوْنَ

اس نے بڑی کامیابی پائی۔ (احزاب:۷۱) اور جو کچھ بھلے کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان

الْجَنَّةَ وَلَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا۔ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا

تو وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے انھیں تل بھر نقصان نہ دیا جائے گا۔ (نساء:۱۲۴) اور نبی

الْعِبْرَةُ بِالْخَوَاتِمِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حُسْنَ الْخَاتِمَةِ۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ

کریم ﷺ نے فرمایا وقت آخیر کا اعتبار ہوتا ہے۔ اے اللہ! ہمیں حسن خاتمہ نصیب فرما۔

عَلَی النَّبِیِّ۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو!

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ

ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (احزاب:۵۶) اے اللہ ہمارے سردار محمد ﷺ اور ہمارے

الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ۔ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

سردار کی آل اور ان کے اصحاب پر رحمت نازل فرما اور برکت اور سلامتی۔ پاکی ہے تمہارے رب کو عزت والے رب کو ان کی باتوں سے اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب ہے۔ (صفت:۱۸۲)

Nurul Hoda Official

مجلس نکاح میں وعظ کے لیے منتخب عناوین وموضوعات

قاضی حاضرین مجلس کے روبرو (سامنے) نکاح سے متعلق ایک مختصر مگر جامع وعظ کہے اور موقع اور محل کے مناسب خوب نفع بخش، دل نشین اور عبرت انگیز نصیحت کرے۔ خصوصیت کے ساتھ شادی بیاہ سے متعلق بدعنوانیوں مثلاً شادی میں بڑھے ہوئے اخراجات اور فضول خرچیوں سے روشناس کرائے اور ان کے سدِّ باب پر لوگوں کو خوب ابھارے اور دور حاضر کے عقد و نکاح میں مشکلات اور دشواریوں کے لیے آسان طریقے اور بہترین حل پیش کرے اور ایسی ولولہ انگیز تقریر کرے کہ لوگوں کے دلوں میں انقلاب پیدا کر دے۔

وعظ کے عنوانات اور ان کے اجزا

بہت بہتر ہوگا کہ قاضی مندرجہ ذیل طریقے پر عقد و نکاح کے عنوان اور اس کے اجزا کو ترتیب دے اور اس بات کا خاص خیال کرے کہ وعظ کو قرآن وحدیث واقوال صحابہ وتابعین سے ٹھوس اور معتبر بنائے اور سلف صالحین کے واقعات سے دلنشین اور خوب بااثر بنائے۔

درج ذیل میں عنوانات اور ان کے اجزا ملاحظہ کریں۔

(۱) نکاح سے متعلق تمہیدی کلمات، (۲) پھر خطبۂ وعظ مع آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، (۳) نکاح کی ابتدا کب اور کیسے ہوئی؟ (۴) نکاح کی تعریف، (۵) نکاح کی فضیلت واہمیت، آیات قرآنیہ واحادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اقوال وافعال کی روشنی میں، (۶) نکاح کے فوائد، (۷) نکاح کا پیغام دینا، (۸) ہونے والی بیوی کو دیکھنے کے تعلق سے احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومسائل فقہیہ، (۹) زنا کی قباحت اور اس کی وعیدیں، (۱۰) گاجے باجے اور ممنوعات شرعیہ سے احتراز اور بے حیائی اور فضول خرچی سے بچنے کی ترغیب وترہیب، (۱۱) جہیز کے متعلق بڑھتی ہوئی بدعنوانیاں اور فضول خرچی کی برائی اور قباحت کا بیان، (۱۲) اور شادی بیاہ میں بڑھتے ہوئے دیگر غیر ضروری اخراجات کا بیان۔

نوٹ: قاضی موقع اور محل کا لحاظ کرتے ہوئے اپنی تقریر کو مفصل یا مختصر کرے اور

Nurul Hoda Official

مذکورہ بالا عنوان اور اس کے اجزاء کا مفصلاً بیان اگلے صفحات پر مذکور ہے وہاں ملاحظہ کریں۔

مقدمہ:- قاضی حاضرینِ اہلِ مجلس کے روبرو ہو کر یوں گویا ہو۔

حضرات محترم! ہم اور آپ اس وقت ایک بہت ہی اہم اور عظیم مجلس "مجلس نکاح" میں حاضر ہیں۔ اس لیے بہت ہی مناسب ہوگا کہ اس مجلس نکاح کے مختصر لمحات میں قرآن واحادیث کی روشنی میں نکاح سے متعلق پیغام اسلام اور دینی احکام بیان کردوں تاکہ اس تقریب اور مجلس نکاح میں شریک ہونے والے تمام حضرات خصوصاً نوشہ اور زوجین (دولہا دولہن) کے اہل خانہ (گھر والو) کو معلوم ومحسوس ہوجائے کہ مجلس نکاح کا انعقاد کرنا کوئی ادنیٰ اور معمولی کام نہیں بلکہ بہت ہی اعلیٰ اور بامقصد کارِ خیر ہے۔

مجلس نکاح میں قاضی کا مختصر وعظ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ۔ اَمَّا بَعْدُ. فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

فَانْکِحُوْا مَاطَابَ لَکُمْ مِنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً۔

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ لَمِنَ الشّٰهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ صَلٰوةً وَّسَلَاماً عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

Nurul Hoda Official

تمہیدی کلمات:-

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کرّو بیاں

حضرات محترم! زمین وآسمان اور ساری کائنات میں اللہ رب العزت نے بے شمار مخلوقات کو پیدا فرمایا ہے اور انھیں مخلوقات میں ایک عمدہ مخلوق نوع انسانی کی تخلیق فرمائی اور اسے تمام مخلوقات میں معزز اور ممتاز بنایا اور شرافت وکرامت اور خلافت کا تاج بنی آدم کے سر پر رکھ کر اشرف المخلوقات کا خطاب دے کر تمام مخلوقات سے افضل واعلیٰ کیا۔ اور نوع انسانی کو اللہ نے ایک اور امتیازی خوبی اور صفت سے نوازا ہے اور یہی وہ خوبی وصفت ہے جس کی بنیاد پر انسان ساری مخلوقات سے افضل واعلیٰ اور اشرف ہوا۔ وہ امتیازی خوبی یہ ہے کہ ایک فرد انسانی کا دوسرے کے لیے بے انتہا الفت ومحبت اور ہمدردی اور بے مثال ایثار وقربانی کا جذبہ تو کبھی یہ الفت ومحبت فقط انسانیت کے ناتے ہوتی ہے اور کبھی یہ پیار ومحبت حقیقی رشتوں کی بنیاد پر ہوتا ہے جبکہ قریب قریب تمام حیوانات کو پیار ومحبت اور ہمدردی کا جذبہ اور ایک حصہ عطا کیا مگر تمام حیوانات کے بالمقابل جنس انسانی کو جو پیار محبت اور ہمدردی عطا کیا ایسی الفت ومحبت کا جذبہ اور مخلوق کو نصیب نہ ہوئی۔ اسی امتیازی الفت ومحبت کو اللہ رب العزت نے تمام رشتوں کے ساتھ منسلک اور مربوط کر دیا جیسے ماں باپ، بھائی بہن، دادا دادی اور دوسرے رشتہ داروں سے محبت اور ہمدردی، مگر حقیقی رشتوں میں تمام الفت ومحبت کا دار ومدار رشتۂ نکاح پر منحصر ہے۔ کیوں کہ ”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ رشتۂ نکاح کے سوا (اور کوئی رشتہ) دیکھنے میں نہیں آیا جو دو اجنبی آدمیوں کے درمیان اتنی گہری محبت پیدا کر دے۔“ (انوار الحدیث، ص: ۲۶۴)

یہی وہ رشتۂ نکاح ہے جو تمام حقیقی رشتوں کا سرچشمہ اور مرکز ہے اور تمام رشتوں میں وہ رشتہ جس کا وجود سب سے پہلے جنت میں ہوا تھا یہی رشتۂ نکاح تھا۔ کیوں کہ ”خالق کائنات نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو انھیں پہلے جنت میں ٹھہرایا۔ آپ وہاں تنہائی محسوس کر رہے تھے کیوں کہ آپ کے ساتھ کوئی ایسی مخلوق نہ تھی جس سے آپ کو اُنس حاصل ہوتا اور آپ کا دل لگتا۔ اس لیے خدائے تعالیٰ نے آپ پر نیند کو غالب کر دیا اور جب آپ سو

گئے تو اللہ جل شانہ نے آپ کی بائیں پسلی سے ایک پسلی کو نکالا اور اس خالی جگہ کو گوشت سے بھر دیا اور اس سے نکالی ہوئی پسلی سے ام الانسان حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پیدا فرمایا۔ (شادی اور طرز زندگی، ص:۷)

پھر جب (اللہ عزوجل) نے حضرت آدم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی مبارک پسلی سے حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پیدا فرمایا، آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا چونکہ اللہ (عزوجل) نے حضرت آدم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے جسمِ اطہر میں شہوت بھی پیدا فرمادی تھی۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ! (عزوجل) میرا اس کے ساتھ نکاح کردے۔ ارشاد باری (عزوجل) ہوا اس کا مہر ادا کرو۔ عرض کیا مولیٰ اس کا مہر کیا ہے؟ فرمایا: جو عرش پر نام نامی لکھا ہے اس نام والے میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر دس بار درود پاک پڑھو۔ عرض کی یا اللہ (عزوجل!) اگر درود شریف پڑھوں تو حوا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے ساتھ میرا نکاح کردے گا؟ فرمایا: ہاں تو حضرت آدم (علیہ الصلوٰۃ السلام) نے درود پاک پڑھا اور اللہ (عزوجل) نے ان کا حضرت حوا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے ہمراہ نکاح کردیا۔ (سعادۃ الدارین، فیضان سنت، ص:۱۴۶)

مذکورہ بالا سطروں سے معلوم ہوا کہ قبل نکاح حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درمیان کوئی رشتہ نہ تھا۔ ایک دوسرے کے لیے غیر اور اجنبی تھے۔ بعد نکاح رشتۂ زوجیت سے منسلک ہوگئے۔ لہٰذا اس طرح رشتۂ نکاح کا وجود سب سے پہلے جنت میں ہوا۔ اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ افرادِ انسانی کی ترقی اور افزائش (زیادتی) کے لیے اللہ نے جوڑے کا انتخاب فرمایا جو انسانی آبادی کی ترقی کے لیے وسیلۂ اعظم ہے رہا جوڑے کا انتخاب تو یہ فقط انسانوں ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ دنیا کی ہر چیز کی ترقی اور افزائش کے لیے جوڑے بنائے گئے۔

خالق ارض وسماء کا ارشاد ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ۔ (پ: ۲۳، یٰسٓ:۳۶)

پاکی ہے اسے، جس نے سب جوڑے بنائے ان چیزوں سے جنھیں زمین اگاتی ہے (غلے پھل وغیرہ) اور خود ان سے (اولاد ذکور واناث، مذکر ومؤنث) اور ان چیزوں سے

جن کی انھیں خبر نہیں۔ (کنزالایمان، یٰسٓ:۳۶)

اور انسان وحیوان کے جوڑے کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجاً وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجاً يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ (پ: ۲۵، شوریٰ: ۱۱)

"تمہارے لیے تمھیں میں سے جوڑے بنائے اور نر و مادہ، (مرد و عورت) چوپایے اس سے تمہاری نسل پھیلاتا ہے"۔

لہٰذا نکاح اور نسل انسانی کا وجود انسانی جوڑے کے وجود پر موقوف ہے۔

نکاح کی تعریف: شریعت میں نکاح اس عقد کو کہتے ہیں جس سے ملکِ متعہ (عورت سے جنسی منفعت) حاصل ہو، اور استمتاع (یعنی عورت سے فائدہ اٹھانا) حلال ہو۔ (مہر اور جہیز، ص:۶)

صاحب بہار شریعت حضور صدر الشریعہ مفتی امجد علی علیہ الرحمہ نکاح کی تعریف کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

نکاح اس عقد کو کہتے ہیں جو اس لیے مقرر کیا گیا کہ مرد کو عورت سے جماع وغیرہ حلال ہو جائے۔ (بہار شریعت، ح:۷، ص:۴، مکتبۃ المدینہ)

نکاح کا حکم فرمان الٰہی سے ہے خاتم الانبیاء سیدنا حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بہت ہی پیاری سنت ہے۔ نکاح کے ذریعہ امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے افراد میں اضافہ ہوتا ہے۔ نکاح عزت و پارسائی (پرہیز گاری) کی بہترین چادر ہے۔ اس سے دین پر مدد ملتی ہے اور شیطان ذلیل و خوار ہوتا ہے۔ اپنے ماحول اور معاشرے کو اخلاقی بے راہ روی سے بچانے کا نہایت پاکیزہ وسیلہ ہے۔ نکاح نسل انسانی کی ترقی اور افزائش اور خصوصاً نسلوں کو محفوظ کرنے اور اپنی یادگاروں کو قائم رکھنے کا نہایت ہی اہم اور پاکیزہ ذریعہ بھی ہے۔

حضور حافظ ملت اول بیوی کے انتقال فرمانے کے بعد فرماتے ہیں کہ "مجھے ان کی جدائی کا بے حد صدمہ ہوا۔ میں نے طے کر لیا تھا کہ اب میں نکاح نہیں کروں گا۔ پیغام آئے میں نے انکار کر دیا، تعطیل (چھٹی) میں مکان گیا والد صاحب نے احباب (دوست و یار)

Nurul Hoda Official

سے کہلایا، میں نے انکار میں جواب دے دیا جب والد صاحب مایوس ہو گئے تو مجھ سے خود فرمایا: تم نکاح کرلو ۔ میں نے جواب دیا کہ میں طے کر چکا ہوں کہ نکاح نہیں کروں گا۔ اس پر اس قدر خفا (ناراض) ہو گئے کہ زندگی میں کبھی اتنے خفا نہیں ہوئے اور ڈانٹ کر فرمایا: تو میری نسل منقطع (ختم) کرنا چاہتا ہے، تب میں خاموش ہو گیا انھوں نے میرا نکاح کر دیا۔"

(مختصر سوانح حافظ ملت، ص:۲۱)

لہٰذا حافظ ملت کے مذکورہ واقع سے ثابت ہو گیا کہ نکاح نسلوں کو محفوظ رکھنے اور یادگاروں کو قائم رکھنے کا بہترین ذریعہ اور وسیلہ ہے۔

اسی طرح انسانی زندگی کے آغاز اور ابتداء میں یعنی زمین پر حضرت آدم علیہ السلام کے نزول اور تشریف آوری کے بعد نکاح ہی کے ذریعہ افراد انسانی کی آبادی اور نسل انسانی کی ترقی اور افزائش (زیادتی) ہوئی۔ تاریخ کی کتابوں میں موجود ہے جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر رہنے لگے تو "حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیس یا چالیس مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام سے حاملہ ہوئیں ۔ ہر حمل میں دو دو بچے پیدا ہوئے، ایک مذکر ایک مونث۔ ایک حمل کے بچوں کا دوسرے حمل کے بچوں کا ایسا حکم تھا جیسا کہ مختلف ماں باپ کے بچوں کا ہوتا ہے یعنی پہلے حمل کے بچے کا دوسرے (حمل) کی بچی سے نکاح ہوتا اسی طرح دوسرے حمل کے لڑکے کا پہلے حمل کی لڑکی سے نکاح ہوتا۔" (تفسیر صاوی)

تنبیہ: حضرت آدم علیہ السلام کے دو دو بچے ہر حمل سے ہوئے، سوائے حضرت شیث علیہ السلام کے۔ (مواہب لدینہ، انوار محمدیہ، ص:۱۰/ تذکرۃ الانبیاء، ص:۶۴)

حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت شیث علیہ السلام کو صرف اکیلا ہی پیش کیا ان کے ساتھ جوڑا کوئی بچی نہیں تھی۔ یہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وتکریم کے لیے مالک الملک نے ایک بچے سے ہی حاملہ کیا کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور حضرت آدم علیہ السلام سے منتقل ہو کر حضرت شیث علیہ السلام کے پاس آ گیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے انھیں وصیت کی کہ یہ نور مبارک پاک عورت کی طرف منتقل کرنا ہے، پھر حضرت شیث علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو یہی وصیت کی یہ سلسلہ حضرت عبد المطلب تک چلتا رہا کہ ہر شخص نے اپنے بیٹے کو

Nurul Hoda Official

اس نور کے پاک بطن کی طرف منتقل کرنے کی وصیت کی۔ حضرت آدم علیہ السلام کی وفات کے وقت آپ کی اولاد اور اولاد کی اولاد وغیرہ چالیس ہزار سے زائد ہوگئی تھی۔ تفسیر صاوی اور جمل وغیرہ میں ایک لاکھ پہنچ جانے کا ذکر ملتا ہے۔ (تذکرۃ الانبیاء، ص:۶۵)

اسی لیے نکاح کا حکم دیتے ہوئے خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ۔

(پ: ٤، نساء: ٤/ ٣)

"تو نکاح میں لاؤ، جو عورتیں تمھیں خوش آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار"۔

تفسیر: مفسر قرآن صدر الافاضل مولانا سید شاہ محمد نعیم الدین صاحب مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص اسلام لائے، ان کی آٹھ بی بیاں تھیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان میں سے چار رکھنا۔

ترمذی کی حدیث میں ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی اسلام لائے ان کی دس بی بیاں تھیں وہ ساتھ مسلمان ہوئیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ان میں سے چار رکھو۔ (خزائن العرفان، نساء: ۴/ ۳)

مسئلہ: تمام امت کا اجماع ہے کہ ایک وقت میں چار عورتوں سے زیادہ نکاح میں رکھنا کسی کے لیے جائز نہیں، سوائے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے، یہ آپ کے خصائص (خصوصیت) میں سے ہے۔

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ آزاد مرد کے لیے ایک وقت میں چار عورتوں تک سے نکاح جائز ہے۔ خواہ وہ حرہ (آزاد) ہوں یا اَمَہ یعنی باندی۔

(کنز الایمان، نساء: ۴/ ۳ کے تحت)

مذکورہ بالا آیت اور اس کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ ایک مرد چار عورتوں کو نکاح میں رکھ سکتا ہے اور اس کا ایک بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ نسل انسانی کی ترقی اور افزائش بھی ہوگی اور اللہ کی بندگی کرنے والے افراد بھی زیادہ سے زیادہ ہوں گے۔

Nurul Hoda Official

نکاح کے متعلق احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۱) حدیث: سرکار دو عالم مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
نکاح میری سنت ہے۔لہٰذا جس نے میری سنت سے منہ موڑا اس نے مجھ سے منہ موڑا۔
(احیاء العلوم، فتح الباری شرح بخاری، بحوالہ شادی مبارک، ص:۱۷)

(۲) حدیث: جب بندہ شادی کر لیتا ہے تو اس کا نصف ایمان مکمل ہو گیا اور نصف باقی میں اللہ عزوجل سے ڈرے۔(مشکوٰۃ، ص:۲۶۸، بحوالہ شادی مبارک، ص:۱۷)

(۳) حدیث: جو خدا سے پاک وصاف ہو کر ملنا چاہے، وہ آزاد شریف عورتوں سے نکاح کرے۔(ابن ماجہ، ص:۱۳۵، بہارِ شریعت، حصہ:۷، ص:۲، مکتبۃ المدینہ)

(۴) حدیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
اے جوانو! تم میں جو کوئی نکاح کی استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرے کہ یہ اجنبی عورت کی طرف نظر کرنے سے نگاہ کو روکنے والا ہے اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے والا ہے۔اور جس میں نکاح کی استطاعت (حیثیت) نہیں وہ روزے رکھے کہ روزہ قاطعِ شہوت (شہوت کو توڑنے والا) ہے۔(ترمذی و بخاری و مسلم، بہارِ شریعت، ح:۷، ص:۱، مکتبۃ المدینہ)

(۵) حدیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
تین شخصوں کی اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔(۱) اللہ (عزوجل) کی راہ میں جہاد کرنے والا،(۲) اور مکاتب کہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے،(۳) اور پارسائی کے ارادے سے نکاح کرنے والا۔(ترمذی، وابن حبان وحاکم، بہارِ شریعت، حصہ:۷، ص:۳، مکتبۃ المدینہ)

(۶) حدیث: ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انھوں نے فرمایا کہ اللہ (عزوجل) نے جو تمھیں نکاح کا حکم فرمایا، تم اس کی اطاعت کرو۔اس نے جو غنی (دولت مند کرنے) کا وعدہ کیا ہے پورا فرمائے گا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر وہ فقیر ہوں گے تو اللہ (عزوجل) انھیں اپنے فضل سے غنی (دولت مند) کر دے گا۔
(ابن ابی حاتم، بہارِ شریعت، ح:۷، ص:۳، مکتبۃ المدینہ)

Nurul Hoda Official

(۷) حدیث: ابویعلی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں:
جب تم میں کوئی نکاح کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے ہائے افسوس ابن آدم نے مجھ سے اپنا دو تہائی دین بچالیا۔ (بہار شریعت، ح:۷،ص:۴،مکتبۃ المدینہ)

فائدہ: شادی شدہ مسلمان کی غیر شادی شدہ پر ایسی فضیلت ہے جیسی فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ میں) جہاد کرنے والے کی فضیلت گھر بیٹھنے والے پر ہے۔
(احیاء العلوم، ج:۲،ص:۲۴،بحوالہ شادی مبارک ص:۱۹)

فائدہ: شادی شدہ کی ایک رکعت غیر شادی شدہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہے۔
(احیاء العلوم بحوالہ شادی مبارک،ص:۱۹)

نکاح کی ضرورت واہمیت کا اندازہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے اقوال وافعال میں ملاحظہ کریں۔

(۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:
آدمی محض دو وجہوں سے نکاح نہیں کر پاتا۔(۱) یا تو اپنی نامردی کے باعث،(۲) یا بدکاری کے سبب۔
صرف یہ دو مذموم اور ناپسندیدہ امور نکاح کے لیے مانع بنتے ہیں۔

(۲) حضر عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ
عابد کی عبادت نکاح کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔

(۳) حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:
اگر میری زندگی کے صرف دس روز باقی رہ جائیں تو میں نکاح کرنا بہتر سمجھوں تا کہ خدائے تعالیٰ کے سامنے مجرد (غیر شادی شدہ) نہ جاؤں۔ (شادی اور طرزِ زندگی،ص:۲۲)

بیوی بخشش کا ذریعہ

مسلم شریف میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

Nurul Hoda Official

وَفِي بِضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ

یعنی تم میں سے جو شخص اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے اسے صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے کوئی اس طرح اپنی شہوت کی تسکین کرتا ہے تو اسے ثواب ملتا ہے؟ رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

کیا آپ لوگوں کو نہیں معلوم کہ اگر وہ شخص اپنی شہوت کو حرام کام میں صرف کرتا تو اُسے گناہ ملتا اسی طرح جب وہ اپنی شہوت کو حلال کام میں صرف کرے گا تو اسے ثواب ملے گا۔

(مسلم، ج:۱،ص:۳۲۵، بحوالہ شادی اور طرزِ زندگی، ص: ۲۳)

تفسیر کشف وبیان میں ہے کہ رسول گرامی وقار صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

اے ابو بکر! جب مرد خوش دلی سے بیوی کے چہرے کو دیکھتا ہے تو کراماً کاتبین اس کے نامۂ اعمال میں غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھتے ہیں اور اگر اس کے ساتھ دوست کی طرح مسکرا کر بات کرتا ہے تو حج وعمرہ کا ثواب لکھا جاتا ہے اور جب بوس وکنار کرتا ہے تو فرشتے ایک صدیق کا ثواب بڑھا دیتے ہیں اور جب وہ فعلِ مخصوص یعنی جماع کرتا ہے تو دونوں بخش دیے جاتے ہیں اگر چہ ان کے گناہ بہت زیادہ ہوں۔

(ریاض الناصحین فارسی، ص:۲۰۶، بحوالہ شادی اور طرزِ زندگی، ص: ۲۳)

نکاح کے فوائد

نکاح کے فوائد بے شمار ہیں (لیکن) ہم ان فوائد کو بیان کرنا چاہتے ہیں جو بینادی اہمیت کے حامل ہیں اور وہ پانچ ہیں۔

(۱) اولاد کا حصول، (۲) شہوت کی تسکین، (۳) حصول راحت وسکون، (۴) گھریلو ذمہ داریوں سے فراغت، (۵) عورت کے ساتھ رہنے میں نفس پر مجاہدہ۔

پہلا فائدہ: حصول اولاد ہے۔ اس لیے کہ اولاد کی پیدائش چار وجہوں سے اجر وثواب کا باعث ہے۔

(۱) نسل انسانی کو باقی رکھنے میں رضائے الٰہی کی موافقت ہے۔(۲) اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت بھی ہے کیوں کہ اولاد کی کثرت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے قیامت کے روز باعث افتخار ہوگی۔(۳) اگر بچے نیک ہوگئے تو وہ اپنے والدین کے مرنے کے بعد ان کے لیے مغفرت اور رفعِ درجات (بلندی درجات) کی دعا کریں گے۔(۴) اگر بچے صغر سنی (بچپن) میں فوت ہوگئے تو وہ قیامت کے روز خدائے وحدہ لاشریک کی بارگاہ میں ماں باپ کو جنت میں لے جانے کے لیے سفارش کریں گے۔(شادی اور طرزِ زندگی، ص؛ ۱۳، ۱۴)

دوسرا فائدہ: نکاح کا دوسرا اہم فائدہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ شہوت کا جوش اور ہیجان (جوش) رفع (ختم) ہوتا ہے۔ شیطانی مکروفریب سے حفاظت ہوتی ہے، نگاہیں نیچی رہتی ہیں اور شرم گاہیں بدکاری سے محفوظ رہتی ہیں۔

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے نوجوانو! تم میں سے جو نکاح کی ذمہ داریاں اٹھانے کی طاقت رکھتا ہو، اسے نکاح کر لینا چاہیے کیوں کہ وہ نگاہ نیچی رکھتا ہے اور شرم گاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جسے طاقت نہ ہو، اسے روزہ رکھنا چاہیے کیوں کہ وہ اس کے لیے شہوت کا زور توڑنے والا ہے۔

(شادی اور طرزِ زندگی، ص:۱۶)

تیسرا فائدہ: حصول راحت وسکون ہے۔ نکاح کے ذریعہ دل کو سکون ملتا ہے۔ بیوی کے پاس بیٹھنا، اس کے رخِ زیبا کی زیارت کرنا اور اس کے ساتھ دل لگی کرنا ایک ایسی تفریح ہے جس سے عبادت پر تقویت ملتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جتنی چیزوں سے آدمی لہو کرتا ہے سب باطل ہیں مگر کمان سے تیر چلانا، اور گھوڑے کو ادب دینا (سدھانا) اور زوجہ کے ساتھ ملاعبت (یعنی کھیل کرنا) کہ یہ تینوں حق ہیں۔

(بہارِ شریعت، حصہ:۱۶، ص:۵۰۸، مکتبۃ المدینہ)

چوتھا فائدہ: گھریلو ذمہ داریوں سے فراغت ہے۔ جب آدمی نکاح کر لیتا ہے تو اسے گھر کی ذمہ داریوں سے نجات مل جاتی ہے۔ اگر انسان تنہا زندگی گزارے تو اس کی ذمہ

Nurul Hoda Official

داریاں بہت زیادہ ہوں گی۔ گھر سے لے کر باہر تک تمام معمولات خود ہی انجام دینا پڑتا ہے۔ (شادی اور طرز زندگی، ص:۱۹)

پانچواں فائدہ: نفس کا مجاہدہ ہے۔ نکاح مجاہدۂ نفس کا عظیم ترین ذریعہ ہے۔ گھر کی دیکھ بھال، بیوی کی عادتوں پر صبر، اہل خانہ کے حقوق کی ادائیگی، ان کے اصلاح اور دین کی طرف ان کی رہنمائی کی کوشش، حلال رزق کے لیے جدوجہد اور اولاد کی تربیت وغیرہ کے کام اتنے اہم اور بامشقت ہیں کہ ان سے نفس کی خوب تربیت ہوتی ہے۔ یہ تمام امور بڑی فضیلت رکھتے ہیں۔

نکاح کا پیغام دینا اور منگیتر (جس سے رشتہ لگا) کو دیکھنا

ہونے والی بیوی کو دیکھنے کے تحت قرآن مجید میں اللہ ارشاد فرماتا ہے:

فَانۡكِحُوۡا مَا طَابَ لَكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ‌ۚ

"تو نکاح میں لاؤ، جو عورتیں تمھیں خوش آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار"۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ فِيۡمَا عَرَّضۡتُمۡ بِهٖ مِنۡ خِطۡبَةِ النِّسَآءِ اَوۡ اَكۡنَنۡتُمۡ فِىۡۤ اَنۡفُسِكُمۡ‌ؕ

"اور تم پر گناہ نہیں اس بات میں جو پردہ رکھ، تم عورتوں کے نکاح کا پیغام دو یا اپنے دل میں چھپا رکھو"۔

(۱) حدیث: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "رشتہ کرنے سے پہلے اگر ممکن ہو تو اس لڑکی کو دیکھ لیا کرو"۔

(۲) حدیث: صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں یہ عرض کی کہ انصاریہ عورت سے نکاح کا میرا ارادہ ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

"اسے دیکھ لو کیوں کہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہے یعنی ان کی آنکھیں کچھ بھوری ہوتی ہیں"۔ (ایسا نہ ہو کہ بعد میں ناپسند ہو جائے)

Nurul Hoda Official

(۳) حدیث: امام احمد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و دارمی نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کہ تم نے اسے دیکھ لیا ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا: اسے دیکھ لو کہ اس کی وجہ سے تم دونوں کے درمیان موافقت ہونے کا پہلو غالب ہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص: ۴۴۲، مکتبۃ المدینہ)

(۴) حدیث: حدیث پاک میں ارشاد ہے تم میں سے کوئی جب کسی عورت سے منگنی کرے تو اگر اس کے لیے اپنی منگیتر کو دیکھ لینا ممکن ہو تو دیکھ لے۔

(ابوداؤد، طحاوی، بحوالہ شادی مبارک، ص: ۲۶)

(۵) حدیث: تم میں سے اگر کوئی کسی عورت سے منگنی کرے تو اسے دیکھ لینے میں مضائقہ نہیں۔ بشرطیکہ منگنی کے ارادے سے دیکھے خواہ اس کی منگیتر کو اس کا علم نہ ہو۔

(طحاوی، حاکم فی المستدرک حدیث بحوالہ شادی مبارک، ص: ۲۶)

مسئلہ: اجنبیہ عورت کے چہرہ کی طرف اگر چہ نظر جائز ہے جب کہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو، مگر یہ زمانہ فتنہ کا ہے، اس زمانے میں ویسے لوگ کہاں جیسے اگلے زمانہ میں تھے۔ لہٰذا اس زمانہ میں اس کو دیکھنے کی ممانعت کی جائے گی مگر گواہ و قاضی کے لیے کہ بوجہ ضرورت ان کے لیے نظر کرنا جائز ہے اور ایک صورت اور بھی ہے۔ وہ یہ کہ اس عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو اس نیت سے دیکھنا جائز ہے کہ حدیث میں یہ آیا ہے کہ جس سے نکاح کرنا چاہتے ہو اس کو دیکھ لو کہ یہ بقائے محبت کا ذریعہ ہوگا۔ اسی طرح عورت اس مرد کو جس نے اس کے پاس پیغام بھیجا ہے دیکھ سکتی ہے، اگرچہ اندیشہ شہوت ہو، مگر دیکھنے میں دونوں کی یہی نیت ہو کہ حدیث پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔ (درمختار، ردالمحتار، اسلامی اخلاق و آداب، ص: ۹۹)

مسئلہ: جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اگر اس کو دیکھنا ناممکن ہو جیسا کہ اس زمانے کا رواج یہ ہے کہ اگر کسی نے نکاح کا پیغام دے دیا تو کسی طرح بھی اسے لڑکی کو نہیں دیکھنے دیں گے یعنی اس سے اتنا زبردست پردہ کیا جاتا ہے کہ دوسرے سے اتنا پردہ نہیں ہوتا۔ اس صورت میں اس شخص کو یہ چاہیے کہ کسی عورت کو بھیج کر دکھوالے اور وہ آکر اس کے سامنے سارا حلیہ و نقشہ وغیرہ بیان

Nurul Hoda Official

کر دے تا کہ اسے اس کی شکل وصورت کے متعلق اطمنان ہو جائے۔

(ردالمحتار/ بہارِ شریعت، حصہ: ۱۶، ص: ۷۴۴، مکتبۃ المدینہ)

نکاح وزنا کے درمیان فرق

نکاح: ایک ایسا پاکیزہ رشتہ ہے جس کے وسیلے سے بدکاری، بداعمالی اور زنا جیسی بُری خصلت وعادت سے بچا جا سکتا ہے۔

نکاح کی تعریف: نکاح اس عقد کو کہتے ہیں جو اس لیے مقرر کیا گیا کہ مرد کو عورت سے جماع وغیرہ حلال ہو جائے۔ (بہارِ شریعت، ح: ۷، ص: ۴، مکتبۃ المدینہ)

زنا کی تعریف: زنا اس مجامعت کو کہتے ہیں جو ایک مرد ایک ایسی عورت کے ساتھ کرے جو اس کی مِلک اور شبہِ ملک میں نہ ہو۔

(بہارِ شباب بنام جوانی کی حفاظت، ص: ۳۴، از مبلغ اسلام محمد عبدالعلیم صدیقی مدنی)

زنا کی حد شرعی: نکاح شدہ (مرتکب زنا ہو تو اس کی سزا یہ ہے کہ کھلے میدان میں پتھروں سے مار ڈالا جائے اور غیر نکاح شدہ کے سو (۱۰۰) دُرّے مارے جائیں۔

(جوانی کی حفاظت، ص: ۳۴)

زنا کے احکام (قرآن وحدیث کی روشنی میں)

قرآن واحادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں زنا کی قباحت (برائی ومذمت) اور اس کی سزا کے متعلق بکثرت اقوال وارد ہیں۔ چند اقوال ملاحظہ کریں۔

قرآن مجید میں اللہ رب العزت زنا کی قباحت اور بُرائی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰٓ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ط وَّسَآءَ سَبِيْلًا۔

(بنی اسرائیل، آیت: ۳۲)

ترجمہ: اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ، بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ۔

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ۔ (نور، آیت: ۲)

جو عورت بدکار ہو اور جو مرد، تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔

Nurul Hoda Official

زنا کی مذمت میں احادیثِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم زنا کی مذمت میں ارشاد فرماتے ہیں:

(۱) حدیث: شرک کے بعد اللہ کے نزدیک اس گناہ سے بڑا کوئی گناہ ہی نہیں کہ ایک شخص اپنے مادۂ مخصوص کو کسی ایسی عورت کے محل مخصوص میں پہنچائے جو اس کے لیے حلال نہیں۔

(۲) حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزْنِی الزَّانِی حِیْنَ یَزْنِی وَھُوَ مُؤْمِنٌ۔ (مشکوٰۃ)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے (اس وقت) مومن نہیں رہتا۔ یعنی مومن کی صفات سے محروم ہو جاتا ہے۔ (انوار الحدیث، ص:۲۸۰)

(۳) حدیث: جب کوئی شخص (مرد یا عورت) زنا کرتا ہے تو ایمان اس کے سینہ سے نکل کر سر کے اوپر سایہ کی طرح آسمان و زمین کی درمیان معلق ٹھہر جاتا ہے۔

(جوانی کی حفاظت، ص:۳۷، از عبد العلیم)

حضرت عکرمہ نے عبد اللہ ابن عباس سے پوچھا کہ ایمان نکل کیوں کر جاتا ہے؟ تو ابن عباس نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور پھر انھیں کھینچ لیا اور فرمایا کہ دیکھو اس طرح۔ (جوانی کی حفاظت ص:۳۷)

(۴) حدیث: مومن ہوتے ہوئے تو کوئی زانی زنا کر ہی نہیں سکتا۔

(جوانی کی حفاظت ص:۳۷)

(۵) حدیث: زنا کرنے والے مرد و عورت پر خدا کا غضب بہت ہی سخت ہوتا ہے۔

(جوانی کی حفاظت ص:۳۸)

(۶) حدیث: زانی مرد و عورت قیامت کے دن اس طرح دربارِ خداوندی میں لائے جائیں گے کہ ان کے چہرے آگ کی طرح دہکتے ہوں گے۔ (جوانی کی حفاظت ص:۳۸)

(۷) حدیث: ساتوں آسمان، ساتوں زمینیں اور پہاڑ بڈھے زنا کار پر لعنت بھیجتے ہیں اور قیامت کے دن زنا کار مرد و عورت کی شرم گاہوں سے اس قدر بدبو آتی ہوگی کہ جہنم میں جلنے والے جہنمیوں کو بھی اس بدبو سے تکلیف پہنچے گی۔ (جوانی کی حفاظت ص:۳۹)

Nurul Hoda Official

(۸) حدیث: جوکوئی شخص کسی اجنبی عوت کے ساتھ ہم بستر ہو، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر ایک بڑے زہریلے سانپ کو مسلط کردے گا۔ (جوانی کی حفاظت ص:۳۹)

(۹) حدیث: اے مسلمانوں کے گروہ! زنا سے بچتے رہنا، اس کی چھ خاصیتیں ہیں۔ تین دنیا ہی میں اپنا اثر دکھاتی ہیں اور تین آخرت میں۔

دنیا میں یہ تین باتیں پیدا ہوتی ہیں: (۱) چہرہ کی رونق اور وجاہت جاتی رہتی ہے، (۲) آخر کبھی نہ کبھی فقیری اور مسکنت آتی ہے۔ ٹکڑے ٹکڑے کی محتاجی ہوجاتی ہے، (۳) عمر گھٹتی ہے۔

آخرت کی تین باتیں یہ ہیں: (۱) اللہ کا غضب ہوتا ہے، (۲) بُرا حساب ہوتا ہے، (۳) اور جہنم میں پڑا رہتا ہے۔ (جوانی کی حفاظت، ص:۴۰)

اللہ رب العزت کی بارگاہ بے نیاز میں ہم دعا گو ہیں کہ ہم سب کو بانکاح رہنے کی اور زنا جیسے بُرے فعل اور اس کی قباحت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

صفائی کی فضیلت اور اہمیت

مذہب اسلام میں صفائی کی بڑی اہمیت ہے۔ اتنی بھی لاپرواہی نہیں ہونی چاہیے کہ لوگ گھن کھا کر دور دور بھاگیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، "اَلطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِيْمَان".

ترجمہ: پاکی آدھا ایمان ہے۔ (مرأۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ شریف، ص: ۲۲۵، ترمذی شریف)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ سرکار مدینہ ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے، ایک شخص کو پراگندہ حال دیکھا، جس کے بال بکھرے ہوئے تھے، ارشاد فرمایا:

اس کو کوئی ایسی چیز نہیں ملتی جس سے بالوں کو اکٹھا کر لے۔ اور دوسرے شخص کو میلے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا:

کیا ایسی چیز نہیں ملتی جس سے کپڑے دھولے؟ (نسائی بحوالہ فیضان سنت، ص: ۶۹۵)

مونچھیں اور داڑھی درست رکھنے کی فضیلت و اہمیت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو مونچھ سے نہیں لے گا (پست نہیں رکھے گا وہ ہم میں سے نہیں۔ یعنی ہمارے طریقے کے خلاف ہے۔ (ترمذی ونسائی، بہارِ شریعت حصہ ۱۶، ص: ۵۸۰، مکتبۃ المدینہ)

مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ مونچھیں ابرو کے مثل رکھی جائیں۔ مونچھ کو اس قدر بڑھانا کہ منہ میں آئیں حرام ہے۔ (احکام شریعت بحوالہ فیضانِ سنت، ص: ۵۷۲)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینے کے تاجدار ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مونچھیں اور ناخن کاٹنے میں چالیس دن سے زیادہ تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔

حضرت علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں "اگر کوئی شخص داڑھی کو مٹھی میں پکڑ کر

Nurul Hoda Official

زائد کو کاٹ ڈالے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور "مبتغی" میں ہے کہ یہ سنت ہے۔
(ردالمختار بحوالہ فیضانِ سنت، ص:۵۸۱)

تیل، کنگھا، سرمہ، خوشبو لگانے کی فضیلت اوراہمیت

بال اور تیل

حدیث(۱): ابوداؤد نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے بال ہوں ان کا اکرام کرے یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے، کنگھا کرے۔(ابوداؤد)

حدیث(۲): شرح سُنّہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کثرت سے سر میں تیل ڈالتے اور داڑھی میں کنگھا کرتے۔(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص:۵۹۲، مکتبۃ المدینہ)

کنگھا کرنا:

حدیث(۳): ترمذی وابوداؤد ونسائی نے عبداللہ بن مُغَفَّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ ﷺ نے روز روز کنگھا کرنے سے منع فرمایا۔

مسئلہ: یہ نہی تنزیہی ہے اور مقصد یہ ہے کہ مرد کو بناؤ سنگار میں (زیادہ) مشغول نہ رہنا چاہیے۔(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص:۵۹۲، مکتبۃ المدینہ)

سرمہ:

حدیث (۴): ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے، فرمایا کہ اِثْمَد پتھر کا سرمہ لگاؤ کہ وہ نگاہ کو جلا (صفائی، روشنی، چمک) دیتا ہے اور پلک کے بال اُگاتا ہے اور حضور ﷺ کے یہاں سرمہ دانی تھی جس سے ہر شب میں سرمہ لگاتے تھے، تین سلائیاں اِس آنکھ میں، تین اُس میں۔(بہارِ شریعت حصہ ۱۶)

مسئلہ: پتھر کا سرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصد زینت (خوبصورتی) مرد کو لگانا مکروہ (شریعت میں ناپسند) ہے اور زینت (خوبصورتی) مقصود نہ ہو تو

Nurul Hoda Official

کراہت نہیں۔ (عالمگیری، بہارِ شریعت حصہ ۱۶، ص:۵۹۷، مکتبۃ المدینہ)

خوشبو:

حدیث (۵): ترمذی نے سعید ابن المسیَّب سے روایت کی، کہتے ہیں کہ اللہ طَیِّب ہے۔ طِیب یعنی خوشبو کو دوست رکھتا ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص: ۵۹۳، مکتبۃ المدینہ)

سیدِ عالم نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہاری دنیا سے مجھے تین چیزیں محبوب ہیں، خوشبو، عورت اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک تو نماز میں ہے۔ (نزہۃ المجالس مترجم، ص:۲۴۱)

شمائل رسول ﷺ میں ہے کہ ہمارے مدینے والے آقا پیارے مصطفیٰ ﷺ کو خوشبو بہت پسند آتی۔ (فیضان سنت، ص:۲، آخر میں)

حدیث (۶): حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہتی ہیں حضور ﷺ کو میں نہایت عمدہ خوشبو لگاتی تھی۔ یہاں تک کہ اس کی چمک حضور ﷺ کے سر مبارک اور داڑھی میں پاتی تھی۔ (بخاری و مسلم، بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص:۵۹۱، مکتبۃ المدینہ)

لباس کی فضیلت و اہمیت

اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل عظیم ہے کہ اس نے ہمیں لباس جیسی خوبصورت نعمت سے نوازا اور آراستہ کیا، اور اس میں ہمارے لیے زینت (خوبصورتی) اور شرافت (بزرگی) رکھی ہے۔ چنانچہ تمام مذاہب اور ہر قوم کے الگ الگ مذہبی لباس ہیں، مگر مذہب اسلام میں مسلمانوں کے لباس سب سے ممتاز اور جداگانہ ہیں اور اہل ایمان کے لباس مخصوص اور سب سے ممتاز ہونا ہی چاہیے اور تمام رنگین کپڑوں کے مابین (درمیان) سفید رنگ کا لباس سب سے عمدہ اور اچھا ہوتا ہے کیوں کہ تمام کپڑوں میں سفید لباس ہمارے آقا حضور ﷺ کو سب سے زیادہ پسند ہے۔ لہٰذا ہو سکے تو سفید لباس اپنائیں۔

حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، سرکارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو کیوں کہ یہ پاکیزہ اور صاف وشفاف ہوتے ہیں، اور اپنے

Nurul Hoda Official

مُردوں کو سفید کپڑوں میں کفن دیا کرو۔ (ترمذی نسائی بحوالہ فیضانِ سنت، ص:۶۹۵)

کرتا:

کرتا پہننا سنت ہے، کرتا سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بے حد پسند تھا۔ جیسا کہ سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

"سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو کرتا سے زیادہ کوئی لباس محبوب نہ تھا۔"

(ابن ماجہ، فیضان سنت، ص:۶۹۷)

پاجامہ:

حضرت سُوَید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

ایک روز سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور پاجامہ شریف خریدا۔

(ابن ماجہ)

حدیث شریف میں ہے تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی امت سے پاجامہ پہننے والی عورتوں کے لیے دعاے مغفرت فرمائی اور مردوں کو تاکید فرمائی کہ خود بھی پہنیں اور اپنی عورتوں کو بھی پہنائیں کہ اس میں ستر (پردہ) زیادہ ہے۔ (ترمذی، فتاوی رضویہ بحوالہ فیضانِ سنت، ص:۶۹۹)

ان دونوں احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے پاجامہ کو پسند فرمایا ہے، البتہ کسی مستند (قابلِ اعتبار) حدیث سے پہننا ثابت نہیں، البتہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے پہننا ثابت ہے۔ (فیضان سنت، ص:۷۰۰)

مسئلہ: پاجامہ پہننا سنت ہے کیوں کہ اس میں بہت زیادہ سترِ عورت (پردہ) ہے۔ (عالمگیری)

اس کو سنت بایں معنی کہا گیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے پسند فرمایا۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پہنا۔ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تہبند پہنا کرتے تھے، پاجامہ پہننا ثابت نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ:۱۶، ص:۴۱۷، مکتبۃ المدینہ)

ٹوپی:

مذہب اسلام میں مسلمانوں کی ایک اسلامی نشانی ٹوپی بھی ہے۔ ٹوپی کا پہننا حدیث

Nurul Hoda Official

پاک سے ثابت ہے۔ٹوپی کے ثبوت کے تحت صاحب بہار شریعت مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ٹوپی پہننا خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔(عالمگیری) مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عمامہ بھی باندھتے تھے یعنی عمامہ کے نیچے ٹوپی ہوتی اور یہ فرمایا کہ ہم میں اوران میں فرق ٹوپی پر عمامہ باندھنا ہے۔(بہارِ شریعت،حصہ:۱۶،ص:۴۱۹،مکتبۃ المدینہ)

مسئلہ: عمامہ کھڑے ہوکر باندھے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنے،جس نے اس کا الٹا کیا وہ ایسے مرض میں مبتلا ہوگا جس کی دوا نہیں۔

(ضیاء القلوب فی لباس المحبوب للشیخ عبدالحق محدث دہلوی،بہارِ شریعت،حصہ:۱۶،ص:۶۶۰)

عمامہ شریف:

لباس و پیراہن کے اجزا میں سے ایک جز اور حصہ عمامہ شریف بھی ہے۔اور"عمامہ شریف" ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت ہی پیاری سنت ہے۔ہمارے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ سر اقدس پر اپنی مبارک ٹوپی پر عمامہ مبارکہ کو سجا کر رکھا۔امام اہل سنت (اعلیٰ حضرت) علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

عمامہ سنتِ متواترہ دائمہ (وہ سنت جس کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے **مسلسل پابندی** کے ساتھ ادا کیا ہو) ہے۔(فتاوی رضویہ،فیضان سنت،ص:۷۰۹)

بیہقی نے شعب الایمان میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمامہ باندھنا اختیار کرو کہ یہ فرشتوں کا نشان ہے۔اوراس کے شملہ کو پیٹھ کے پیچھے لٹکالو۔(اسلامی اخلاق وآداب،ص:۵۶)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :

ایک جمعہ عمامہ کے ساتھ ستر (۷۰) جمعہ بغیر عمامہ کے برابر ہے۔

(الملفوظ،حصہ:اول،ص:۵۶)

تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ عمدہ اور سفید لباس کا استعمال کریں۔عوام ہوں یا خواص۔ اسلامی وضع قطع اور دینی لباس و شعار اپنائیں تا کہ مومن وکافر میں امتیاز ہو،اور اہل علم،علما اور

Nurul Hoda Official

عمادِ قوم وملت مخصوص محافل ومجالس میں مخصوص کرتا پاجامہ کے ساتھ جبہ مع عمامہ یا خوب عمدہ ٹوپی اور شیروانی یا صدری کا اہتمام کریں تا کہ ان کی امتیازی حیثیت کی شناخت (پہچان) ہو، اور اسلامی وضع قطع ولباس اور ایمانی صورت وشعار (لباس) لوگوں کے ذہن نشین ہو، اور لوگ اسلامی شکل وصورت، ہیئت ولباس اور مذہبی شعار اپنائیں۔ حضور حافظ ملت کے شاگرد عزیز حضرت مولانا بدر القادری حضور حافظ ملت کے پیراہن (کپڑا) اور لباس کے تحت وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حضور حافظ ملت کے لباس وپیراہن (کپڑا) عمامہ، ٹوپی، شیروانی، کرتا، پاجامہ وغیرہ

شیروانی: مختلف الالوان، ڈھیلی ڈھالی، لمبی گھٹنوں سے نیچی۔

عمامہ: اکثر بادامی یا کتھئی مالا گیری رنگ کا معمولی پانچ گزی بائیں جانب پیچ خوب واضح شملہ کمر سے اوپر تک۔

ٹوپی: دو پلی گھری سادی۔

کرتا: کلی دار لانبا گھٹنوں کے نیچے تک۔

پاجامہ: شلوار نما ٹخنوں سے اونچا۔

صدری: سردی کے ایام میں روئی دار۔

جبہ: عموماً کالے رنگ کا بے آستین کبھی کبھی سرمئی رنگ کا آستین والا۔

جوتا: جے پوری، ناگرہ، دائیں بائیں کی قید سے آزاد۔

انگوٹھی اور گھڑی: دائیں ہاتھ میں پہنتے۔ (حیات حافظ ملت، ص:۵۱، از مولانا بدر القادری)

شیروانی، صدری اور جبہ کی اہمیت

حضور حافظ ملت (علیہ الرحمہ) طلبہ میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے:

"انسان اپنے معاشرے کے لباس وکردار میں رہتا ہے تو اس کی عزت ہوتی ہے اور جب انسان اپنے معاشرے کا لباس اور کردار چھوڑ دیتا ہے تو لوگوں کی نگاہوں سے گر جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں فرماتے، پنجابیوں کا طریقہ سر پہ پگڑی باندھنا ہے، ہاتھ میں کڑا پہننا ہے،

پنجابی اپنے اس شعار کے ساتھ دنیا میں جہاں بھی چلا جائے اس کی عزت ایک پنجابی کی حیثیت سے ہوگی۔ اور اگر وہی پنجابی اپنی پگڑی اتار دے، بال کٹوالے، ہاتھ سے کڑا نکال دے تو اس کو اس نگاہ سے نہیں دیکھا جائے گا، جس نگاہ سے پنجابی کو دیکھا جاتا ہے۔"

(معارف حافظ ملت، ص:٦٦، حیات حافظ ملت، ص:۳۰۱)

چنانچہ عمدہ ٹوپی، شیروانی، صدری، جبہ، مع عمامہ اہلِ علم اور علما کے مخصوص لباس ہیں۔ اور انھیں کے لیے موزوں اور خوب مناسب ہے اور یہی حضرات ان کا استعمال اور اہتمام کثرت سے کرتے ہیں اور تمام اہل علم کو ان کا اہتمام بھی کرنا چاہیے۔ کیوں کہ اسی سبب سے عوام الناس کے درمیان عظمت اور امتیازی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"العلماء باللباس" علما، علما کے لباس میں رہیں تو ان کی عزت ہوگی۔

(معارف حافظ ملت، ص:٦٦، حیات حافظ ملت، ص:۳۰۱)

لہٰذا علمائے کرام، مشائخ عظام اور طلبۂ کرام کو چاہیے کہ معزز محافل ومجالس یعنی بزم میلاد اور جلسے اور مخصوص اسلامی تیوہار یعنی عید، بقر عید اور عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مخصوص تقریبات یعنی شادی بیاہ خصوصاً بوقت نکاح خوانی اور دعوتِ ولیمہ، عقیقہ اور ختنہ وغیرہ کے موقعوں پر اپنے مخصوص لباس کا اہتمام کیا کریں۔ فقہائے کرام اور علمائے عظام کے لباس کے تحت صاحب بہار شریعت صدر الشریعہ مفتی امجد علی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

مسئلہ: فقہا، علما کو ایسے کپڑے پہننے چاہیے کہ وہ پہچانے جائیں تا کہ لوگوں کو ان سے استفادہ (فائدہ اٹھانے) کا موقع ملے اور علم کی وقعت (عزت) لوگوں کے ذہن نشین ہو۔ (ردالمحتار)

اور اگر اس کو اپنا ذاتی تشخص (الگ پہچان) و امتیاز مقصود ہو تو یہ مذموم (برا) ہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ:١٦، ص:۴۱۵، مکتبۃ المدینہ)

حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ اپنے تلامذہ کو عوام کے درمیان عالمانہ لباس میں ملبوس رہنے کی ہدایت اور مخصوص تقریبات ومحافل میں شیروانی یا صدری کے اہتمام کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ کے شاگرد عزیز حضرت مولانا بدر القادری مصباحی فرماتے ہیں۔

Nurul Hoda Official

"راقم الحروف کو ایک بار کسی جلسہ میں جانے کا حکم دیا، ساتھ ارشاد فرمایا شیروانی ضرور پہن لیجیے گا، ورنہ کون سمجھے گا کہ مولانا بدر القادری یہی ہیں۔ اسی طرح ممبئی میں عاشورہ کے موقع پر شہید اعظم کانفرنس ہوتی تھی، حضرت پہلے تشریف لے گئے مجھ سے فرمایا آج آپ کو تقریر کرنی ہے وقت پر شیروانی وغیرہ پہن کر پہنچ جایئے گا۔ (حیات حافظ ملت، ص: ۳۰۱)

خلاصہ یہ ہے کہ جسموں اور کپڑوں کی صفائی اور آرائش کی بہت اہمیت ہے۔

جدید وزن باعتبار گرام مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم کی مزید تحقیق

مذکورہ بالا مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم کا جدید وزن (یعنی مقدار گرام) اور اس کی قیمت (یعنی سکۂ رائج الوقت (وہ سکہ جو ملک میں چل رہا ہو) یعنی روپے) جاننے کے لیے اعشاری نظام کا میٹرک تول کے پیمانے (یعنی گرام) کا جاننا بہت ضروری ہے۔ کیوں کہ درہم چاندی کے سکہ کو کہتے ہیں اور سونا چاندی آج کے دور میں گرام کے اعتبار سے خرید وفروخت کیے جاتے ہیں۔ اس لیے جب ہمیں اعشاری نظام کا میٹرک تول کے پیمانے یعنی گرام کی بنیادی اصول اور ان کے اوزان ملی گرام، سینٹی گرام، ڈیسی گرام، گرام، ڈیکا گرام، ہیکٹو گرام، کلوگرام اور ان اوزان برابر سونا چاندی کی قیمتوں کا علم ہوجائے گا تب ہم نصابِ زکوٰۃ، نصاب صدقۂ فطر، نصابِ قربانی بالخصوص نصاب مہر کی کم سے کم مقداروں اور ان کی قیمتوں کو بہ آسانی معلوم کرلیں گے۔

اعشاری نظام کا میٹرک تول کے پیمانے (ناپنے کا آلہ) (باعتبار گرام)

گرام: (Gram)

(۱) ایک مُکَعَّب سینٹی میٹر مقطر پانی کا وزن جب کامل کثافت رکھتا ہو اور خلا میں تولا جائے وزن تقریباً ایک ماشہ۔

(۲) اعشاری نظام کا ایک ہزار ملی گرام۔

Nurul Hoda Official

(۳) ایک ہزار ملی گرام کا مجموعہ (۵۰۴۳۲) گرام۔

اعشاری نظام کا میٹرک تول کے پیمانے (گرام) کی بنیادی اصول اور ان کے اوزان کی تعداد کل سات اجزا میں منحصر ہیں۔

(۱) ملی گرام، (۲) سینٹی گرام، (۳) ڈیسی گرام، (۴) گرام، (۵) ڈیکا گرام، (۶) ہیکٹو گرام، (۷) کلو گرام۔

مذکورہ بالا تمام گراموں میں سے ہر ایک کا معنی و مفہوم اور مصداق کی مکمل وضاحت وتشریح ذیل میں بالتفصیل مذکور ہے، بغور ملاحظہ کریں۔

میٹرک تول کے پیمانے کی بنیادی اصولوں کے اجزا کے لغوی اور اصطلاحی معانی ومفاہیم اور ان کے مصادق

(۱) ملی گرام (MILLI):

(۱) ہزارواں حصہ۔ (۲) ایک گرام کا ہزارواں حصہ، یعنی ۱۰۰۰/۱ (ایک بٹا ایک ہزار)۔
اس کو یوں سمجھیں کہ اگر ایک گرام کو ایک ہزار عدد میں تقسیم کریں تو گرام کا ہزارواں حصہ ایک ملی گرام کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

(۳) ایک کلو گرام کا دس لاکھواں حصہ، یعنی ۱۰۰۰۰۰۰/۱ (ایک بٹا دس لاکھ)۔
اس کو یوں سمجھیں کہ اگر ایک کلو گرام کو دس لاکھ اعداد میں تقسیم کریں تو کلو گرام کا دس لاکھواں حصہ ایک ملی گرام کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

(۲) سینٹی گرام (CENTI):

(۱) سواں حصہ۔ (۲) ایک گرام کا سواں حصہ، یعنی ۱۰۰/۱ (ایک بٹا ایک سو)۔
اس کو یوں سمجھیں کہ اگر ایک گرام کو ۱۰۰ر کے اعداد میں تقسیم کریں تو گرام کا سواں حصہ ایک سینٹی گرام کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

(۳) ایک کلو گرام کا لاکھواں حصہ، یعنی ۱۰۰۰۰۰/۱ (ایک بٹا ایک لاکھ)۔

Nurul Hoda Official

اس کو یوں سمجھیں کہ اگر ایک کلوگرام کو ایک لاکھ اعداد میں تقسیم کریں تو کلوگرام کا ایک لاکھواں حصہ سینٹی گرام کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

(۳) ڈیسی گرام (DECI):

(۱) دسواں حصہ۔ (۲) ایک گرام کا دسواں حصہ، یعنی ۱۰/۱ (ایک بٹا دس)۔
اس کو یوں سمجھیں کہ اگر ایک گرام کو دس کے اعداد میں تقسیم کریں تو گرام کا دسواں حصہ ایک ڈیسی گرام کی صورت میں ظاہر ہوگا۔
(۳) ایک کلوگرام کا دس ہزارواں حصہ، یعنی ۱۰۰۰۰/۱ (ایک بٹا دس ہزار)۔
اس کو یوں سمجھیں کہ اگر ایک کلوگرام کو دس ہزار کے اعداد میں تقسیم کریں تو کلوگرام کا دس ہزارواں حصہ ایک ڈیسی گرام کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

(۴) گرام (GRAM):

(۱) اعشاری نظام کا ایک ہزار (ملی) گرام۔ (۲) یا ایک سیر، آٹھ تولہ کے برابر وزن۔
(۳) ایک کلوگرام کا ہزارواں حصہ۔

(۵) ڈیکا گرام (DECA):

(۱) سواں حصہ۔ (۲) ایک کلوگرام کا سواں حصہ، یعنی ۱۰۰/۱ (ایک بٹا ایک سو)۔
اس کو یوں سمجھیں کہ اگر ایک کلوگرام کو ۱۰۰ر کے اعداد میں تقسیم کریں تو کلوگرام کا سواں حصہ ایک ڈیکا گرام کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

(۶) ہیکٹو گرام (HECTO):

(۱) سو۔ (۲) سو گرام۔ (۳) ایک کلوگرام کا دسواں حصہ، یعنی ۱۰/۱ (ایک بٹا دس)۔
اس کو یوں سمجھیں کہ اگر ایک کلوگرام کو دس کے اعداد میں تقسیم کریں تو کلوگرام کا دسواں حصہ ایک ہیکٹو گرام کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

(۷) کلوگرام (KILO GRAM):

(۱) ہزار۔ (۲) ہزار گرام یعنی ایک ہزار گرام کے مجموعے سے ایک کلوگرام بنتا ہے۔

Nurul Hoda Official

مزید وضاحت کے لیے مذکورہ بالا تمام گراموں کو اجمالی طور پر ذیل میں ملاحظہ کر کے ذہن نشین کر لیں۔

(۱)	(۲)	(۳)	(۴)
ملی گرام سے	سینٹی گرام سے	ڈیسی گرام سے	گرام (بنتا ہے)
(۱۰۰۰) (گرام کا ہزارواں حصہ)	(۱۰۰) (گرام کا سواں حصہ)	(۱۰) (گرام کا دسواں حصہ)	(۱) (اکائی)
دس ملی گرام کے مجموعے سے	ایک سینٹی گرام، پھر دس سینٹی گرام کے مجموعے سے	ایک ڈیسی گرام، پھر دس ڈیسی گرام کے مجموعے سے	(ایک گرام بنتا ہے)
(۵)	(۶)	(۷)	(۸)
گرام سے	ڈیکا گرام سے	ہیکٹو گرام سے	کلوگرام سے (بنتا ہے)
(۱۰۰۰) کلوگرام کا ہزارواں حصہ	(۱۰۰) کلوگرام کا سواں حصہ	(۱۰) کلوگرام دسواں حصہ	(۱) اکائی (ایک کلوگرام)
دس گرام کے مجموعے سے	ایک ڈیکا گرام، پھر دس ڈیکا گرام کے مجموعے سے	ایک ہیکٹو گرام، پھر دس ہیکٹو گرام کے مجموعے سے	ایک کلوگرام (بنتا ہے)

اور بھی مزید وضاحت وتشریح کے لیے مذکورہ بالا تمام گراموں کا خلاصہ اور ان کا نچوڑ مندرجہ ذیل میں بغور ملاحظہ کریں۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
ملی سے	سینٹی سے	ڈیسی سے	گرام سے	ڈیکا سے	ہیکٹو سے	کلو (بنتا ہے)
گرام کا ہزاراں اور	گرام کا سواں اور	گرام کا دسواں اور	گرام کا اکائی اور	----- -----	----- -----	----- -----
(۱۰۰۰۰۰۰) کلو کا دس لاکھواں حصہ	(۱۰۰۰۰۰) کلو کا ایک لاکھواں حصہ	(۱۰۰۰۰) کلو کا دس ہزارواں حصہ	کلو کا ہزارواں حصہ	----- کلو کا سواں حصہ	----- کلو کا دسواں حصہ	----- کلو کا اکائی حصہ

Nurul Hoda Official

(۱۰ ارملی گرام کے مجموعے سے)	(ایک سینٹی گرام، پھر ۱۰ ار سینٹی گرام کے مجموعے سے)	(ایک ڈیسی گرام، پھر ۱۰ ار ڈیسی گرام کے مجموعے سے)	(ایک گرام، پھر ۱۰ ارگرام کے مجموعے سے)	(ایک ڈیکا گرام، پھر ۱۰ ارڈیکا گرام کے مجموعے سے)	(ایک ہیکٹو گرام، پھر ۱۰ ار ہیکٹو گرام کے مجموعے سے)	(ایک کلو گرام) (بنتا ہے)

الحاصل: کلو، دس لاکھ ملی گرام کا مجموعہ یا ایک ہزار گرام کا مجموعہ ہوتا ہے۔

میٹرک نظام وزن (WEITHT)

میٹرک تول کے پیمانے (ناپنے کا آلہ) (باعتبار گرام)

تمام پرائمری مدرسوں اور اسکولوں میں "میٹرک نظام وزن" اور "میٹرک تول کے پیمانے" کو طلبہ جس معیار اور جس انداز میں سمجھتے ہیں اور ذہن نشین کرتے ہیں اسی طرز پر "میٹرک نظام وزن" اور "میٹرک تول کے پیمانے" ذیل میں مذکور ہیں، بغور ملاحظہ کریں۔

۱۰ ارملی گرام = ایک سینٹی گرام Cg.	(یعنی ۱۰ ارملی گرام کے مجموعے، ایک سینٹی گرام کے برابر ہوتے ہیں)
۱۰ ارسینٹی گرام = ایک ڈیسی گرام Dg.	(یعنی ۱۰ ارسینٹی گرام کے مجموعے، ایک ڈیسی گرام کے برابر ہوتے ہیں)
۱۰ ارڈیسی گرام = ایک گرام G	(یعنی ۱۰ ارڈیسی گرام کے مجموعے، ایک گرام کے برابر ہوتے ہیں)
۱۰ ارگرام = ایک ڈیکا گرام Dg.	(یعنی ۱۰ ارگرام کے مجموعے، ایک ڈیکا گرام کے برابر ہوتے ہیں)
۱۰ ارڈیکا گرام = ایک ہیکٹو گرام Hg.	(یعنی ۱۰ ارڈیکا گرام کے مجموعے، ایک ہیکٹو گرام کے برابر ہوتے ہیں)
۱۰ ارہیکٹو گرام = ایک کلو گرام Kg.	(یعنی ۱۰ ارہیکٹو گرام کے مجموعے، ایک کلو گرام کے برابر ہوتے ہیں) مذکورہ بالا تمام گراموں کے بیان سے اصل مقصود یہ بتانا ہے کہ ایک ہزار گرام کے مجموعے، ایک کلو گرام کے برابر ہوتے ہیں۔ (یعنی ایک کلو، ۱۰۰۰ ارگرام کے مجموعے سے بنتا ہے۔
۱۰۰۰ ارگرام = ایک کلو گرام	حاصل یہ کہ ایک کلو میں ایک ہزار گرام ہوتے ہیں)

میٹرک تول کے پیمانے (ناپنے کا آلہ) کی مزید وضاحت وتشریح

پچھلے صفحات پر مذکور "میٹرک تول کے پیمانے باعتبار گرام" میں دو گرام بہت اہم اور قابل غور ہیں۔

Nurul Hoda Official

اول: ایک گرام،　　دوم: ایک کلوگرام۔

اول: "ایک گرام" - اس میں تین گرام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یکم ملی گرام، دوم سینٹی گرام، سوم ڈیسی گرام۔

انھیں تینوں گراموں کے مجموعے سے ایک گرام بنتا ہے۔ یعنی اس کو یوں سمجھ سکتے ہیں کہ ۱۰ر ملی گرام مل کر ایک سینٹی گرام بنتا ہے، پھر ۱۰ر سینٹی گرام مل کر ایک ڈیسی گرام اور ۱۰ر ڈیسی گرام مل کر ایک گرام بنتا ہے۔

لہٰذا ان تمام کا خلاصہ یہ ہوا کہ اگر ایک گرام کو ۱۰۰۰ر ہزار عدد میں تقسیم کریں تو اس تقسیم کا ہزارواں حصہ ایک ملی گرام، اور سواں حصہ سینٹی گرام، اور دسواں حصہ ڈیسی گرام کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

الحاصل ۱۰۰۰ر ملی (ہزارواں حصہ) سے، ۱۰۰ر سینٹی (سواں حصہ) سے، ۱۰ر ڈیسی (دسواں حصہ) سے گرام بنتا ہے۔

دوم: ایک کلوگرام - اس میں بھی تین گرام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یکم گرام، دوم ڈیکا گرام، سوم ہیکٹو گرام۔

انھیں تینوں گراموں کے مجموعے سے ایک کلو بنتا ہے۔ اسے یوں سمجھیں کہ ۱۰ر گرام مل کر ایک ڈیکا گرام، پھر ۱۰ر ڈیکا گرام مل کر ایک ہیکٹو گرام اور ۱۰ر ہیکٹو گرام مل کر ایک کلو گرام بنتا ہے۔

لہٰذا ان تمام کا خلاصہ یہ ہوا کہ اگر ایک کلوگرام کو ۱۰۰۰ر ہزار عدد میں تقسیم کریں تو اس تقسیم کا ہزارواں حصہ، ایک گرام اور سواں حصہ، ڈیکا گرام اور دسواں حصہ، ہیکٹو گرام کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

الحاصل: ۱۰۰۰ر ہزار گرام (ہزارواں حصہ) سے، ۱۰۰ر ڈیکا (سواں حصہ) سے ۱۰ر ہیکٹو (دسواں حصہ) سے کلوگرام بنتا ہے۔

مذکورہ بالا تمام میٹرک تول کے پیمانے کو اوپر سے نیچے یعنی ملی گرام سے لے کر کلوگرام تک تمام گراموں کا جائزہ لینے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اگر ایک کلوگرام کو مذکورہ بالا تمام

Nurul Hoda Official

گراموں کے اعداد کے اعتبار سے تقسیم کیا جائے تو ایک کلوگرام، دس لاکھ حصوں میں تقسیم ہوگا اور کلوگرام کا دس لاکھواں حصہ ایک ملی گرام ہوگا، اور ایک لاکھواں حصہ، سینٹی گرام، دس ہزارواں حصہ، ڈیسی گرام، اور ہزارواں حصہ، ایک گرام، سواں حصہ، ایک ڈیکا گرام، دسواں حصہ، ایک ہیکٹو گرام کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

مزید وضاحت وتشریح کے لیے ذیل میں دیے گئے نقشے کو بغور ملاحظہ کریں۔

١	٢	٣	٤	٥	٦	٧
ملی سے	سینٹی سے	ڈیسی سے	گرام سے	ڈیکا سے	ہیکٹو سے	کلو
گرام کا ہزاراں اور ١٠٠٠٠٠٠ کلو کا دس لاکھواں حصہ	گرام کا سواں اور ١٠٠٠٠٠ کلو کا ایک لاکھواں حصہ	گرام کا دسواں اور ١٠٠٠٠ کلو کا دس ہزارواں حصہ	گرام کا اکائی اور کلو کا ہزارواں حصہ	----- ----- ----- کلو کا سواں حصہ	----- ----- ----- کلو کا دسواں حصہ	----- ----- ----- کلو کا اکائی حصہ
(١٠ ار ملی گرام کے مجموعے سے)	(ایک سینٹی گرام، پھر ١٠ ار سینٹی گرام کے مجموعے سے)	(ایک ڈیسی گرام، پھر ١٠ ار ڈیسی گرام کے مجموعے سے)	(ایک گرام، پھر ١٠ ار گرام کے مجموعے سے)	(ایک ڈیکا گرام، پھر ١٠ ار ڈیکا گرام کے مجموعے سے)	(ایک ہیکٹو گرام، پھر ١٠ ار ہیکٹو گرام کے مجموعے سے)	(ایک کلو گرام) (بنتا ہے)

مذکورہ بالا تمام گراموں کی تفصیلات کا بغور ملاحظہ کرنے سے یہ معلوم ہوگیا کہ ١٠٠٠ ار ہزار گرام کا مجموعہ، ایک کلوگرام کے برابر ہوتا ہے۔ یعنی ایک کلو، ایک ہزار گرام کا مجموعہ ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ ایک ہزار گرام، دس لاکھ ملی گرام کا مجموعہ ہوتا ہے۔

الحاصل: ایک کلو میں دس لاکھ ملی گرام ہوتے ہیں یا یہ کہ ایک کلو میں ایک ہزار گرام ہوتے ہیں۔ دونوں کا مفہوم ایک ہے۔

Nurul Hoda Official

چند مختلف اوزان کے لغوی معانی، ان کی اصطلاحی تعریفات اور ان کے مقادر و مصادق

(۱) ایک درہم :- (دِرم، درہم۔ عربی، اسم، مذکر)

(۱) چاندی کا ایک سکہ جو دو آنے کے برابر ہوتا ہے۔

(۲) ۳ر ماشے، ۴ر رتی وزن یعنی ۳ر ماشے ۱ر اور ۲/۱ (یعنی ایک سالم اور ایک بٹا دو) رتی وزن۔ (فیروز اللغات کلاں)

(۳) ۱۲/۱ر اور ۱۲/۱ر اوقیہ۔ (قاموس)

(۴) جدید وزن باعتبار گرام ۲۶۵ء۳ یعنی تین گرام دوسو پینسٹھ ملی گرام۔

(مہر اور جہیز)

الحاصل: (مہر کی کم سے کم مقدار ۱۰ر درہم تقریباً ۳۳ر گرام چاندی ہوگا)۔

(۲) ایک ماشہ:- (فارسی۔ اسم، مذکر)

(۱) آٹھ رتی کا وزن۔

(۲) تولہ کا بارہواں حصہ۔ (فیروز اللغات کلاں)

(۳) جدید وزن باعتبار گرام (۹۷۲ر ملی گرام وزن تقریباً ایک گرام کے برابر ہوگا)۔

الحاصل: مہر کی کم سے کم مقدار ۱۰ر درہم (یعنی ۳۳ر گرام چاندی ۳۴ر ماشے ہوں گے)۔

(۳) ایک رتی:- (رَتِ ی۔ ہندی، اسم، مؤنث)

(۱) بھاگ، نصیب، قسمت۔

(۲) ایک وزن جو آٹھ چاول کے برابر ہوتا ہے۔

(۳) ماشے کا آٹھواں حصہ۔ (فیروز اللغات کلاں)

(۴) جدید وزن باعتبار گرام ۱۲۱ر ملی گرام (یعنی ایک سوا کیس ملی گرام)۔

الحاصل: مہر کی کم سے کم مقدار ۱۰ر درہم یعنی ۳۳ر گرام چاندی تقریباً ۲۷۲ر رتی ہوں گے۔)

Nurul Hoda Official

(۴) ایک تولہ:- (ہندی، اسم، مذکر)

(۱) بارہ ماشے کا وزن۔ (فیروز اللغات کلاں)

(۲) جدید وزن باعتبار گرام ۱۱٫۶۶۴ یعنی گیارہ گرام چھ سو چونسٹھ ملی گرام الحاصل مہر کی کم سے کم مقدار ۱۰؍دس درہم (یعنی ۳۳؍گرام چاندی تقریباً ایک ماشہ کم تین تولہ ہوں گے۔)

(۵) ایک بھری:- (بھَرِی۔ ہندی، اسم، مونث)

(۱) روپیہ بھر کا ایک وزن۔

(۲) ایک قسم کی گھاس۔ (فیروز اللغات کلاں)

(۶) اوقیہ:- (عربی، اسم، مذکر)

(۱) چالیس درم (درہم) کا وزن۔ (انگریزی اونس کے برابر)۔ (فیروز اللغات کلاں)

(۲) ۱۳۰٫۶۰۰؍گرام (یعنی ایک سوتیس گرام اور چھ سو ملی گرام)۔

الحاصل: مہر کی کم سے کم مقدار ۱۰؍درہم (۳۳؍گرام چاندی ایک اوقیہ کا چوتھائی (۱/۴ یعنی ایک بٹا چار) ہوگا۔

اوقیہ: نصف رِطل کا چھٹا حصہ۔

(۷) ایک آنہ:- (ہندی، اسم، مذکر)

(۱) پرانے روپے کا سولھواں حصہ۔

(۲) پرانے چار پیسے۔

(۳) پرانا سکہ جو چالیس پیسوں کے برابر ہوتا ہے۔ (فیروز اللغات کلاں)

(۸) ایک پیسہ:- (ہندی، اسم، مذکر)

(۱) روپے کا ۱۰۰؍واں حصہ۔ (جدید)

(۹) ایک گرام:- ایک مُکَعَّب سینٹی میٹر مقطر پانی کا وزن جب کامل کثافت رکھتا ہو اور خلا میں تولا جائے۔

(۳) وزن تقریباً ایک ماشہ۔

(۴) اعشاری نظام کا ایک حصہ، ہزار گرام۔

Nurul Hoda Official

(۵) ایک سیر، آٹھ تولہ کے برابر وزن۔ (فیروز اللغات کلاں)

(۸۵۷۲۵ر تولہ) ایک ہزار ملی گرام کا مجموعہ۔ (۱۵۰۴۳۲ر گرام)

(۱۰) کوس:- (ہندی، اسم، مذکر)

(۱) راستہ کی ایک حد معیّنہ تقریباً دو میل۔

(۲) تین ہزار گز کی لمبائی۔

(۳) سنگِ نشان جو ہر فرسنگ پر ہوتا ہے۔ (فیروز اللغات)

تقریباً ۳ء۲۱۸ (تین کلومیٹر اور دو سو اٹھارہ میٹر ہوتا ہے)۔ (راقم الحروف)

(۱۱) رِطل:- (عربی، اسم، مذکر)

آدھے سیر کا وزن۔ (فیروز اللغات)

الرَّطل والرِّطل: بارہ اوقیہ کا ایک وزن (۴۰ر تولہ)۔

رطل ایک پیمانہ ہے جس میں آدھا کلو سے کچھ کم تیل آتا ہے۔

(قواعد النحو، ص:۳۷)

(۱۲) سیر:- (ہندی، اسم، مذکر)

سولہ چھٹانگ یا ۸۰ر تولے کا وزن۔ (فیروز اللغات)

(۱۳) چھٹانگ: (چھ ٹانگ۔ ہندی، اسم، مونث)

سیر کا سولہواں حصہ، پانچ تولہ۔ (فیروز اللغات)

(۱۴) صاع:- (عربی، اسم، مذکر)

۲۳۴ر تولے کا ایک وزن۔ (فیروز اللغات)

الصاع: ایک قسم کا پیمانہ جو ۸۰ر روپے کے سیر سے ساڑھے تین سیر کے مساوی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی تحقیق اور احتیاط یہ ہے کہ صاع کا وزن ۳۵۱ (تین سو اکیاون) روپیہ بھر ہوتا ہے۔ (فتاوی رضویہ، بھار شریعت بحوالہ انوار شریعت، ص:۱۲٦)

نئے وزن سے ایک صاع چار کلو اور تقریباً ۹۴ر گرام ہوتا ہے۔ اور آدھا صاع دو کلو تقریباً ۴۷ر گرام ہوتا ہے۔ (انوار شریعت، ص:۱۲٦)

Nurul Hoda Official

(۱۵) فرسخ :- (ف رَس خ۔ عربی، اسم، مذکر)

(۱) تین میل سے زائد کا فاصلہ۔

(۲) اٹھارہ ہزار فٹ کا فاصلہ (فرسنگ)۔ (فیروز اللغات کلاں)

الفرسخ :- تین میلِ ہاشمی اور بقول بعض بارہ ہزار گز اور یہ تقریباً آٹھ کلومیٹر کے برابر ہوتا ہے۔

ایک فرسخ، تین میل کا ہوتا ہے۔ اور ایک میل ۱۶۰۹ء (ایک کلومیٹر چھ سو نو میٹر ہوتا ہے)۔

(قواعد النحو، ص: ۳۳، از مولانا ساجد علی مصباحی)

(۱۶) مِیل :- (عربی، اسم، مذکر)

منار جو کوس کی علامت ہے۔ وہ پتھر جو کوس کے فاصلے پر کھڑا کر دیتے ہیں، ۱۷۶۰ر گز کا فاصلہ۔ (فیروز اللغات)

المِیل: نشان راہ۔ جو مسافر کے لیے بنا دیا جائے تا کہ وہ مسافت معلوم کر سکے۔ مسافت جس کی کوئی حد مقرر نہیں، لوگوں نے کہا ہے نگاہ پہنچنے تک کی مسافت۔

(عند المحدّثین)

چار ہزار ہاتھ کی مسافت۔

والمیل الھاشمی: ایک ہزار باع۔ اور باع دونوں ہاتھ کے پھیلاؤ کی لمبائی۔

ایک کلومیٹر اور چھ سو نو (۶۰۹) میٹر ہوتا ہے۔

(قواعد النحو، ص: ۳۳، از مولانا ساجد علی مصباحی)

Nurul Hoda Official

سہرا

مبارک باد پیش کرنے اور اظہار خوشی کا ایک بہترین وعمدہ طریقہ اور بااثر ودل نشین ذریعہ نظم واشعار ہیں۔ انھیں میں سے ایک سہرا بھی ہے۔

سہرا، وہ نظم ہے جو سہرا بندھنے کی تقریب (یعنی تقریب شادی کے موقع پر) پڑھی جاتی ہے۔ (فروز اللغات)

لہٰذا ذیل میں ایک سہرا درج کیا جاتا ہے، ملاحظہ کریں۔

نوٹ: سہرا خواں (سہرا پڑھنے والا) درج ذیل میں مذکور سہرا کے تمام اشعار میں سے ہر ہر شعر سے پہلے ان لوگوں کے ناموں کو لے کر پہلے انھیں مخاطب کرے، جن کے متعلق اشعار ہیں، پھر وہ اشعار کہے تو نظمِ سہرا میں زور اور خوب تاکید پیدا ہو جائے گی اور اشعار خوب بااثر ہوں گے۔

سہرا

رب کی رحمت ہوئی گھر میں آئی خوشی　　جب رسول خدا کا کرم ہوگیا
بزمِ شادی رچی خوب رونق ہوئی　　مرحبا آج کا دن اہم ہوگیا
جب رسول خدا کا کرم ہوگیا

آیا جب دو ہزار اور چودہ کا سَن　　اور اپریل چودہ مقرر کا دن
تب یہ سہرا سجا اور عقد ہوا　　دن، مہینہ، برس سب رقم (۱) ہوگیا
جب رسول خدا کا کرم ہوگیا

----

(۱) تحریر۔

چاند سا بن گیا نوشہ تاروں میں نیک
اور ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں میں ایک
بن گیا بے مثال نوشہ تیرا جمال
کیوں کہ پھولوں کا سہرا علَم (۱) ہوگیا
جب رسول خدا کا کرم ہوگیا

والد محترم کا ہے چہرہ کھلا
ماں کا دل اپنے بیٹے پہ قرباں ہوا
حمد کرتے ہوئے شکر حق ہے کیا
قلب و سر برز میں ان کا خَم (۲) ہوگیا
جب رسول خدا کا کرم ہوگیا

کتنا محبوب ہے ماں کا نور نظر
آج دولہا بنا ان کا لخت جگر
چہرا اس کا چاند سا سہرے کے درمیاں
سارے چہروں میں سب سے اہم (۳) ہوگیا
جب رسول خدا کا کرم ہوگیا

بھائیوں کی خوشی کی تو حد ہی نہیں
پاؤں ان کے زمیں پہ تو پڑتے نہیں
ناز کی چال جب یہ مچلتے چلے
یہ خَلا ان کے زیر قدم ہوگیا
جب رسول خدا کا کرم ہوگیا

آج تقریب میں سب کی اک شان ہے
چاچئوں کی الگ اپنی پہچان ہے
مست و بے خوف ہوئے چہرے ان کے کھلے
دل بھتیجا پہ اِن کا نرم ہوگیا
جب رسول خدا کا کرم ہوگیا

سارے خالؤ نے فوراً کہا مرحبا
اور ماموں نے بھی شکر رب کا کیا
گل کا سہرا سجا ان کے دل نے کہا
عَین شکر خدا سے یہ نم (۴) ہوگیا
جب رسول خدا کا کرم ہوگیا

---

(۱) جھنڈا۔ (۲) جھکاؤ۔ (۳) خاص۔ (۴) تر، گیلا۔

Nurul Hoda Official

سارے کنبے نے جب رشتہ داروں نے سب — کہہ دیا مرحبا جب عزیزوں نے سب
دھوم مستی کی تب اک لہر سی چلی — گھر کا ہر فرد خوشیوں میں گم ہوگیا
جب رسول خدا کا کرم ہوگیا

ہے دلاور کی رب سے یہی التجا — دولھا دولھن کو رکھ تو سلامت سدا
ان کا تو ہے خدا ان میں الفت بنا — جوڑا طالبِ فضل و کرم ہوگیا
جب رسول خدا کا کرم ہوگیا

از: محمد دلاور حسین مصباحی
استاذ مدرسہ اشرفیہ سراج العلوم محلہ نوادہ خاص
پوسٹ املو، مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ (یوپی)

Nurul Hoda Official

دُرودوسلام برذاتِ رسول اللہ خیرِ الانام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

صل علیٰ سیدنا خیر الانام   پیارے نبی پر ہو لاکھوں سلام
بیشک خدا اور اس کے فرشتے   پڑھتے ہیں دُرود پیارے نبی پہ
ایمان والو بندو مرے اے   تم بھی پڑھو ان پر دُرود وسلام
صل علیٰ سیدنا خیرِ الانام

(جشنِ میلاد) یوم ولادت ہے خوشیاں مناؤ   کیف وسرور میں دھومیں مچاؤ
آقا کی نعتیں سنو اور سناؤ   تشریف ہیں لائے سیدُ الانام
صل علیٰ سیدنا خیرِ الانام

از عرش تا فرش دھوم مچی ہے   آقا کے آنے کی شہرت ہوئی ہے
آمد ملائک کی لمبی لڑی ہے   جو پڑھتے ہیں ان پر صلوٰۃ وسلام
صل علیٰ سیدنا خیرِ الانام

اللہ نے احساں کیا مومنوں پر   جو بھیجا رسول انھیں میں سے ان پر
وہ اعلیٰ رسول جو ہیں سب میں بہتر   مانوں یہ احسان لو ان کا نام
صل علیٰ سیدنا خیرِ الانام

اللہ کی جانب سے اک نور آیا   واضح دلیلوں کا وہ نام پایا
رب نے اسی کو نبی ہے بنایا   اس نور کا تم کرو احترام
صل علیٰ سیدنا خیرِ الانام

از آدم تا عیسیٰ سب انبیاء نے   آمد بشارت کی سب کو دیا ہے
توریت وانجیل میں یہ لکھا ہے   احمد، محمد ہے ان کا نام
صل علیٰ سیدنا خیرِ الانام

Nurul Hoda Official

میرے نبی کے ہیں وہ اونچے رتبے — آتے جہاں ہیں ہزاروں فرشتے
پہنچانے اکثر دُرودوں کے تحفے — ہر روز یہ کام ہے صبح وشام
صل علیٰ سیدنا خیرِ الانام

ایک پل یا دو پل یا ہو، اس سے زیادہ — کم ہے درود ان پر گر ہُوے زیادہ
امت سے آقا نے بس یہی چاہا — کل وقت ہو وقف بہرِ[1] سلام
صل علیٰ سیدنا خیرِ الانام

لاکھوں سلام اور کروڑوں دُرود — یہ گنتی محصور[2] ہے اور معدود[3]
ہو، ان پر دُرود بے حصر وحُدُود[4] — جب سانس لیں نکلے دل سے سلام
صل علیٰ سیدنا خیرِ الانام

مفلس دلاورؔ اور سب اہل وُرُود[5] — پڑھتے ہیں سب مل کر سلام ودُرود
لے لوائے رسول ہدیۂ دُرود — کرتے ہیں ہم پیش خیرُ الکلام[6]
صل علیٰ سیدنا خیر الانام

از محمد دلاور حسین مصباحی ابن محمد شمس الدین فیضی
برجی، بھوانی پور، سنت روی داس نگر (بھدوہی)
استاذ: مدرسہ اشرفیہ سراج العلوم
محلہ نوادہ خاص، پوسٹ املو، مبارک پور، اعظم گڑھ (یوپی)

---

(۱) واسطے۔ (۲) گھیرا ہوا۔ (۳) گنا ہوا۔ (۴) بے حد بے حساب
(۵) پہنچنے حاضر ہونے والے۔ (۶) سب سے بہتر کلام۔

Nurul Hoda Official

بالواسطہ اور براہِ راست دیے گئے حوالوں کے

ماٰخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب	نمبر شمار	کتاب
۱	قرآن مجید، کنز الایمان	۱۸	طبرانی
۲	تفسیر کبیر	۱۹	عمدۃ القاری
۳	تفسیر روح البیان	۲۰	نزہۃ القاری
۴	تفسیر نعیمی	۲۱	مرأۃ المناجیح
۵	بخاری شریف	۲۲	تذکرۃ الانبیاء
۶	مسلم شریف	۲۳	احیاء العلوم
۷	ترمذی شریف	۲۴	کیمیاے سعادت
۸	ابوداؤد شریف	۲۵	منہاج العابدین
۹	نسائی	۲۶	ریاض الناصحین
۱۰	ابن ماجہ	۲۷	شرح عقائد نسفی
۱۱	ابن ابی حاتم	۲۸	ہدایہ
۱۲	ابن حبان	۲۹	شامی
۱۳	حاکم	۳۰	بحر الرائق
۱۴	مستدرک	۳۱	خانیہ
۱۵	مواہب لدنیہ	۳۲	رد المحتار
۱۶	مشکوٰۃ	۳۳	در مختار
۱۷	مؤطا امام محمد	۳۴	عالمگیری

Nurul Hoda Official

۳۵	فتاویٰ عزیزیہ	۵۲	اسلامی اخلاق وآداب
۳۶	فتاویٰ رضویہ	۵۳	الملفوظ
۳۷	فتاویٰ مصطفویہ	۵۵	حدائق بخشش
۳۸	فتاویٰ امجدیہ	۵۶	مسنون دعائیں
۳۹	فتاویٰ فیض الرسول	۵۷	ماہ نامہ اشرفیہ
۴۰	فتاویٰ برکاتیہ	۵۸	فیروز اللغات
۴۱	فتاویٰ شارح بخاری	۵۹	قواعد النحو
۴۲	فتاویٰ بحر العلوم	۶۰	تنہائی کے سبق
۴۳	احکامِ شریعت	۶۱	جنتی زیور
۴۴	عرفانِ شریعت	۶۲	کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب
۴۵	بہارِ شریعت	۶۳	خطبات نبوی
۴۶	قانونِ شریعت	۶۴	مہر وجہیز
۴۷	فیضانِ سنت	۶۵	جوانی کی حفاظت (بہارِ شباب)
۴۸	حیات حافظ ملت	۶۶	شادی اور طرزِ زندگی
۴۹	معارفِ حافظ ملت	۶۷	انوار ساطعہ
۵۰	انوار الحدیث	۶۸	تواریخ حبیب الٰہ
۵۱	مختصر سوانح حافظ ملت		

Nurul Hoda Official

Nurul Hoda Official

OFFICE
Nurul Hoda Official

دار المطالعہ
برکات رضا
الجامعۃ الفاروقیہ، ریوڑی تالاب، وارانسی
Nurul Hoda Official